

۳۵۰۲۰

الحمد لله الذي أمرنا بالدُّعاء ووعدنا بالإجابة

كتاب لأجواب مولفہ جامع کمالات عالیجناب مولوی سید محمد تقی صاحب قبلہ نقوی دام فیضہ

موسوم بہ

# زاد الصالحین

حصہ چہارم

بحسن اہتمام منوہر لال بھسار گو۔ بی۔ اے، پرنٹرزٹ باراول

مطبعہ نیشی نوک شہر واقعہ لکھنؤ مطبوعہ



اطلاّع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لئے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحوں جو سادے ہیں انہیں بعض کتب فقہ و حدیث اردو فارسی وغیرہ مذہب امامیہ کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ ہذا سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب فقہ و مصائب غیرہ اردو		زبدۃ المصائب جلد اول مؤلفہ جناب	
نہ المصائب۔ ہر سہ جلد یکجائی		مولوی مرزا محمد عسکری صاحب حائری	
یہ کتاب پہلے بھی چھپ چکی ہے مگر بسبب		بنیرہ جناب علامہ مولوی مرزا ہادی صاحب	
کثرت خریداری اب پھر بعد نظر ثانی		صالح مؤلف خلاصۃ المصائب۔	ع ۵
مؤلف باضافہ بعض مجالس کے		خلاصۃ المصائب منقول از نسخہ مطبوعہ	
طبع ہوئی ہے اس مرتبہ قلم بہت واضح		شاہی نہایت مقبول کتاب ہے۔	ع ۱۰
کر دیا گیا ہے اور تقطیع بڑی کی گئی ہے		چل مجلس شبیر مسمی بذائقہ ماتم از	
تاکہ شب کے وقت ذاکرین کو پڑھنے		سید وزیر حسین صاحب رضوی۔	ع ۱۱
میں آسانی ہو کاغذ سفید گندہ۔	۵	اسرار کر بلا۔ حالات کر بلائے معلیٰ	
شرعۃ المصائب خلاصۃ در المصائب		مؤلفہ منشی ظہیر الدین صاحب بکرامی۔	۷/۲ پائی
نہ المصائب وغیرہ مصنفہ جناب اخوند		انتخاب المصائب۔ در بیان حالات کر بلا	
مرزا قاسم علی صاحب لکھنوی۔	ع ۱۲	و مجالس عزاز سید یوسف علی۔	۸
چهار در مجلس مسمی بتاریخ الائمہ بنا بر مذہب		نزہت المصائب۔ بیان حالات کر بلا	
امامیہ سید وزیر حسین صاحب رضوی	۱۲	و مصائب سید الشہدا کے حصہ اول	ع ۸



## فہرست مضامین حصہ چہارم زاد الصالحین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸	دو رکعت نماز بتوجہ قلب بہتر ہے تمام شب کی عبادت سے کہ جو بتوجہ قلب نہ ہووے	۲	باب سترھواں عقاب ترک نماز و جہنم
۹	نماز واجب ادا کرنا بیس جج سے افضل ہے	۳	تصریح تارک الصلوٰۃ۔
۱۰	نماز واجب ہزار جج سے افضل ہے۔	۳	حکم تہذیب قتل تارک الصلوٰۃ۔
	پانچ وقت کی نماز ادا کرنے سے آزاد ہونا آتش جہنم سے اور گناہوں سے پاک ہونا اور دور دور ہونا	۴	جو شخص لا پرواہی سے نماز کو قضا کرے اسکو حوض کوثر نصیب نہ ہوگا۔
	شر در اشرار کا اور ذلت و خواری سے محافظت مع ثواب نماز شب	۵	ماہیان دریا پر عذاب خدا نازل ہونا بسبب اسکے کہ ایک مچھلی نے گوشت میت تارک الصلوٰۃ کا کھا لیا تھا۔
	اوقات فضیلت پر نماز کے ادا کرنے سے دعا کا قبول ہونا اور بہشت کا مباح ہونا بخشا جانا ایک شخص کا صوف و صنو کے لئے پانی دینے پر۔	۵	تارک الصلوٰۃ کی ادا کرنا گویا سترہ نبی کا قتل کرنا ہو۔
۱۱	جو شخص نماز واجب ادا کرے خدا تعالیٰ اسکی دعا کو قبول فرماتا ہے۔	۶	باب اٹھارھواں ثواب فضیلت نماز واجب میں
۱۲	بوقت ادا نماز کے گناہوں کا مثل برگماؤں کے گناہ۔	۷	حکم ادا نماز جبکہ عمر سات برس کی ہو۔
۱۳	بوقت ادا نماز کے لباس مصلیٰ اور ہر شے کہ جو اطراف مصلیٰ میں ہو بیچ خدا کرتی ہے۔	۷	بوقت اولے نماز مصلیٰ پر حرمت خدا کا نازل ہونا اور ملائکہ کا اُس کے اطراف میں۔
		۷	قبول ہونا تمام اعمال کا قبولیت نماز پر منحصر ہے۔
۱۳		۸	نماز کا جلد جلد ادا کرنا دین سوختہ آئے خارج ہوتا ہو



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۴	الذین ہم عن صلواتہم دائم وکرم زاد نوافل میں جو نقصان نماز واجبہ کو پہونچا ہی جس قدر نماز بسبب عدم توجہ قلب کے قبول نہیں ہوئی ہو اسکو نوافل مکمل کر دینی ہے لہذا نوافل کا ترک کرنا کسی حالت میں سزاوار نہیں ہے نوافل کا مقرر ہونا اس واسطے کہ جس قدر نماز بلا توجہ قلب کے ادا ہوئی ہے اسکی تکمیل ہو جائے۔	۱۵۱۴	جو نماز درگاہ باری تعالیٰ میں قبول نہیں ہوتی وہ آسمان سے واپس کر دی جاتی ہے۔ شفاعت جناب ائمہ کا حامل ہونا اس شخص کو کہ جو لا پرواہی سے نماز کو ادا کرے۔ پانچ وقت کی نماز ادا کرنے سے کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔
۲۵	نوافل کے ادا کرنے کی تاکید۔ نوافل کے ادا کرنے سے تکمیل نماز کا ہونا چونکہ نوافل کامل کرنے والے فرائض کے ہیں لہذا سنت مؤکدہ ہوئے۔	۱۹۱۸	بسبب عدم ادائے نماز کے فقر کا ہونا نماز کے ہر رکوع و سجود وغیرہ کے ادا کرنے کے ثواب و فوائد متعلق بہ دنیا و عقبی۔
۲۶	جس قدر نماز واجبہ بلا توجہ قلب کے ادا ہوئی ہو اس قدر نماز واجبہ قبول نہیں ہوتی فضیلت و حکم قضائے نوافل جو نوافل سفر میں قضا ہو جائیں کہ جنکے ادا کرنے کا حکم سفر میں ہو تو بحالت اقامہ انکی قضا بجا لائے۔	۲۰۱۹	باب اُنیسوان اوقات و تعداد رکعات و فضائل و نوافل و حکم قضاے نوافل میں۔ اوقات نوافل نماز پنجگانہ۔
۲۷	جس شخص پر نوافل زیادہ قضا ہوں تو انکی قضا اس قدر ادا کرے کہ گمان ادا کا ہو جائے۔	۲۱	تعداد رکعات نوافل نماز واجبہ۔ فضائل و ثواب نوافل نماز پنجگانہ تقرب خدا محض واجبات سے حاصل نہیں ہوتا مگر تقرب حاصل ہوتا ہے نوافل سے اور نوافل کا ادا کرنا باعث استجاب دعا ہوتا ہے یا تھلیل نے وعدہ فرمایا ہے کہ نوافل کے ادا کرنے والے کی دعا کو قبول کرونگا۔
۲۸		۲۲	
۲۹		۲۳	



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۴	عمر اوقات فضیلت ظہر و عصر کا ضابطہ کر کے	۳۰	جو شخص نوافل کو کاروائی دنیا میں مشغول ہو نیکی وجہ سے ترک کر لگیا تو ملاقات کر لگا
۷۵	آخر وقت پر ظہر و عصر کو پڑھے تو وہ نماز ظہر و عصر قبول نہیں ہوتی۔	۳۱	خدا سے اس حالت میں کہ وہ استغفار کنندہ
۷۵	طریقہ ادا کے نوافل و نماز ظہر و عصر مع اوقات فضیلت نماز ظہر و عصر	۳۲	و اہانت کنندہ جناب رسول خدا کا ہے
۷۶	قول اول در بارہ اسکے کہ وقت فضیلت عصر کا آخر وقت فضیلت ظہر سے شروع ہوتا ہے نہ قبل اسکے۔	۳۳	بحالت معذوری ادا کے نوافل کے بالیقین
۷۷	قول دوم در بارہ اسکے کہ وقت فضیلت عصر کا بعد ادا کے نماز ظہر وقت فضیلت ظہر ہی میں شروع ہو جاتا ہے۔	۳۴	نوافل کے تصدیق ہے۔
۷۸	تقاضا کے احتیاط در بارہ وصول وقت فضیلت قول اول میں ہے نہ قول دوم میں۔	۳۵	تحریر مؤلف کتاب ہذا در بارہ ادا کے نوافل
۷۹	قول اول کی نسبت رائے جناب شہید اول و شہید ثانی و شیخ ابو جعفر طوسی و سلاطین و ابن حمزہ و جناب شیخ مفید و مقدس و حارثی و جناب شیخ بہائی و عنوان اللہ علیہم۔	۳۶	اقوال بالمصنائع و بالمواضع۔
۸۰	یہ سب علما قائل قول اول کے ہیں۔	۳۷	قول مصنائع مع اسماء علماء کہ جو اس قول کے قائل ہیں مودہ تفصیل امور مستحبہ کہ جنگی علاوہ جمیع امور مستحبہ و مستحب حرام ہیں
۸۱	بعد نماز ظہر کے نماز عصر کا سنت پڑھنا کہ بیعت فضیلت نماز ظہر کا ظہر ہو جائے مستحب ہے	۳۸	قول مواضع مع اسماء علماء کہ جو اس قول کے قائل ہیں۔
۸۲		۳۹	و دستخط جناب سیداقا حسن صاحب مجتہد العصر ظلہ العالی
		۴۰	باب بیسواں اوقات فضیلت مشترک و مختص و فضیلت نماز ظہر و عصر میں
		۴۱	اوقات مشترک و مختص ظہر و عصر۔
		۴۲	اوقات فضیلت نماز ظہر و عصر۔
		۴۳	حساب ابتداء کے سایہ قامت و قاتمین۔
		۴۴	اوقات نوافل ظہر و عصر۔



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۳	و سقوط جناب سید آقا حسن صاحب جناب سید محمد باقر صاحب مجتہدین لکھنؤ مد ظلم العالی۔		فرق کرنا دو نماز دن میں یعنی نماز ظہر و عصر کو علیحدہ علیحدہ پڑھنا اپنے اپنے وقت
۸۴	احادیث اوقات فضیلت ذراع و ذراعین		فضیلت پر باوجود اختیار کے تمام دنوں میں افضل و مستحب ہے لیکن ہر روز جمعہ
۸۹	باب اکیسواں اوقات و فضیلت نماز مغرب و عشا۔	۷۹	بعد زوال شمس کے نماز عصر کے لئے تاخیر کرنا کہ جب سایہ برابر شاخص کے
۸۹	وقت مغرب۔		یعنی برابر ہر شے کے ہو جائے مستحب ہے
۹۰	جو شخص نماز مغرب کو اتنی دیر کر کے پڑھے کہ ستارہ روشن ہو جائیں وہ ملعون ہے۔		یعنی اسکے بعد نماز عصر کا پڑھنا چاہیے۔
۹۱	وقت فضیلت نماز مغرب و عشا۔	۷۹	بعد زوال شمس کے نماز ظہر کا پڑھ لینا
۹۱	ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو نماز مغرب کو تاخیر سے ادا کرے۔		اس وقت تک کہ جب سایہ ہر شے کے برابر ہو جائے معین ہے۔
۹۳	اوقات مختص و مشترک نماز مغرب و عشا۔	۸۰	وقت فضیلت نماز ظہر کا زوال شمس سے سایہ
۹۴	طریقہ ادائے نماز مغرب و عشا۔		ایک قامت تک ہو اور بعد خارج ہونے
۹۴	باری تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو شخص بوقت مغرب دعا کریگا اسکی دعا کو مستجاب کرونگا۔		سایہ ایک قامت کے وقت فضیلت نماز عصر کا شروع ہو کر ایک قامت تک رہتا ہے
۹۵	وقت نوافل مغرب	۸۱	ایک نماز کے وقت فضیلت میں دوسری نماز کا وقت فضیلت داخل نہیں ہو سکتا۔
۹۶	بعد سقوط حرمت مغربہ کے نماز عشا کا ادا کرنا۔		ہر نماز کا اسکے دخول وقت فضیلت پر علیحدہ علیحدہ پڑھنا۔
۹۶	اگر عشا اوقات فضیلت نماز مغرب و عشا کو ضائع کر کے آخر وقت فضیلت پر نماز مغرب و عشا کو ادا کرے تو وہ مواخذہ دار خدا کا ہے	۸۱	عشا کا وقت فضیلت کا ضائع کرنا جائز نہیں ہے
		۸۳	



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۶	باب بایکسوان فضائل اوقات فضیلت و عقاب ترک اوقات فضیلت نماز واجبہ	۹۶	باب بایکسوان فضائل اوقات فضیلت و عقاب ترک اوقات فضیلت نماز واجبہ
۹۷	ثواب اوقات فضیلت جو شخص تمام امور کو چھوڑ کر وقت فضیلت پر نماز کو ادا کرے بعد از ان مشغول رہے	۹۷	ثواب اوقات فضیلت جو شخص تمام امور کو چھوڑ کر وقت فضیلت پر نماز کو ادا کرے بعد از ان مشغول رہے
۹۸	عبادت باری تعالیٰ میں اور مابین ان دونوں نمازوں کے کوئی کام دنیا کا نہ کرے تو اسکو ثواب حج و عمرہ کا دیا جاتا ہے۔	۹۸	نماز کو وقت فضیلت پر پڑھے اور قبل از وقت فضیلت کے پڑھے اور نہ وقت فضیلت سے تاخیر کر کے پڑھے مگر بحالت عذر۔
۹۹	جو شخص وقت فضیلت پر نماز کو ادا کرے خدا کا دعا اسکی مستجاب فرماتا ہے۔	۹۹	جو شخص وقت فضیلت پر نماز کو ادا کرے خدا کا دعا اسکی مستجاب فرماتا ہے۔
۱۰۰	افضل اوقات فضیلت میں اول وقت یعنی دخول وقت فضیلت۔	۱۰۰	افضل اوقات فضیلت میں اول وقت یعنی دخول وقت فضیلت۔
۱۰۱	نماز کو اول وقت یعنی وقت فضیلت پر ادا کرے اور دخول وقت فضیلت سے آخر وقت فضیلت تک تاخیر نہ کرے بغیر کسی عذر شرعی کے۔	۱۰۱	نماز کو اول وقت یعنی وقت فضیلت پر ادا کرے اور دخول وقت فضیلت سے آخر وقت فضیلت تک تاخیر نہ کرے بغیر کسی عذر شرعی کے۔
۱۰۲	طریقہ نسبت ادا کے ظہرین و مغربین بوقت دخول وقت فضیلت۔	۱۰۲	طریقہ نسبت ادا کے ظہرین و مغربین بوقت دخول وقت فضیلت۔
۱۰۳	جو شخص اوقات فضیلت پر نماز پڑھتا ہے اور اگر اسے کوئی عذر ہو تو جہاں رسوخدا اُس کے لئے تین امور کے ضامن ہیں بوقت موت راحت کے ساتھ جان کا نکلنا اور غم و ہم دنیا کا رفع ہونا اور آتش جہنم سے نجات پانا	۱۰۳	جو شخص اوقات فضیلت پر نماز پڑھتا ہے اور اگر اسے کوئی عذر ہو تو جہاں رسوخدا اُس کے لئے تین امور کے ضامن ہیں بوقت موت راحت کے ساتھ جان کا نکلنا اور غم و ہم دنیا کا رفع ہونا اور آتش جہنم سے نجات پانا
۱۰۴	جو شخص اوقات فضیلت پر نماز کو ادا کرے تو خدا تعالیٰ اُس کے سوال کو عطا کرے گا اور اُس کے لئے بہشت مبلح کرے گا۔	۱۰۴	جو شخص اوقات فضیلت پر نماز کو ادا کرے تو خدا تعالیٰ اُس کے سوال کو عطا کرے گا اور اُس کے لئے بہشت مبلح کرے گا۔
۱۰۵	جو نماز وقت فضیلت پر ادا کی جائے وہ بحالت نور آسمان پہنچ جاتی ہے اور جو نماز وقت فضیلت کو ضائع کر کے آخر وقت پر پڑھی جاوے سیاہ و تاریک آسمان سے واپس ہوتی ہے یعنی قبول نہیں ہوتی۔	۱۰۵	جو نماز وقت فضیلت پر ادا کی جائے وہ بحالت نور آسمان پہنچ جاتی ہے اور جو نماز وقت فضیلت کو ضائع کر کے آخر وقت پر پڑھی جاوے سیاہ و تاریک آسمان سے واپس ہوتی ہے یعنی قبول نہیں ہوتی۔
۱۰۶	عقاب ترک اوقات فضیلت جو شخص نماز کو بغیر عذر شرعی کے عدا وقت فضیلت کو ضائع کر کے پڑھے وہ نماز قبول نہ ہوگی	۱۰۶	عقاب ترک اوقات فضیلت جو شخص نماز کو بغیر عذر شرعی کے عدا وقت فضیلت کو ضائع کر کے پڑھے وہ نماز قبول نہ ہوگی
۱۰۷	عدا وقت فضیلت کا ضائع کرنا موجب غضب الہی و نزول بلا کا ہوتا ہے۔	۱۰۷	عدا وقت فضیلت کا ضائع کرنا موجب غضب الہی و نزول بلا کا ہوتا ہے۔



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	جو شخص وقت فضیلت داخل ہو جانے پر عداً		ادائے نماز کے لئے دیر کرے وہ خاطی ہے
۱۰۴	فویل المصلین ہم عن صلواتہم ساہون۔	۱۰۵	جو شخص عداً تاخیر کرے ادائے نماز میں
۱۱۰	اُسکے وقت فضیلت سے اُسکو شفاعت جناب	۱۰۶	رسول خدا کی میسر نہ ہوگی۔
۱۱۰	اقوال علماء نسبت اوقات فضیلت	۱۰۹	آیہ فویل المصلین ہم عن صلواتہم
	وغیر اوقات فضیلت۔	۱۰۵	ساہون میں وہ لوگ مراد ہیں کہ جو عداً
۱۱۱	احادیث نسبت صاحبان عذر شرعی	۱۰۸	بغیر عذر شرعی کے تاخیر کرتے ہیں ادائے
	در بارہ ادائے نماز بوقت فضیلت۔		نماز میں اُسکے وقت فضیلت سے۔
۱۱۲	آخر وقت فضیلت مخصوص صاحبان عذر		جو شخص عداً نماز کو غیر وقت فضیلت میں پڑھے
۱۱۲	شرعی کے لئے ہے نہ اُن لوگوں کے لئے ہے	۱۰۵	اُسکی وہ نماز قبول نہیں ہے۔
	کہ حینکو عذر شرعی نہ ہو۔		جو شخص نماز کو وقت فضیلت پر ادا کرے
۱۱۲	تجربہ مولف کتاب در بارہ اسکے کہ	۱۰۵	وہ بہشت میں داخل ہوگا اور جو شخص
	امور دنیا کو معطل کر کے وقت فضیلت	۱۰۹	عداً غیر وقت فضیلت میں پڑھے وہ
	پر نماز کو ادا کیا جائے تو اُن امور دنیا میں	۱۱۰	مواخذہ دار خدا کہ ہے خدا کو اختیار ہے
	فقصان واقع نہیں ہوتا۔		کہ چاہے اُسپر عذاب کرے یا بخشدے۔
۱۱۲	تفصیل عذر شرعی کہ عذر شرعی صرف پانچ		حدیث اول وقت سرحدوان اللہ
	قسم کے ہیں نہ دیگر اقسام کے بھی		وآخر وقت عفو اللہ والعفو لا یكون
۱۱۳	اتفاق علماء در بارہ اسکے کہ وقت فضیلت مخصوص	۱۱۰	الا عن ذنب۔
	اُن لوگوں کے لئے کہ جنکو کوئی عذر شرعی نہ ہو		
	اور وقت اخیر صاحبان عذر شرعی کے لئے		



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۹	تفصیل اس امر کی کہ آیا وقت فضیلت کے صنایع کرنے میں کوئی مواخذہ ہی یا نہیں اگر ہو تو کیا ہے	۱۱۴	جس شخص کو کوئی عذر شرعی نہ ہو اسکو وقت فضیلت سے تاخیر کرنا آخر وقت تک جائز نہیں ہے۔
۱۴۰	قول اول میں اس بات کا جواب کہ جس شخص کو وقت فضیلت کو عمداً بلا عذر شرعی کے صنایع کر کے آخر وقت ہر نماز پڑھے تو اس سے کوئی مواخذہ دنیا و آخرت کا نہیں ہے اور احادیث میں جو ترک فضیلت میں عقاب ہیں وہ صرف تنہید ہے اور اصل کوئی مواخذہ نہیں ہے۔	۱۱۵	آخر بر مؤلف کتاب ہذا نسبت صاحبان عذر شرعی وغیر صاحبان عذر۔
۱۳۹	قول دوم میں اس بات کا جواب کہ قوت فضیلت سے مراد کل وقت ہے۔	۱۱۵	اوقات فضیلت میں پھر دخول وقت فضیلت افضل ہے اسکے سبب سے
۱۴۱	قول سوم میں اس بات کا جواب کہ جس شخص نے عمداً وقت فضیلت کو صنایع کر کے آخرت پر نماز کو پڑھ لیا اس سے کوئی مواخذہ نہ رہا۔	۱۱۶	ہر نماز علیحدہ علیحدہ ادا کرنا یعنی فرق کرنا دونوں میں مستحب ہے۔
۱۴۲	قول چہارم میں اس بات کا جواب کہ وقت فضیلت کے عمداً صنایع کرنے میں مواخذہ ضرور ہے مگر سزا اسکی دنیا ہی میں مل جاتی ہے آخرت کے لئے نہیں رہتی۔	۱۱۶	طریقہ اول دخول وقت فضیلت پر ہر نماز کے ادا کرنے کا معہ ثواب۔
۱۴۲	قول پنجم میں اس بات کا جواب کہ اوقات فضیلت مستحب ہیں نہ واجب لہذا ترک مستحب ہیں کوئی مواخذہ دنیا یا آخرت کا نہیں ہوتا۔	۱۱۷	طریقہ دوم دخول وقت فضیلت پر ہر نماز کے ادا کرنے کا معہ ثواب۔
		۱۱۸	طریقہ سوم ہر نماز کا وقت فضیلت پر ادا ہو جانا خواص و فوائد پابندی اوقات فضیلت و نقصانات و عقاب ترک اوقات فضیلت رواج ترک اوقات فضیلت پندہیب اثنا عشری۔
		۱۲۱	احادیث جنہیں وقت فضیلت کے عمداً صنایع کرنے میں عذاب کا ہونا ثابت ہے۔



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۵۲	ایک نماز میں اگر عاکم کی اقتدا کرے تو ثواب اسکا ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔	۱۴۳	جس طرح ترک اوقات فضیلت میں مواخذہ ہیں اسی طرح دیگر ترک مستحبات میں بھی مواخذہ ہیں۔
۱۵۲	ایک نماز جماعت افضل ہے ایک ہزار نماز سے کہ جو بغیر جماعت ادا کی ہو	۱۳۷	فوائد اوقات فضیلت پر نماز کے ادا کرنے کے۔
۱۵۳	ایک تکبیر نماز جماعت کے ساتھ بہتر ہے شترج اور ہزار عمرہ واجبہ سے اور ایک رکعت جماعت کے ساتھ بہتر ہے ایک لاکھ دینار سرخ تصدق کرنے سے اور ایک سجدہ بہتر ہے ایک سال کی عبادت سے اور ایک رکوع بہتر ہے ستون بندہ آزاد کرنے سے	۱۳۷	نقصانات اوقات فضیلت کے عدا بلا عذر شرعی کے ضایع کرنے کے ہدایت مندرجہ نمبر ۵ دربارہ پابندی اوقات فضیلت۔
۱۵۴	باب چوبیسواں عقاب ترک نماز جماعت میں۔	۱۴۸	دستخط جناب سید آقا حسن صاحب مجتہد العصر مدظلہ العالی۔
۱۵۴	جو شخص باوجود اختیار کے عمدہ نماز جماعت کو بجا نہ لائے اسکی نماز فرادی قبول نہیں ہے۔	۱۵۰	باب تیسواں فضیلت نماز جماعت میں۔
۱۵۶	باب پچیسواں اوصاف پیش نمازین	۱۵۰	ایک رکعت نماز جماعت کے ساتھ ۲۴ رکعت کے برابر ہے کہ ہر رکعت چالیس برس کی عبادت سے محبوب تر ہو۔
۱۵۷	باب تھیسواں احکام نماز جماعت میں	۱۵۱	جو شخص نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے اسکی دعا کو باری تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔
۱۶۸	باب ستائیسواں احکام مصلے میں	۱۵۱	ثواب ادا سے نماز پنجگانہ جماعت
۱۶۸	باب تھائیسواں مکروہات نماز مصلے میں		



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸۲	جو شخص مسجد میں آئے اُسکی دعا مقبول ہوتی ہو اور اُس سے بلاد و سر کی جاتی ہے۔	۱۷۴	باب تیسواں اُن چیزوں میں کہ جو نماز میں معاف ہیں
۱۸۳	ایک نماز مسجد محلہ میں برابر ہے پچیس نماز کے۔	۱۷۵	باب اکتیسواں مستحبات لباس مصلے
۱۸۵	مسجد میں چراغ جلائے اور جھاڑو دینے کا ثواب۔	۱۷۵	جمع کیفیت تحت الحناک
۱۸۵	باب چھتیسواں فضائل اذان و اقامت میں۔	۱۷۵	عمامہ باندھ کر ایک نماز پڑھنا برابر چار نماز کے ہے
۱۸۵	جو شخص اذان و اقامت کے ساتھ نماز واجب پڑھے تو اُسکے پیچھے دو صفیں ملائکہ کی نماز پڑھتی ہیں۔	۱۷۶	ایک نماز خوشبو لگا کر پڑھنا برابر ستر نماز کے ہے۔
۱۸۵	ثواب اذان کا محض یا امید خوشنودی خدا دینا مکان میں اذان و اقامت کہنے میں بیماری و پریشانی زائل ہوتی ہے۔	۱۷۶	پانچواں پہنکر ایک نماز کا ادا کرنا برابر چار نمازوں کے ہے۔
۱۸۶	باب سینتیسواں اذان و اقامت میں معاذ و عیسیٰ۔	۱۷۷	بات بتیسواں مکروہات لباس مصلے میں۔
۱۸۶	مؤذن کو مابین اذان و اقامت کے بیٹھنا ثواب شہید کا رکھتا ہے۔	۱۷۷	باب تینتیسواں کیفیت شناخت قبلہ میں۔
۱۸۷	مابین اذان و اقامت ظہر و عصر کے فاصلہ دو رکعت نافلہ کا دینا چاہیے۔	۱۷۸	باب چونتیسواں فضائل بناء مساجد و عقاب ویرانی مساجد
۱۸۸		۱۷۹	باب پچیسواں فضائل مسجد میں۔
		۱۸۰	اگر ہمسایہ مسجد مسجد میں نماز نہ پڑھے تو نماز اُسکی قبول نہیں ہے اور رحمت خدا اُنکے شامل حال نہ ہوگی۔
		۱۸۱	
		۱۸۲	



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۹۳	افعال نماز واجب رکعتی۔	۱۸۸	ماہین اذان و اقامت مغرب و عشا کے بیٹھا سنت ہے۔
۱۹۳	افعال نماز واجب غیر رکعتی		بعد اذان کے سجدہ میں جا کر دعا کو پڑھے تو بارہ تعالیٰ جمیع گناہ اُسکے بخش دے
۱۹۳	اول نیت ادا سے نماز واجب ہے۔	۱۸۸	ماہین اذان و اقامت کے جو دعا کرے
	نماز فریضہ مرد پر پندرہ برس کی عمر میں اور عورت پر نو برس کی عمر میں یا یہ کہ جب وہ بالغ ہو جائیں واجب ہوتی ہے۔	۱۸۸	باری تعالیٰ مستجاب فرماتا ہے۔
۱۹۳	دویم تکبیرۃ الاحرام واجب ہے۔	۱۸۹	اقامت۔
۱۹۴	سویم قیام بحالت تکبیرۃ الاحرام متصل برکوع واجب ہے۔	۱۸۹	دعا بعد اقامت کے اور قبل نماز کے
۱۹۴	چہارم و پنجم رکوع و سجدتین واجب ہیں	۱۹۰	تکبیرات سب سے بعد ادعیہ۔
	قرأت سورہ حمد اور دوسری سورہ کی نماز صبح و دو رکعت اول نماز ظہر و عصر و مغرب و عشا میں واجب ہے	۱۹۱	بعد تکبیرۃ الاحرام کے دعاے وجہت و جہی۔
۱۹۶	رکوع رکن نماز ہے۔	۱۹۱	اذان و اقامت کا کہنا سنت مؤکدہ ہے۔
۱۹۸	تفصیل و حکم نماز جہریہ و اخفاتیہ۔		اگر مسجد میں بعد نماز جماعت کے ایک شخص بھی جماعت سے اپنی جگہ بیٹھا ہوا اور اسوقت کوئی نماز کے لئے مسجد میں آئے تو اُسکو اذان و اقامت کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔
۱۹۸	اگر کوئی شخص نماز جہریہ کو یا خفات یا نماز یا خفات کو بہ جہر عدا پڑھے تو نماز اُسکی باطل ہے۔	۱۹۳	باب اڑتیسواں افعال نماز میں۔
۱۹۹	دعا قبل شروع تسبیحات رکوع۔		



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰۶	بحالت سجدہ دعا براے شفاے امراض۔	۲۰۰	دعا بعد رکوع کے کھڑے ہو کر نماز واجبہ میں بعد رکوع اول کے اچھی طرح نہ بیٹھ کر فوراً
۲۰۷	سجدہ اول سے سر اٹھا کر بیٹھنا اور جلسہ باطمینان اگرچہ قلیل ہو	۲۰۱	دوسرے سجدہ میں چلا جائے تو نماز باطل ہے۔
۲۰۷	واجب ہے اگر عمداً ترک کرے تو نماز باطل ہے۔		ہر رکعت میں دو سجدہ واجب ہیں اور یہ دونوں واجب رکعتی ہیں
۲۰۷	ما بین دو سجدوں کے بیٹھ کر دعا کا پڑھنا۔	۲۰۱	اگر عمداً یا سہواً ترک کرے تو نماز باطل ہے۔
۲۰۸	نماز واجب میں قنوت واجب منہیں ہو سنت موکدہ ہے۔	۲۰۱	تفصیل ہفت اعضائے سجود۔
۲۰۸	ادعیہ قنوت۔	۲۰۲	تفصیل اُن چیزوں کی جن پر سجدہ جائز ہے۔
۲۰۹	نماز واجب کا افضل تر قنوت دعاے مغفرت ہے۔	۲۰۲	مستحب ہے سجدہ تربت جناب امام حسینؑ پر۔
۲۰۹	کلمات فرج قبل دعاے قنوت معہ ادعیہ قنوت۔	۲۰۳	دعا قبل تسبیحات سجود کے۔
۲۱۳	تشہد واجب ہے معہ دعاے تشہد۔	۲۰۳	دعا بحالت سجدہ۔
۲۱۶	بعد نماز کے سلام واجب ہے۔	۲۰۳	دعا براے ترقی رزق بحالت سجدہ۔
۲۱۶	جو شخص سلام بخشوع و خضوع کرے امان ہے جمع بلا ہائے دنیا سے۔	۲۰۳	دعا در اثناء صلوٰۃ
		۲۰۵	ادعیہ بحالت سجود



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۱۹	مناساز احتیاط۔ سجدہ سہو کے پانچ مقام پر لازم ہیں مع تفصیل مقامات مذکور۔	۲۱۶	مشکیات نماز۔ تفصیل اون آٹھ صورتوں کی کہ جن میں مناساز باطل ہے۔ تفصیل اون آٹھ صورتوں کی کہ جن میں مناساز صحیح ہے۔
	=====	۲۱۸	

تمام شد



عَوْنًا مَكْرُومًا فَضْلًا خَلَّاهُ مِنْ  
بَرِّ بْنِ سَعْدٍ مَعِينٍ وَلَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى ابْنِ مَرْيَمَ إِذْ

این کتاب فیض انساب حادی اذکار و احکام جناب رسول خدا و انعمه الهی  
علیهم التحية و الشاموثی بتوثیق علم و مجتهدین ادام الله ابقائهم موسوم به

# زاد الصالحين

حصه چهارم

از تالیفات جناب مستطاب مبادی آداب شریعت آباء الاطعم الاکرم الاظم جامع کماله  
منج حسانت جناب آقامولوی سید محمد تقی صاحب سلمه الله الواهب

مطبع مشرقی کاشور لکهنویزین مطبع رین مقبول احسان



# زاد الصالحین

## حصہ چہارم

### باب ششون عقاب ترک نماز واجب میں

(۱) حدیث از سجاد الاوار جلد ۱۸ - فرمایا جناب رسول خدا ص نے کہ صلوٰۃ ستون دین ہے جسے نماز کو عدا ترک کیا تحقیق کہ دین کو منہدم کیا اور جسے نماز کو اُس کے وقت پر نہیں پڑھا پس ویل میں داخل ہوگا اور ویل ایک وادی ہے جہنم میں۔

(۲) حدیث ایضاً فرمایا جناب رسالت مآب ص نے کہ محافظت کرو نمازوں کی پس تحقیق کہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت اول جس چیز سے کہ سوال کریگا وہ نماز ہی پس اگر نماز کو تمام ادا کیا تو بہتر ہے والا جہنم میں داخل کیا جائیگا۔ اس حدیث کو شیخ حر عاملی نے وسائل الشیعہ میں بھی لکھا ہے۔

(۳) حدیث ایضاً فرمایا جناب رسول خدا ص نے کہ ضایع نہ کرو اپنے نماز کو پس تحقیق کہ جو شخص ضایع کرے خدا تعالیٰ اُس کو محسور کریگا فرعون وقارون وہامان کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ پر سزاوار ہے کہ اُس کو منافقین کے ساتھ جہنم میں داخل کرے پس ویل ہی اُس شخص کی نسبت کہ جو نماز کی محافظت نہ کرے۔ (یعنی عدا قضا کرے)

(۴) حدیث ایضاً فرمایا جناب رسالت مآب ص نے کہ ہمیشہ راغب ہو شیطان بنی آدم سے جب تک کہ محافظت نہ کریں اپنی نمازوں کی اور جبکہ ضایع کرے نمازوں کو تو شیطان اُس پر مسلط ہوتا ہے اور اُس پر شیطان کو جرات ہوتی ہے اور اُس کو گناہان کبیرہ میں مبتلا کرتا ہے۔

(۵) حدیث ایضاً فرمایا جناب رسالت مآب ص نے کہ جو شخص نماز کو ترک کرے



اور امید اُسکے ثواب کی فرماتا ہوا اور نہ خائف ہوا اُسکے عقاب سے پس میں پروا نہیں رکھتا ہوں کہ یہودی مرے یا نصرانی یا مجوسی۔

(۶) حدیث ایضاً فرمایا جناب سائب اب ص نے کہ شب معراج کو میں آسمان پر گیا تو میں نے ایک گروہ کو دیکھا کہ سر اُنکے کچکے جاتے تھے میں نے جبریل سے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں کہا جبریل نے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو سو جاتے تھے اور نماز عشا نہیں پڑھتے تھے۔

(۷) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ زانی کو کافر نہیں کہتے اور تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہیں اس سبب سے کہ زانی بسبب غلبہ شہوت کے زنا کرتا ہے اور تارک الصلوٰۃ نماز کو خفیہ جانکر چھوڑتا ہے کیونکہ زانی جب عورت کے پاس آتا ہے اور قصد اُس کا کرتا ہے تو اُس کو اُس سے ایک لذت ملتی ہے اور جو شخص نماز کو ترک کرتا ہے اور قصد ترک کا کرتا ہے پس اُس کو اس فعل سے کوئی لذت نہیں ملتی پس جبکہ لذت نہ ہوئی تو اُس نے استحقاق کیا اور جبکہ استحقاق کیا تو کافر ہوا۔

من مؤلف اس جگہ جناب علامہ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز کو حلال جانکر ترک کرے وہ کافر ہے اجماعاً جیسا کہ علامہ علی علیہ الرحمہ نے کتاب منتہی میں ذکر کیا ہے بعد اُسکے کہا ہے کہ اگر ترک کرے نماز کو اور اعتقاد بوجوب نماز رکھتا ہو کافر نہیں ہو مگر مستحق قتل ہو بشرطیکہ تین وقت کی نمازوں کو ترک کرے اُس حالت میں کہ حاکم شرع نے تغزیر بھی جاری کی ہو پھر بھی وہ نماز نہ پڑھے تو قتل کیا جائیگا۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ قتل کیا جاویگا نہ بسبب حد کے بلکہ بسبب اُسکے کفر کے بعد اُسکے علامہ علی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں اول مرتبہ قتل نہ کیا جاویگا

ع تارک الصلوٰۃ سے مراد وہ شخص نہیں ہے کہ جو کبھی نہ پڑھتا ہو بلکہ ہر ایسا شخص بھی مراد ہے کہ جو عدا کثیر قضا کرتا ہے بلکہ جو شخص عدا ایک وقت کی نماز قضا کرے تارک صلوٰۃ ہے ۱۲



اور نہ اس وقت تک قتل کیا جاوے گا کہ جب تک تغیر نہ ہوئی ہو قتل کرنا اس وقت واجب ہے کہ جب نماز کو ایک مرتبہ ترک کیا تو اسکو تغیر دیجادے اگر اس تغیر پر دوبارہ بھی نہ پڑے تو پھر تغیر کجا دیگی اور پھر تیسری مرتبہ بھی نہ پڑے تو پھر تغیر دیجادے کی پس جبکہ چوتھی مرتبہ بھی نہ پڑے گا تو اسکو قتل کیا جاوے گا اگرچہ توبہ کرے۔

من مؤلف جن احادیث میں ترک نماز پر کافر کا اطلاق ہوا ہو اس جگہ کافر سے مراد یہ ہے کہ خارج ہونا ہو ایمان سے مگر اسلام سے خارج نہ ہوگا باتفاق جمیع علما بشرطیکہ اعتقاد بوجوب نماز رکھتا ہو کہ جیسا جناب مجلسی کا قول اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

(۸) حدیث از وسائل الشیعہ زرارہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ تارک نماز فریضہ کا کافر ہے۔

(۹) حدیث ایضاً زرارہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ پیشاب کی چھینٹوں سے لا پرواہی اور ادائے نماز میں لا پرواہی نہ کرو (یعنی لا پرواہی کر کے اسکو قضا نہ کرو) کہ جناب رسالت مآبؐ نے بوقت موت فرمایا کہ نہیں ہے مجھ سے وہ شخص کہ جو سبک سمجھے نماز کو اور وہ شخص حوض کوثر پر میرے پاس نہ آئے گا اور جو شخص شراب یا نشہ لانیوالی کوئی چیز پیے تو قسم خدا کی وہ بھی حوض کوثر پر میرے پاس نہ آسکے گا۔

من مؤلف یعنی جو شخص لا پرواہی سے سبک سمجھے نماز کو ادا نہ کرے اسکا اور شرابخوار کا ایک حکم ہے۔

(۱۰) حدیث ایضاً ابوبصیر نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ آخر وصایا کے پیغمبر نماز ہو اور خوف کرو تم اس بات سے کہ لا پرواہی کرو ادا نماز میں جو ان ہو یا ضعیف (یعنی لا پرواہی کر کے نماز کے ادا نہ کرنے سے خوف کرو) (۱۱) حدیث از جمال الصالحین جناب ابو عبد اللہ صلوات اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا



کہ کیا دلیل ہو کہ زانی کو کافر نہیں کہہ سکتے اور تارک نماز پر لفظ کافر کا اطلاق کرتے ہیں پس فرمایا امام نے کہ اسکا یہ باعث ہو کہ زانی بسبب شہوت نفسانی کے کار شیطانی کرتا ہو اور تارک نماز بلا شہوت کے سبک جانکر اسکو ترک کرتا ہو۔

(۱۲) حدیث ایضاً فرمایا جناب ﷺ نے کہ جو شخص شتر قرآن جلاوے اور شتر فرشتوں کو قتل کرے اور شتر زنان باکرہ سے فعل شنیعہ کرے پس وہ شخص قریب تر ہو نجات میں تارک صلوٰۃ سے یعنی تارک صلوٰۃ کو اسقدر بھی امید اپنی نجات کی نہیں ہو سکتی کہ جسقدر اس شخص کو ہو۔

(۱۳) حدیث ایضاً فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جہنم میں ایک صحرا ہے کہ دوزخی اس صحرا سے شتر مرتبہ فریاد کرتے ہیں اور اس صحرا میں ایک گھر ہے آگ کا اور اس گھر میں ایک کنواں ہے آگ کا اور اس کنوین میں ایک تابوت ہے آگ کا اور اس تابوت میں ایک سانپ ہے آگ کا اور اس سانپ کے ہزار دانت ہیں اور ہر دانت ہزار گز کا ہے اس نے عرض کیا کہ یا رسول خدا صلعم یہ کس واسطے ہے پینے والے شراب کے اور واسطے ترک کرنے والے نماز کے۔

(۱۴) حدیث ایضاً فرمایا جناب ﷺ نے کہ ایک مرتبہ جناب موسیٰ کا دریا سے نیل پر گزر ہوا دیکھا کہ ماہیان دریا مبتلائے بلا ہیں سب کا جناب باری تعالیٰ سے دریافت کیا پس حکم ہوا کہ عصا کو دریا میں مار دے پس آپ نے عصا مارا مچھلیاں گویا ہوئیں کہ اے موسیٰ ایک بے نازی جہاز میں سوار تھا درودندان میں مبتلا ہوا لوگوں نے اسکا یہ علاج کیا کہ دانت اٹھاڑ کے دریا میں پھینک دیا ایک مچھلی اسکو نگل گئی پس اس پر اور اس کے سبب سے سب مچھلیوں پر خدائے تعالیٰ نے عذاب نازل فرمایا۔

(۱۵) حدیث ایضاً فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو شخص بدو کرے تارک نماز کی ایک کپڑا یا لقمہ کے ساتھ گویا اس نے شتر نبی کو قتل کیا اول دن میں سے آدم میں



اور آخر ان میں جناب رسول خدا ہیں۔ اس حدیث کو جناب سرکار مرزا محمد حسن صاحب شیرازی اعلیٰ اللہ مقامہ نے طریق النجاة میں بھی تحریر فرمایا ہے اور یہ حدیث جامع الاختصار میں بھی ہے۔

**من مؤلف**۔ اگر یہ خیال کر کے تارک نماز کی مدد کر لگا کہ اسکو فعل ترک نماز میں اعانت پہونچے تو وہ شخص بموجب اس حدیث کے گنہگار ہو اور ترک ادا و تارک صلوات میں ایک فائدہ یہ بھی ہو کہ اگر اسکی اعانت نہ کیجاو گی تو باعث اسکا ہوگا کہ وہ نماز کو بجالاے اور اگر تارک نماز محتاج قوت ہی تو ایسی حالت میں یہ خیال کر کے کہ یہ بندہ خدا ہی مدد اور احسان کرنا اسکے ساتھ ثواب سے خالی نہ ہوگا جیسا کہ باب صدقات میں تحریر ہو چکا ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَنْ أَحْيَا كَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا یعنی جس کسی نے زندہ کیا اسکو (یعنی ایک نفس کو) پس گو یا زندہ کیا سب دمیون کو اسلئے یہ میں تارک صلوٰۃ وغیر تارک صلوٰۃ سب شامل ہیں

(۱۵) باب اٹھارھواں ثواب و فضیلت نماز واجبہ میں  
(۱) حدیث از وسائل الشیعہ ابی بصیر سے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ اگر تمھارے دروازوں پر ہنر جاری ہووے اور اس میں غسل کرو دن میں پانچ مرتبہ پس بعد اسکے کثافت جسم میں باقی رہیگی راوی نے کہا کہ نہیں پس فرمایا حضرت نے کہ مثال نماز کی مثل ہنر کے ہی جو گناہ مابین دو نمازوں کے ہوئے ہوں خدائے تعالیٰ معاف فرماتا ہے

من مؤلف حدیث نمبر (۳) باب (سولھواں) بھی اسی حدیث کے مؤید ہے۔  
(۲) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہم اپنے لڑکوں کو نادر کا حکم کرتے ہیں جبکہ پانچ برس کا سن ہوتا ہے پس تم اپنے لڑکوں کو حکم کر دو کہ جب میں انکاسات برس کا ہو۔



(۳۳) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جب مصلی کھڑا ہوتا ہے نماز کے لئے تو نازل ہوتی ہو اُس پر رحمت آسمان سے زمین تک اور ملائکہ اس کو گھیر لیتے ہیں اور ایک فرشتہ ندا کرتا ہو کہ اگر مصلی جانتا فضیلت نماز کو پس نماز کو قطع نہ کرتا۔

(۳۴) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام محمد باقر ؑ نے کہ فرمایا جناب رسول خدا ؐ نے کہ کہ جس وقت بندہ مومن نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہو اللہ تعالیٰ اُسکی طرف نظر فرماتا ہو اور توجہ فرماتا ہو یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو اور رحمت الہی اُس کو احاطہ کر لیتی ہو آسمان تک اور ملائکہ اُسکے اطراف رہتے ہیں آسمان تک اور خدا تعالیٰ ایک فرشتہ کو ہوکل کرتا ہو اُسکے سر پر کہ وہ کہتا ہو کہ اے نماز پڑھنے والے اگر جانتا تو کہ کون تیری طرف نظر کرتا ہو اور کس سے تو مناجات کرتا ہو تو ہر آئینہ نماز سے تو فارغ نہ ہوتا اور اپنی جگہ سے نہ ہٹتا یعنی راضی نہ ہوتا کہ تو نماز سے فارغ ہو وے۔ اس حدیث کو جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ نے امر الصلوٰۃ میں بھی تحریر فرمایا ہے۔

(۳۵) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام محمد باقر ؑ نے کہ جس وقت مصلی کھڑا ہوتا ہو اُس کو ملائکہ گھیر لیتے ہیں دونوں قدموں سے آسمان تک اور رحمت اُس پر نازل ہوتی ہے اور ایک فرشتہ ندا کرتا ہو کہ اگر مصلی جانتا کہ کس سے مناجات کرتا ہو نماز کو نہ چھوڑتا۔

(۳۶) حدیث ایضاً فرمایا جناب رسول خدا ؐ نے کہ نماز ستون دین کا ہے اول جس عمل پر خدائے تعالیٰ نظر کریگا وہ نماز ہو پس اگر نماز صحیح ہوگی تو دوسرے عمل کی جانب نظر نہ فرمایگا اور اگر نماز صحیح نہ ہوگی تو بقیہ کی جانب بھی نظر نہ کریگا۔

(۳۷) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جس چیز کا اول حساب کیا جاوے گا وہ نماز ہو پس اگر نماز قبول ہوئی تو تمام اعمال قبول ہونگے اور اگر نماز قبول نہ ہوگی تو تمام اعمال قبول نہ ہونگے۔

(۳۸) ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جس وقت نماز فریضہ پڑھے پس پڑھ تو



نماز کو اُس کے وقت پر (یعنی وقت فضیلت پر) اس طرح سے کہ اُس کو وداع کرتا ہو کہ خوف ہو وہ  
کہ شاید پھر فوت پڑھنے کی نہ آوے (یعنی شاید فوت ہو جائے) اور نماز میں نظر کر تو مومن  
سجود کی طرف پس اگر جانے تو کہ کوئی شخص سیدھے یا بائیں جانب ہی تو نماز کو اچھی طرح ادا کرے  
پس سامنے اُس کے کھڑا ہو کہ وہ تجھ کو دیکھتا ہی اور تو اُس کو نہیں دیکھتا۔

(۹) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جس وقت بندہ نماز کو  
کرتا ہی اور نماز کو جلد جلد ادا کرتا ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہو کہ اے ملائکہ نہیں دیکھتے اس بند  
کی طرف گویا یہ خیال کرتا ہو کہ اس کی حاجتیں کسی دوسرے کے ہاتھ میں ہیں آیا نہیں جاتا  
کہ اس کی حاجتیں رونا کرنا میرے ہاتھ میں ہیں۔

(۱۰) حدیث ایضاً زرارہ نے روایت کی ہو کہ فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ  
جناب رسالت مآبہؐ مسجد میں تشریف رکھتے تھے ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا اور رکوع  
و سجود کو بجا نہیں لاتا تھا (یعنی جلد جلد بجا لاتا تھا) فرمایا حضرت نے کہ یہ مثل اُس جانور  
کوہ کے ہو کہ جو ٹھوگین مارتا ہو اگر یہ اس طرح نماز پڑھیگا اور مر جاوے گا تو میرے دین پر نہ مرے گا  
(۱۱) حدیث ایضاً فرمایا جناب میر نے کہ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز جلد جلد پڑھتا  
پوچھا حضرت نے کہ اس طرح کتنی مدت سے پڑھتا ہو اس نے ایک مدت بیان کی فرمایا حضرت  
کہ مثال تیری مثال کوہ کی ہو نزدیک خدا کے اگر مر جاوے تو ہر آئینہ دین پیغمبر پر نہ مرے گا  
پس فرمایا حضرت نے کہ اسرق الناس وہ شخص ہو کہ جو نماز سے چوراوے (یعنی رکوع  
اور سجود کو پورے طور پر ادا نہ کرے اور جلد جلد پڑھے۔

(۱۲) حدیث ایضاً ابی ذر سے مروی ہو کہ فرمایا جناب رسالت مآبہؐ نے کہ  
دور رکعت نماز بتوجہ قلب بہتر ہے تمام شب کی عبادت سے کہ جو بتوجہ قلب نہ ہو دے۔  
(۱۳) حدیث ایضاً جمیل بن دراج نے روایت کی ہو کہ میں نے جناب امام  
جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ ابلیس کس سبب سے مستوجب ہوا اسل مرکا کہ جو کچھ شک



اللہ تعالیٰ نے عطا کیا تھا فرمایا حضرت نے کہ بسبب ایک مر کے کہ جو اس سے ظہور میں آیا میں نے عرض کیا کہ وہ کیا ہی فرمایا کہ دو رکعتیں اسے چار ہزار برس میں ملے گی نہیں۔

(۱۴) حدیث ایضاً معویہ ابن وہب نے روایت کی ہو کہ میں نے جناب امام جعفر صادق ؑ سے پوچھا کہ افضل و محبوب ترین اعمال کس سے بندہ تقرب اپنے پروردگار سے حاصل کرے وہ کیا ہی فرمایا کہ بعد معرفت خدا کے افضل نماز سے کوئی شے نہیں ہو آیا نہیں دیکھتا تو کہ عبد صالح عیسیٰ بن مریم نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی خوشنودی ظاہر کی اور حکم فرمایا نماز و زکوٰۃ کا جب تک کہ زندہ رہوں۔

(۱۵) حدیث ایضاً زید شحام نے روایت کی ہو کہ میں نے سنا جناب امام جعفر صادق ؑ سے کہ فرمایا حضرت نے بہترین اعمال و محبوب تر اعمال نزدیک خدا کے غز و جل کے نماز ہو اور یہ آخر وصایاے انبیاء ہیں جبکہ غسل یا وضو اچھا کرے یعنی باشرائط کرے (یعنی تمام کرے) بعد اسکے ایسے مقام پر جاوے جہاں اسکو کوئی نہ دیکھے اور وہ حالت رکوع و سجود میں ہو پس خدائے تعالیٰ اسکو نظر رحمت سے دیکھتا ہو اور بندہ جسوقت کہ سجدہ کرے اور طول دیوے سجدہ میں تو ابلیس پکارتا ہو کہ افسوس ان لوگوں نے اطاعت کی اور میں نے معصیت کی اور ان لوگوں نے سجدہ کیا اور میں نے اس سے انکار کیا من مؤلف اس حدیث میں آخر وصایاے انبیاء ہوتا دلالت کرتا ہو اسکی کمال تاکید اور مبالغہ پر کیونکہ آخر وقت وصیت بوقت موت ہوتی ہو کہ جس میں نہایت اہتمام مقصود ہوتا ہے۔

(۱۶) حدیث ایضاً ابی بصیر سے ہو کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ نماز واجب پڑھنا بہتر ہے بین حج سے اور ایک حج بہتر ہے اس سے کہ ایک گھر کہ جو مٹو ہو مٹا دے اور وہ سب راہ خدا میں صرف کر دیا جاوے۔

(۱۷) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ ایک مرد پیر کو بروز قیامت



حاضر کرینگے پس نام عمل اسکا اُسکو دیا جاوے گا اور وہ اپنے اعمال میں سوائے بُرائی کے اور کچھ  
 نہ دیکھیں گا پس نظر کریگا اپنے اعمال کی طرف اور عرض کریگا درگاہ باری تعالیٰ میں کہ اے مہربان  
 بھیجتا ہی جہنم میں پس فرمایا اے اللہ تعالیٰ کہ اے مردِ پیر میں حیا کرتا ہوں کہ تجھ پر عذاب  
 کروں کہ تو نماز پڑھتا تھا اس میرے بندہ کو جنت میں لیجاؤ۔

(۱۸) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ ایک حج افضل ہے دنیا  
 و ما فیہا سے اور ایک نماز افضل ہی ہزار حج سے۔

(۱۹) حدیث از بحار الانوار بحوالہ کتاب مجالس جناب صدوق علیہ الرحمہ

ابن عباس سے باسناد کہ کہا انھوں نے کہ جناب پیغمبر خدا ؐ نے فرمایا کہ ایک فرشتہ ہی  
 کہ اُسکا نام سخا ئیل ہی بوقت ہر نماز کے وہ برات آتش جہنم سے نماز پڑھنے والوں کے لئے  
 خدائے تعالیٰ سے حاصل کرتا ہی پس جبکہ نماز صبح کے لئے وضو کریں اور نماز ادا کریں  
 تو اللہ تعالیٰ سے برات حاصل کرتا ہی جس پر یہ لکھا ہوتا ہی کہ میں خدائے باقی ہوں اے بندہ  
 و کنیز میرے حفظ و حمایت میں ہو۔ قسم ہی مجھ کو اپنے عزت و جلال کی کہ میں خوار و ذلیل  
 نہ کروں گا اور تمھارے سب گناہ بخشے آگئے ظہر تک۔ پس جبکہ وقت ظہر کا ہوتا ہے اور  
 مؤمنین وضو کر کے نماز پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے دوسری برات حاصل کرتا ہی کہ جس میں  
 یہ مضمون ہوتا ہی کہ میں خدائے قادر ہوں اے بندہ اور کنیز میرے بدل دیا میں نے  
 تمھارے گناہوں کو حسنات کے ساتھ اور میں نے بخشا تمھارے گناہوں کو پس جبکہ  
 وقت عصر کا ہوتا ہی اور مؤمنین وضو کر کے نماز عصر پڑھتے ہیں تو تیسری برات حاصل  
 کرتا ہی اللہ تعالیٰ سے اُن میں مضمون یہ ہوتا ہی کہ میں اللہ جلیل ہوں بزرگ ہی ذکر میرا  
 اور بزرگ ہی سلطنت میری اے بندہ اور کنیز میری حرام کیا تمھارے اجسام کو آتش  
 جہنم پر اور ساکن کیا میں نے تم کو ساکن برار میں اور دفع کیا میں نے تم سے شرار کی  
 شر کو پس جبکہ وقت نماز مغرب کا ہوتا ہی اور وضو کر کے نماز مغرب پجالاتے ہیں تو چوتھی



برائے حاصل کرتا ہو اور مضمون اُسکا یہ ہوتا ہو کہ میں خدائے جبار کبیر متعال ہوں اور بندہ و کنیز میرے فرشتہ میرے تم سے خوش ہوئے اب مجھ کو لازم ہو کہ تم کو خوش کروں اور قیامت کے دن تمہاری آرزوؤں کو بر لاؤں پھر جب وقت عشا کا ہوتا ہے تو پانچویں برات خدائے تعالیٰ سے حاصل کرتا ہو اسی میں یہ مضمون ہوتا ہو کہ میں خدائے بے مثل ہوں اے بندہ میرے تم اپنے گھروں میں طہارت کر کے میرے گھروں میں حاضر ہوئے اور تمہارے حق کو پہچانا اور میرے واجبات کو جانا اور ادا کیا پھر فرماتا ہو کہ اے سخاٹیل در اے فرشتوں میرے تم سب گواہ رہنا کہ میں ان بندوں سے راضی ہوا پس سخاٹیل ہر شب کو بعد نماز عشا کے با دراز بلند تین بار ندا کرتا ہو کہ اے گروہ ملائکہ یقیق کہ پروردگار نے گناہ نمازیوں کے بخش دیئے یہ آواز شکر تمام فرشتہ ساتون آسمانوں کے نمازیوں کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اُنکے واسطے دعا کرتے ہیں کہ یہ ہمیشہ نماز ادا کیا کریں پس فرمایا حضرت نے کہ جو شخص نماز شب کی ادا کر نیکارا وہ کرے اور نماز شب کے لئے اُٹھے اور وضو کامل کرے اور درود بھیجی محمد اور آل محمد پر بہ نیت صادق و بے خضوع و خشوع و چشم گریان پس نو صفین ملائکہ کی اُسکے پیچھے نماز پڑھتی ہیں کہ ہر صفت میں اس قدر ملائکہ ہوتے ہیں کہ شمار اُنکا سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا اور وہ شخص جب نماز سے فارغ ہو گا واسطے اُسکے لکھے جائینگے درجات بعد ملائکہ کے جس وقت یہ حدیث ربیع بن ہدار نے بیان کی تو منصور نے اپنے نفس سے خطاب کیا کہ اس قدر ثواب عظیم اور اس قدر کرامت سے کہ جو نماز شب میں ہو تو فاضل ہو۔

(۲۰) حدیث ایضا فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ جناب موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اُس شخص کو کیا جزا اور ثواب ہو کہ جو خاص اوقات فضیلت پر نماز کو پڑھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اُسکے سوال کو عطا کروں گا اور بہشت اُسکے لئے مباح کروں گا۔

(۲۱) حدیث ایضا فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ ثقیفی نے بجمہ مست



جناب رسالت مآب ﷺ حاضر ہو کر عرض کیا کہ کیا ثواب ہے ہر نماز کا فرمایا حضرت نے کہ جس وقت تو کھڑا ہو نماز کے لئے اور توجہ کرے اور سورہ فاتحہ پڑھے اور دوسرا سورہ پڑھے بعد اسکے رکوع و سجود تمام کر کے تشهد و سلام کرے بخشید گا خدائے تعالیٰ تیرے اُن گناہوں کو کہ جو بائین دو نمازون کے ہوئے ہوں پس یہ ثواب ہی تیرے لئے نماز کا۔

(۲۲) حدیث ایضا فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ ایک بندہ بروز قیامت حاضر ہو گا کہ اسکے لئے کوئی حسنہ نہ ہو گا کہا جاوے گا کہ یاد کرتیرا کوئی حسنہ ہی پس یاد کریگا اور کہیگا کہ کوئی حسنہ نہیں ہی مگر یہ کہ فلان بندہ مومن تیرا میرے پاس آیا میں نے اُسے پانی طلب کیا اُس نے دیا میں نے وضو کر کے تیری نماز پڑھی حق تعالیٰ فرمایا کہ میں نے بخشد یا تجھ کو پس بہشت میں داخل کرو اسکو۔

(۲۳) حدیث ایضا فرمایا جناب میر نے کہ اگر نماز پڑھنے والا جائے کہ رحمت خدائے کس قدر اُسکا احاطہ کیا ہی تو اُسکو سجدہ سے سر اٹھانا چھما معلوم نہ ہو گا۔

(۲۴) حدیث ایضا فرمایا جناب میر نے کہ جو شخص نماز کو بہ معرفت ادا کرے وہ شخص بخشا جاوے گا۔

(۲۵) حدیث فرمایا جناب میر نے کہ جو شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو ابلیس آکر اُسکی جانب دیکھتا ہو اور حسد کرتا ہی اس بات سے کہ رحمت خدا اُسکو کس قدر گھیرے ہوئے ہو۔

(۲۶) حدیث از عیون اخبار الرضا فرمایا جناب رسول خدا ﷺ نے کہ جو شخص نماز فریضہ کراوا کرے خدائے تعالیٰ اُسکی دعا کو مستجاب فرماتا ہی (بشرطیکہ وقت فضیلت پر ادا ہو منہ مؤلف احادیث سے ثابت ہے کہ جو نماز عدا بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت کو ضائع کر کے آخر وقت پراوا کیجائے وہ قبول نہیں ہوتی ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۱۱ باب بیسٹ و حدیث نمبر ۲۲ باب بائیسٹ اور ایسے شخص کی دعا کو بھی باری تعالیٰ قبول



نہیں فرماتا ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۲۷) مندرجہ نمبر ۵ باب یا میں۔

(۲۷) حدیث از بشار الانوار فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ آگاہ ہو قسم بخدا کہ تم دین خدا پر ہو پس کوشش کرو نماز میں اور عبادت کرو دین کے ساتھ تاکہ ہم تمہاری شفاعت کر سکیں۔

(۲۸) حدیث ابیضا روایت کی ہے ابی عثمان نے کہ ہم سلمان فارسی کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھے پس سلمان نے ایک شاخ درخت کو تکان دی اس سے پتہ گرے اور کہا کہ تم لوگ مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں نے کیا کیا پس ہم نے عرض کیا کہ مطلع کیجئے پس کہا سلمان نے کہ میں جناب پیغمبر خدا ؐ کے ساتھ ایک درخت کے سایہ میں بیٹھا تھا پس حضرت نے شاخ درخت کو حرکت دی پس پتہ اُسکے گرے پس فرمایا کہ کیوں نہیں پوچھتے مجھ سے کہ میں نے کیا کیا میں نے عرض کیا فرمائیے پس فرمایا حضرت نے کہ جب بندہ مسلم نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو گناہ اُس سے گرتے ہیں کہ جس طرح پتہ اس درخت سے گرے۔

(۲۹) حدیث ایضا فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ فرمایا جناب رسول خدا ؐ نے کہ جب وقت نماز کا آتا ہے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ ایہا الناس کھڑے ہو نماز کے لئے پس بھاؤ اُس آتش کو کہ جو تمہارے اپنے پشت پر روشن کی ہے۔  
من مؤلف آتش کنایہ ہے گناہ سے یعنی نماز ادا کرو تا کہ جو بارگناہوں کا تمہاری پشت پر ہے اُس سے تمکو نجات ہو۔

(۳۰) حدیث ایضا فرمایا جناب میر نے کہ جبکہ انسان نماز میں مشغول ہوتا ہے تو تمام جسم اُسکا اور کپڑے اُسکے اور ہر شے کہ جو اُسکے اطراف میں ہے تسبیح کرتی ہے۔

(۳۱) از من لا یحضرہ الفقیہ۔ فرمایا جناب رسالت مآب ؐ نے



کہ نماز واجبہ میزان ہو پس جس شخص نے کہ پورا ادا کیا اسکو یعنی طول کے رکوع کا مثل سجود کے اور طول دونوں سجدوں میں برابر ہووے اور رکعت دوم بھی مثل اول رکعت کے ہووے پس جو شخص نماز کو اس طرح سے ادا کرے تو پورا ثواب نماز کا اُسکو ملیگا۔

(۳۲) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ طاعت خدا کی خدمت خدا کی ہو زمین پر اور کوئی شے طاعت سے نماز کے مقابل میں نہیں ہے۔

(۳۳) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ وہ چیز کہ جو بندہ کو اللہ تعالیٰ سے قریب تر کر دیتی ہو وہ بندہ کا سجدہ کرنا ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ یعنی سجدہ کر تو اور تقرب حاصل کر۔

(۳۴) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام محمد باقر ؑ نے کہ ہمارے شیعوں سے کوئی ایسا نہیں جو کہ جو نماز کے لئے کھڑا ہو مگر یہ کہ گھیر لیتے ہیں اُسکو ملائکہ بعد ہر اشیاء کے کہ جو نماز پڑھنے والے کے پشت کی جانب ہو اور وہ سب فرشتے اُسکے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں واسطے اُسکے تافراغ نماز۔

(۳۵) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام رضا ؑ نے کہ نماز ہر پرہیزگار کے لئے اللہ تعالیٰ سے قریب کر دیتی ہے۔

(۳۶) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جس شخص کی ایک نماز بھی قبول ہوگی تو خدائے تعالیٰ اُسپر عذاب نہ کرے گا اور جس کا ایک حسنہ قبول ہو گیا تو بھی عذاب نہ کرے گا۔

(۳۷) حدیث از وسائل الشیعہ حدیث ابو بصیر نے جناب امام جعفر صادق ؑ سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ ایک فرشتہ نماز کے لئے موکھ ہو کہ اُسکا سوائے اُسکے کوئی کام نہیں ہو کہ جب مصلی نماز سے فارغ ہو تو وہ اُسکی نماز کو آسمان پر لیجاتا ہے



پس اگر وہ نماز قبول نہیں ہی تو حکم ہوتا ہے کہ اسکو میرے بندہ پر واپس کر دیں وہ فرشتہ نماز کو واپس لا کر اُسکے مونہ پر مارتا ہے۔

من مؤلف جو نماز ان شرائط کے ساتھ کہ جو شرائط تکمیل اور قبولیت نماز کے ہیں ادا نہ کیجائے وہ نماز قبول نہ ہوگی پس اگر تمام عمر میں ایک نماز بھی قبول نہ ہوئی تو اس سے زیادہ سخت تر کوئی بات نہیں ہو اور یہ کہ دنیا کے نماز تو جتنے ادا کر دیں اب قبول کرنا نہ کرنا خدا کا اختیار ہی ٹھیک نہیں ہے اس سبب سے کہ جب تک انسان نماز کو شرائط قبولیت و تکمیل نماز کے ساتھ ادا نہ کرے گا اُسوقت تک بار عدم قبولیت و تکمیل نماز سے سبکدوش نہیں ہوگا مثلاً کوئی شخص نماز کو ان شرائط میں سے کسی شرط کے ساتھ کہ جو باعث بطلان نماز کے ہیں ادا کرے اور اس پر یہ کہے کہ اب خدا کو اختیار ہے کہ وہ ادا سمجھے یا نہ سمجھے تو ایسا شخص مواخذہ نماز سے بری الذمہ نہ ہوگا اُس سبب سے کہ جب جناب اللہ علیہم السلام نے شرائط صحت اور بطلان نماز کے بتلا دیے ہیں تو کیوں اُس نے اُس شرط کے ساتھ کہ جو باعث بطلان نماز کے تھے ادا کیا اور کیوں شرط صحت نماز کو بجا نہ لایا اسی طرح جب اللہ علیہم السلام نے شرائط قبولیت و تکمیل نماز کے بتلا دیے ہیں تو کیوں شرائط قبولیت و تکمیل کے ساتھ نماز کو ادا نہیں کیا اور جب ایسا کیا تو ایسی نماز قبول نہ ہوگی پس اگر عہدا اُس نے شرائط قبولیت نماز و تکمیل نماز کے ترک کئے تو وہ شخص بار عدم قبولیت نماز سے سبکدوش نہ ہوگا پس چاہیے کہ جس طرح شرائط صحت نماز کے ساتھ نماز کو ادا کیا جاتا ہے اسی طرح شرائط تکمیل و قبولیت نماز کے ساتھ ادا کرنا چاہیے اور شرائط قبولیت و تکمیل نماز میں سے اول نماز کو وقت فضیلت پر ادا کرنا دوم نماز کو نوافل کے ساتھ بجالانا ہے۔

(۳۸) حدیث ایضا ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں ام حمیدہ کے پاس تفریت امام جعفر صادق ؑ کے لئے گیا پس وہ رونے لگیں بعد اسکے ام حمیدہ نے کہا کہ میں نے بوقت موت جناب امام جعفر صادق ؑ کو دیکھا کہ آنکھیں حضرت نے کھولیں اور فرمایا کہ



تمام میری اولاد و قرابت داروں کو جمع کرو پس میں نے سب کو جمع کیا پس حضرت نے اُن کی طرف دیکھا اور یہ فرمایا کہ شفاعت ہماری نہ ہوگی اُس شخص کے لئے کہ جو ادائے نماز میں لاپرواہی کرے۔ (یعنی لاپرواہی سے نماز کو ادا نہ کرے)۔

(۳۹) حدیث ایضاً زرارہ نے روایت کی ہو کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جس شخص کی ایک نماز قبول ہوگی تو اُسکی کل نمازین قبول ہو جائیں گی اگرچہ سُن میں کسی طرح کا فساد اور نقص ہو اور اگر تمام نمازین اُسکی ناقص ہوں تو کوئی عمل اُسکا مقبول نہ ہوگا۔

(۴۰) حدیث ایضاً ابوبصیر نے روایت کی ہو کہ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے کہ آخر وصایاے پیغمبرؐ نماز ہی اور خوفِ کریم اس بات سے کہ بے پرواہی کرو ادائے نماز میں جو ان ہو یا ضعیف اور فرمایا کہ سخت ہو وہ شخص کہ جو نماز سے سرتہ کرے (یعنی پوری نماز نہ پڑھے) پس جسوقت کھڑا ہووے تم میں سے نماز کے لئے پس چاہیے کہ سیدھا کھڑا ہو اور جسوقت رکوع کرے تو تمام اور پورا باشرایط رکوع کرے اور جسوقت سر رکوع سے اٹھاوے تو سیدھا کھڑا ہووے اور جسوقت سجدہ میں جاوے تو سجدہ پورا اور تمام باشرائط کرے اور جب سجدہ سے سر اٹھاوے تو درست بیٹھے اور جب پھر سجدہ میں جاوے تو وہ سجدہ بھی مثل سجدہ اول کے کرے اور جب پھر سجدہ سے سر اٹھاوے پس بیٹھے حتیٰ کہ تمام اعضا ساکن ہوں۔

(۴۱) از جمال الصالحین فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ ایک نماز فرض بہتر ہی بیس حج سے اور ایک حج بہتر ہو اُس گھر سے جو کہ طلا سے پُر ہو اور کل سونا اسکا راہِ خدا میں تصدق کیا جاوے (یعنی ثواب نماز کا اس سے زیادہ ہو)۔

(۴۲) حدیث ایضاً فرمایا جناب میرؑ نے کہ میں نے جناب رسول خداؐ سے سنا کہ وہ آیت قرآن کی کہ جبکہ سبب سے زیادہ امید ہو آیت اَقِمِ الصَّلَاةَ ہو اور فرمایا کہ اُمّی علی قسم ہو اُس شخص کی کہ جس نے مجھ کو خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا کر کے



بھیجا ہو کہ جسوقت تم میں سے کوئی واسطے وضو کے اٹھتا ہو اور وضو کرتا ہو تو اس کے اعضا سے گناہ گر جاتے ہیں اور جسوقت دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہو تو کوئی گناہ اس پر باقی نہیں رہتا اور ایسا ہو جاتا ہو کہ جیسے شکم مادر سے پیدا ہوا اور جسوقت دروازہ کے درمیان میں کوئی گناہ کرتا ہو تو معاف ہو جاتا ہو اور پھر آواز بلند فرمایا کہ نماز پنجگانہ میری امت کے لئے مثل نذر کے ہو کہ کسی کے دروازہ پر جاری ہو اور اس منہر میں پانچ وقت دن اور رات میں غسل کرے اور میل باقی نہ رہے ایسی ہی دامنہ پنجگانہ بھی میری امت کے واسطے ہو کہ جو کوئی پانچون وقت نماز پڑھے تو اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ (۴۳) حدیث ایضا فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کہ نماز سو من کی رات کو لیجاتی ہو ان گناہوں کو کہ جو دن کو کئے ہوں۔

(۴۴) حدیث ایضا کہ ابواللیث انصاری ایک روز خرافہ وقت کر رہا تھا ایک عورت صاحب جمال خرافہ خریدنے کو آئی ابواللیث نے کہا کہ اچھے خرافہ میرے گھر میں ہیں میرے ہمراہ گھر میں چل ان میں سے میں تجکو دوں گا جسوقت وہ عورت گھر میں پہونچی تو ابواللیث نے اسکو بغل میں لیکر بوسہ لیا اس عورت نے کہا کہ خدا سے خوف کر ابواللیث بہت نادم ہوا اور حضرت رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کیا فرماتے ہیں آپ اس شخص کے حق میں کہ جو شخص زن بیگانہ کو اپنے گھر میں لیجا کر اسکو اپنی بغل میں لیکر اسکا بوسہ لےوے جناب رسول خدا نے کچھ جواب نہ دیا دوسری نماز کے وقت تک منتظر وحی کے رہے جب حضرت نے دوسری نماز ادا کی پس جبریل یہ آیت لائے اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ یعنی تحقیق نیکیاں لیجاتی ہیں بُرائیوں کو حضرت نے فرمایا کہ ابواللیث تو نماز عصر ہمارے ساتھ پڑھاؤ اور فرمایا کہ یہ نماز کفارہ ہو اس گناہ کا لوگوں نے عرض کیا کہ یا حضرت صلعم یہ حکم کیا اسی کے واسطے ہو فرمایا کہ نہیں یہ حکم سب کے واسطے ہو۔



(۳۵) حدیث ایضا فرمایا جناب رسول خدا نے کہ ایک نماز سے دوسری نماز تک کفارہ گناہوں کا ہوتا ہے جب تک کہ گناہان کبیرہ سے پرہیز کرے۔

(۳۶) حدیث ایضا فرمایا اللہ نے کہ جس وقت مؤمن نماز میں مشغول ہوتا ہے تو خدا کے تعالیٰ اس کی جانب توجہ ہوتا ہے اور اطراف آسمان اور اطراف زمین سے (یعنی ہر طرف سے) اس پر رحمت خدا نازل ہوتی ہے۔

(۳۷) حدیث ایضا سلطان فارسی رقم لکھتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جب انسان نماز کا قصد کرتا ہے تو تمام گناہ اس کے سر پہ ہوتے ہیں اور جب وہ سجدہ کرتا ہے تو وہ گناہ گرنے شروع ہوتے ہیں اور جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو جمع گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

(۳۸) حدیث ایضا ایک نماز واجب بہتر ہے ہزار حج سے اور ہر حج بہتر ہے ہزار مکانات سے کہ جو طلا و نقرہ سے بھرے ہوں اور وہ سب راہ خدا میں تصدق کئے جاویں۔

(۳۹) حدیث ایضا فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو شخص نماز پنجگانہ پڑھ لے اور سات گناہان کبیرہ سے بچے تو قیامت کے روز اس سے کہا جائیگا کہ جنت میں جس دروازہ سے چاہے داخل ہو ایک شخص نے اس حدیث کے بیان کرنے والے سے پوچھا کہ تو نے ان حضرات سے وہ سات گناہ بھی منے ہیں کہ وہ کون کون ہیں اُس نے کہا کہ بان اول خدا کے تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ماننا و ویکم حقوق والدین سو ویکم شوہر و عورت پر تممت لگانا چہارم ناحق کسی کا خون بہانا پنجم لشکر اسلام سے بھاگ آنا ششم یتیم کا مال کھانا ہفتم زنا کرنا۔

(۴۰) حدیث ایضا کہ ایک شخص نے اپنے فقر و عسرت کی جناب رسول خدا سے شکایت کی پس آنحضرت نے فرمایا کہ شاید تو نماز نہیں پڑھتا کہ فقر



دعسرت نے تجھ کو گھیر لیا ہوا ہے کہ اس نے کہا کہ بخدا نماز میں نے کبھی ترک نہیں کی فرمایا کہ شاید تیرے اہل و عیال میں سے کوئی نہ بڑھتا ہو گا کہ اس کے سبب سے یہ نخواست آئی ہو اس نے کہا کہ بخدا میرے گھر میں کوئی ایسا نہیں ہے جو نماز نہ پڑھتا ہو حضرت نے فرمایا کہ شاید تیرے ہمسایہ میں کوئی بے نمازی ہو گا اس نے عرض کیا ہاں یہ امر بیشک ہی پس آنحضرت نے فرمایا کہ تو کہیں چلا جا پس وہ شخص بحکم جناب رسالت مآب کے وہاں سے اٹھ گیا پس بفضل ذوالجلال اسودہ مال ہو گا۔

(۵۱) حدیث ایضا فرمایا جناب امیہ نے کہ جو مومن نماز فریضہ کو بجالا دے اور بعد اسکے جو دعا طلب کرے تجاب ہوتی ہے۔

(۵۲) حدیث ایضا فرمایا جناب امیہ نے کہ نماز کو با شرائط و ارکان پڑھے تو فرشتہ اس نماز کو روشن و نورانی آسمان پر لیجاتا ہے اور نماز اس کے حق میں عاکرتی ہے اور کہتی ہے کہ جیسی تو نے میری حفاظت کی خدائے تعالیٰ تیری حفاظت کرے اور اگر نماز کو با شرائط و ارکان نہ پڑھے تو وہ نماز سیاہ و تاریک ہو کر واپس ہوتی ہے اور کہتی ہے کہ جیسا مجھ کو ضایع کیا خدائے تعالیٰ تجھ کو ضایع کرے۔

من مؤلف اسپر اکثر کا تجربہ ہوا ہے کہ جو لوگ نماز کو عین وقت فضیلت پر با شرائط و ارکان ادا کرتے ہیں کبھی فقر و زلت و پریشانی میں مبتلا نہیں ہوتے۔

(۵۳) از بخارا انوار فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو بندہ مومن واسطے نماز پڑھنے کے مصلے کی جانب متوجہ ہوتا ہے تو خدائے تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے کہ اے ملائکہ دیکھو تم میرے بندہ کو کہ تمام کام دنیا کے چھوڑ کر بامید میری رحمت اور شفقت کے میری طرف متوجہ ہوا پس گواہ رہو تم کہ میں نے اسپر رحمت اور کرامت اپنی مخصوص کی اور جسوقت اللہ اکبر کہتا ہے تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ملائکہ دیکھو کہ یہ بندہ مجھ کو بزرگ تر اور منزہ جانتا ہے گواہ رہو تم کہ میں بھی اسکو بزرگ کرونگا اور اسکو پاک کرونگا اور جسوقت الحمد اور دوسرا



سورہ پڑھتا ہی تو خدا نے تعالیٰ فرماتا ہی کہ اے ملائکہ دیکھو کہ یہ میرا کلام پڑھتا ہی گواہ رہو تم کہ قیامت کے دن اسکو جیسا ب داخل بہشت کرونگا اور بعد ہر حرف سورہ کے کہ جو پڑھا ہو ایک درجہ طلا اور ایک درجہ نقرہ اور ایک درجہ موتی اور ایک درجہ سبز اور ایک درجہ یاقوت سرخ اور ایک درجہ یاقوت زرد اور ایک درجہ نور کا اپنے نور میں سے خدا نے تعالیٰ اسکو عطا فرماتا ہی اور حسب وقت بندہ رکوع کرتا ہی تو خدا نے تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہی کہ اے ملائکہ دیکھو کہ یہ کیسی تواضع کرتا ہی اور کہتا ہی کہ حقیر و ذلیل ہوں میں اور حق عظمت تیرا مجھ پر ظاہر ہوا گواہ رہو کہ بزرگ کرونگا میں اسکو اپنے دار کبریائی و جلالت میں اور جبکہ سر رکوع سے اٹھاتا ہی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ اے ملائکہ آیا نہیں دیکھتے کہ یہ بندہ کہتا ہی کہ میں نے تیری عزت اور عظمت کے سامنے تواضع کی اور تیری درگاہ میں واسطے بندگی و طاعت کے حقارت و ذلت کے ساتھ سیدھا ہوا پس گواہ رہو تم کہ اسکی عاقبت کو اچھا کرونگا اور بہشت میں اسکو داخل کرونگا اور حسب وقت مجاہد کرتا ہی تو خدا تعالیٰ فرماتا ہی اپنے ملائکہ سے کہ آیا دیکھتے ہو کہ کیسی تواضع کرتا ہی اور کہتا ہی کہ اگرچہ میں بزرگ ہوں دنیا میں لیکن تیرے نزدیک ذلیل ہوں اور تیری درگاہ میں واسطے بندگی و طاعت کے حقارت و ذلت کے ساتھ سیدھا ہوا پس اس بندہ کو میں نے عزیز سمجھا اور اپنی رحمت کے ساتھ خصوصیت دی اور حسب وقت دوسرا سجدہ کرتا ہی تو خدا نے تعالیٰ فرماتا ہی کہ دیکھو اے ملائکہ اس بندہ نے پھر میرے سامنے تواضع کی گواہ رہو تم اس پر میں نے رحمت نازل کی اور حسب وقت واسطے دوسری رکعت کے اٹھتا ہی تو خدا نے تعالیٰ فرماتا ہی کہ اے ملائکہ گواہ رہو تم کہ اس نے میں نے ذلت کو اٹھایا اور عزت کے ساتھ بلند کرونگا حدیث میں ہی کہ جس قدر رکعتیں بندہ ادا کرتا ہی ہر رکعت میں خدا نے تعالیٰ اسے طرح فرماتا ہی اور حسب وقت تشہد اول و ثانی کے لئے بیٹھتا ہی تو اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہی کہ میری خدمت و عبادت کو تمام کیا اور بیٹھا ہی میری ثنا کے لئے اور روز و بخت ہا ہی میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر



پس میں ملکوت سموات و ارض میں البتہ اسکی شنا کرونگا اور روح پر رحمت بھیجے گا پس جبکہ درود بھیجتا ہی نماز میں اوپر آل محمد کے پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے بندہ میں بھی درود بھیجے گا تجھ پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا محمد و آل محمد پر اور انکی شفاعت کو تیرے حق میں قبول کرونگا اور جسوقت نماز کا سلام کرتا ہو تو خداے تعالیٰ اوپر سلام کرتا ہو اور ملائکہ بھی اُسپر سلام کرتے ہیں۔

(۵۴) حدیث فرمایا جناب اللہ نے کہ سلام بعد ہر نماز کے امان ہو مینے جو کوئی فرمان خدا و سنت پیغمبر صلعم کو بخشوع و خشوع بجالایا امان ہے اُسکو بلائے دنیا و عذاب آخرت سے۔

(۵۵) حدیث از اسرار الصلوٰۃ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ نماز میزان ہے جسے نماز کو پورا ادا کیا اُسے پورا ثواب پایا

## باب انیشواں اوقات و تعداد رکعات و فضائل نوافل و حکم قضاے نوافل میں

(۱) اوقات نوافل کے نوافل ظہر کا وقت اُسوقت تک ہو کہ جب تک نماز ظہر کی فضیلت کا وقت ہو بعد وقت فضیلت ظہر کے نافلہ ظہر کا وقت باقی نہیں رہتا اسکے بعد قضا ہو اور نافلہ عصر کا وقت بھی اُسوقت تک ہو کہ جب تک فضیلت عصر کا وقت باقی ہو بعد اسکے نافلہ عصر کی قضا ہو چنانچہ جناب شیخ زین الدین شہید ثانی علیہ الرحمہ شرح لمعہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ احادیث میں وقت نافلہ ظہر و عصر کا وقت فضیلت ظہر و عصر تک ہو یعنی بعد زوال غمس کے جب سایہ بقدر شاخص ہو اُسوقت تک نافلہ ظہر کا وقت ہے اور جب سایہ دوشل ہو جائے اُسوقت تک نافلہ عصر کا وقت ہے اور یہ قول قوی ہے اور فعل پیغمبر اللہ کے موافق ہے کہ نافلہ عصر کو قبل نماز عصر کے متصل بہ فریضہ



پڑھتے تھے من مؤلف وقت مذکور نوافل ظہر و عصر کا اُس جماعت علما کے نزدیک ہے کہ جو قیامت و قیامتین کے قائل ہیں اور جو ذراع و ذراعین کے قائل ہیں ان کے نزدیک یہ وقت نہیں ہے ملاحظہ ہوں احادیث از نمبر ۱۸ تا ۲۷ باب میں اور جناب صاحب ہذا رک علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ جناب محقق ابوالقاسم صاحب شرایع نے لکھا ہے کہ ایک قول یہ ہے کہ نافلہ ظہر و عصر کا وقت جب تک رہتا ہے کہ جب تک فریضہ ظہر و عصر کا وقت رہتا ہے ریضہ غروب شمس تک اور قائل اس قول کا معلوم نہیں ہے اور صاحب شرایع نے سوا شرایع کے جو دوسری کتاب انکی ہے اسی میں یہ تحریر نہیں کیا ہے اور نہ کسی علما نے اس قول کو نقل کیا ہے۔

من مؤلف قول مذکور ضعیف ہے سوائے صاحب شرایع کے اور کسی علما نے اسکو نہیں لکھا ہے ان جمیع علما کے نزدیک کہ جو قیامت و قیامتین کے قائل ہیں یہ ہی ہے کہ جس نماز کی فضیلت کا وقت جب تک باقی ہو اسوقت تک اسکے نوافل کا بھی وقت ہے اور بعد گزرنے وقت فضیلت کے نوافل قضا میں چنانچہ جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے کتاب جمل میں اور جناب شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ نے کتاب مبسوط و خلافت میں تحریر فرمایا ہے کہ وقت نافلہ ظہر کا زوال شمس سے یہاں تک کہ سایہ کے برابر ہو نہیں اسقدر زمانہ باقی رہے کہ فریضہ ظہر کو پڑھ سکے اور نافلہ عصر بعد فراغ ظہر کے یہاں تک کہ سایہ کے دو برابر ہونے میں اتنا وقت باقی رہے کہ جس میں نماز عصر پڑھ سکے۔

من مؤلف بعد ان اوقات کے نوافل ظہر و عصر قضا میں پس بعد اوائے فریضہ کے نوافل کی قضا بجا لائے اور نوافل مغرب کا وقت غروب شمس سے تا بقائے حریت مغربہ ہو بعد اسکے قضا ہو اور نوافل عشا کا وقت بعد زوال حریت مغربہ کے ثلاث شب تک ہے یعنی جب تک وقت فضیلت نماز مغرب عشا کا اسوقت تک نوافل بھی مغرب و عشا کے احاطہ میں اور بعد وقت فضیلت کے



پھر نوافل قضا میں۔ اور نوافل صبح کا وقت طلوع صبح صادق سے تا بقائے  
سفیدہ مشرق ہو اور بعد حرمیت مشرقیہ کے نوافل صبح کی قضا ہو۔

(۲) من مؤلف بعد گزر جانے وقت فضیلت نماز کے بھی اگر نوافل کو نیت  
قربت بجالائے کافی ہے پس اگر وقت فضیلت نماز ظہر کا گزر جائے اور ابھی نماز ظہر نہیں  
پڑھی ہو اور وقت ادائے نوافل و واجبہ دونوں کا ہو تو ایسی حالت میں اول نوافل  
ظہر کو بہ نیت قضا یا بہ نیت قربت بجالائے اسکے بعد نماز ظہر کو ادا کرے اس طرح بعد گزر جانے  
وقت فضیلت مغرب کے اول نماز مغرب کو ادا کرے اسکے بعد نوافل مغرب کو بہ نیت  
قضا یا قربت بجالائے یہ ہی حکم نماز عشا و نوافل عشا کا ہے اور اگر وقت فضیلت نماز صبح  
میں صرف دو رکعت کا وقت باقی ہو تو ایسی حالت میں اول نماز صبح بجالائیگا اسکے بعد  
نافل صبح بہ نیت قضا یا قربت بجالائیگا اور اگر وقت فضیلت نماز صبح کا گزر گیا اور آخر  
وقت میں بقدر ادائے نوافل و واجبہ کے وقت باقی ہو تو ایسی صورت میں اول دو رکعت  
نماز نوافل صبح بجالائے اسکے بعد نماز صبح ادا کرے۔

(۳) تعداد رکعات نوافل نماز واجبہ۔ نوافل ظہر کی آٹھ  
رکعت ہے دو دو رکعت کر کے قبل نماز ظہر کے یعنی اول نوافل ظہر کے بجالائے  
اسکے بعد نماز ظہر کی اور اس طرح آٹھ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے نوافل عصر کی ہے  
قبل نماز عصر کے۔ اور نوافل مغرب کی چار رکعت ہے دو دو رکعت کر کے بعد نماز  
مغرب کے اور نوافل عشا کی دو رکعت بیٹھ کر ہی بعد نماز عشا کے اور نوافل صبح کی  
دو رکعت ہے قبل نماز صبح کے

(۴) فضائل نوافل پنجگانہ

(۵) حدیث از وسائل الشیعہ ابان ابن قنبل نے جناب امام محمد باقر سے  
روایت کی ہے کہ فرمایا امام نے کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ کوئی بندہ میرے بندوں میں سے



کسی واجبات کے ساتھ تقرب (میرا) حاصل نہیں کرتا ہی مگر تقرب حاصل کرتا ہی بذریعہ نوافل کے حتیٰ کہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں پس جبکہ دوست رکھا میں نے اسکو پس میں بمنزلہ اسکے کان کے ہوں کہ جس سے وہ سنتا ہی اور میں بمنزلہ اسکی آنکھ کے ہوں کہ جس سے وہ دیکھتا ہی اور میں بمنزلہ اسکی زبان کے ہوں کہ جس سے وہ کلام کرتا ہی اور میں بمنزلہ اسکے ہاتھ کے ہوں کہ جس سے وہ کام کرتا ہی جو کچھ دعا کریگا مجھ سے میں اسکی دعا قبول کرونگا اور جو کچھ سوال کریگا اسکے سوال کو عطا کرونگا۔

(۶) حدیث ایضا موسیٰ بن بکیر سے کہ فرمایا جناب امام رضاء نے کہ نوافل سے ہر مؤمن کو تقرب باری تعالیٰ کا حاصل ہوتا ہی۔

(۷) حدیث ایضا فضیل نے کہا کہ فرمایا جناب امام محمد باقر نے کہ اَلَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَواتِهِمْ يُحَافِظُونَ سے مراد نماز فریضہ ہی پھر میں نے عرض کیا کہ آیہ اَلَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَواتِهِمْ دَائِمُونَ سے کیا مراد ہی فرمایا حضرت نے نوافل یعنی جو لوگ نوافل ہمیشہ ادا کرتے ہیں اسلئے یہ میں انکا ذکر ہو۔

(۸) حدیث ایضا محمد بن مسلم نے جناب امام محمد باقر سے روایت کی ہی کہ نماز بندہ کی مرتفع ہوتی ہی نصف یا ثلث یا ربع یا خمس پس مرتفع نہیں ہوتی مگر اسقدر کہ جسقدر اسنے توجہ قلب کے ساتھ ادا کی لہذا حکم کیا گیا نوافل کا تاکہ اتمام کر دے اسکا کہ جو نقصان ہوا ہی فریضہ میں۔

(۹) حدیث ایضا ابو بصیر نے کہا کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق نے کہ بہ تحقیق کہ نماز بندہ کی پہونچتی ہی درجہ قبولیت پر ثلث یا نصف یا تین ربع اور اسکا کتر بھی اور زیادہ بھی یعنی بقدر اسکے سہو کے معنی غفلت کے پس اس نقصان کو جو نماز واجبہ میں ہوا ہی اسکو نوافل تمام کرتی ہی پس میں نے کہا کہ نوافل کا ترک کرنا سزاوار نہیں ہو کسی حالت میں فرمایا حضرت نے ہاں۔



(۱۰) حدیث زرارہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ نماز نافلہ اس سبب سے قرار دی گئی ہے کہ نماز واجبہ میں جو نسا و واقع ہوا ہے اسکا تدارک نافلہ سے ہو جائے۔ **من مؤلف**۔ ظاہر امر اونداسد سے متوجہ نہ ہونا قلب کا خدا کی جانب کو ہر جس قدر نماز واجبہ بلا توجہ قلب ادا ہوئی اسقدر قبول نہ ہوگی پس اسکا اتمام نوافل سے ہوتا ہے۔

(۱۱) حدیث ایضاً جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ نے کتاب فصائل سے اس حدیث کو لکھا ہے کہ عبد اللہ بن مسلمان نے روایت کی ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ کس سبب سے جناب رسول خداؐ نے نوافل ظہر و عصر کو واجب کیا اور کس سبب سے زیادہ ترغیب دی وضوئے مغرب میں اور کس سبب سے چار رکعت نماز نافلہ مغرب کو واجب کیا اور کس سبب سے نماز آخر شب میں پڑھتے تھے اور اول شب میں نہیں پڑھتے تھے فرمایا حضرت نے کہ سبب تاکید فرائض کے کیونکہ اگر صرف چار رکعت نماز واجبہ ظہر کی ہوتی ہر آئینہ لوگ سمجھتی کرتے اور اُسکے ادا کرنے میں یہاں تک کہ اُسکی فضیلت کا وقت فوت ہو جاتا پس جبکہ سوائے فریضہ کے نوافل کو مقرر کیا گیا تو لوگ تمجیل کرینگے ادا سے نوافل میں پس نماز واجبہ یعنی ظہر کی عین فضیلت پر ادا ہوگی اسی طرح سے نوافل عصر ہے کہ وہ نوافل کو عین وقت پر پڑھینگے تو نماز عصر کی عین وقت فضیلت پر ادا ہوگی اور اسی طرح وضوئے مغرب ہے اور اسی طرح سے چار رکعت نماز نافلہ مغرب ہو اور اسی طرح سے نماز شب ہے آخر شب میں تاکہ جلدی کریں اُٹھنے میں نماز صبح کے لئے پس اس سبب سے نوافل شب و روز واجب کی گئی اس مقام پر جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ مراد وجوب ثبوت ہے یعنی لزوم یا استحباب مؤکد ہے۔

(۱۲) حدیث ایضاً محمد بن مسلم نے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کیا بخیر جناب امام جعفر صادقؑ کہ عمار سابطی نے آپ سے ایک روایت کی ہے فرمایا حضرت نے کہ وہ کیا ہے میں نے عرض کیا کہ یہ روایت کی ہے کہ نماز سنت (یعنی نوافل) واجب ہے



فرمایا کہ میں نے اس طرح بیان نہیں کیا میں نے یہ کہا کہ جو شخص نماز واجبہ پڑھے اُسکو جس قدر توجہ قلب کے ساتھ ادا کرے اُس قدر نماز پر اللہ تعالیٰ توجہ فرماتا ہے پس اکثر ہوتا ہے کہ نصف نماز اُسکی یا ربع نماز اُسکی یا ثلث نماز اُسکی یا خمس نماز اُسکی درجہ اجابت کو پہنچتی ہو لہذا نوافل کا حکم کیا گیا تاکہ تکمیل اُسکی کر دیوے کہ جو کچھ اُسکے فریضہ میں نقصان واقع ہوا ہو۔  
 من مؤلف یعنی جس قدر نماز درجہ اجابت کو نہیں پہنچی ہو اُسکی تکمیل نوافل سے ہو جائے۔  
 (۱۳۴) حدیث فرمایا جناب امام زین العابدین ؑ نے کہ نوافل کامل کرنے والی ہیں فرائض کی (یعنی بغیر نوافل کے فرائض ناقص ہیں) اسی وجہ سے نوافل سنت ماکدہ کی گئیں۔

(۱۳۵) حدیث از بخاری الا نوار جلد ۸ فرمایا جناب امام رضا ؑ نے کہ یہ تحقیق اللہ عزوجل نے واجب کیا لوگوں پر شب و روز میں سترہ رکعت کو (یعنی نماز واجبہ پنجگانہ) پس جو شخص اُنکو بجالائے خدائے تعالیٰ سوائے اُنکے اور کسی چیز کا سوال نہ کریگا اور جناب رسول خدا ؐ نے اُن رکعتوں پر (یعنی نماز واجبہ پر) دو برابر اُسکی رکعتوں کو (یعنی چونتیس رکعت نوافل شبانہ روز کو) زیادہ کیا تاکہ جو کچھ نقصان اُن سترہ رکعتوں میں واقع ہو بسبب نوافل کے اتمام اُسکا ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کثرت صوم و صلوٰۃ پر عذاب نہیں کرتا ہو مگر عذاب کرتا ہو خلاف سنت پر (یعنی ترک سنت پر مراد اس سے اس جگہ ترک نوافل ہی)۔

(۱۵) حدیث فرمایا جناب رسول خدا ؐ نے کہ جس نے نوافل کو سبک سمجھا اُسے سبک سمجھا جسکو۔

(۱۶) حدیث از اسرار الصلوٰۃ ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ کہا اُنھوں نے دیکھا میں نے علی بن اکسین ؑ کو کہ نماز پڑھتے تھے پس عبا ؑ کے دوست مبارک سے کہ گئی حضرت نے اُسکو نہیں اٹھایا جب تک کہ نماز سے فارغ نہیں ہوئے پس میں نے



حضرت سے اسکا سبب دریافت کیا حضرت نے فرمایا وائے ہو تجھ پر آیا جانتا ہی تو کہ میں کسے  
ساتھ کھڑا تھا بہ تحقیق کہ بندہ کی نماز قبول نہیں ہوتی ہی مگر اسقدر کہ جسقدر نماز میں  
رجوع قلب ہو پس میں نے عرض کیا کہ فدا ہوں آپ پر سے ہم ہلاک ہوئے پس فرمایا  
حضرت نے کہ ہرگز نہیں بہ تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے نوافل کو اسکا تمام کنندہ قرار دیا ہے۔  
(۱۷) حدیث ایضا فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعضی نمازین ایسی ہیں  
کہ نصف انکا اور ثلث انکا اور ربع انکا اور خمس انکا یہاں تک کہ دسواں حصہ انکا  
قبول ہوتا ہے اور بعضی نمازین ایسی ہیں کہ وہ پیٹھی جاتی ہیں جس طرح کہ لباس کھنڈ  
پیٹھا جاتا ہے (یعنی جلد جلد پڑھی جاتی ہیں) پس وہ نمازین نماز پڑھنے والے کے  
موت پر ماری جاتی ہیں بدرستیکہ نہیں ہی تجکو ثواب تیری نماز کا مگر اسقدر کہ  
جسقدر نماز میں حضور قلب کیا ہے۔

من مؤلف اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جسقدر حصہ نماز کا رجوع قلب کے  
ساتھ ادا کیا جاوے اسقدر حصہ نماز کا قبول ہوتا ہے اور اگر نماز کے کسی حصہ میں  
رجوع قلب نہیں ہوا تو وہ حصہ نماز کا قبول نہیں ہوتا۔

(الف) حدیث از دار السلام یہ حدیث طولانی ہے جس میں جناب میر نے بہت سے  
وصایا کیل پی زیادہ کو کئے ہیں منجملہ انکے یہ ہے کہ فرمایا جناب میر نے کہ ای کیل یہ کوئی

علہ رجوع قلب ایسا ہو کہ قلب اسکا سوائے باری تعالیٰ کے کسی طرف کو رجوع نہ ہو یا نہ کہ قلب میں  
امور دنیا میں سے کوئی امر داخل نہ ہو وے پس جسقدر نماز بغیر توجہ قلب کے ادا ہوئی جودہ قبول نہ ہوگی  
اسی کے اتمام کے لئے نوافل مقرر کئے گئے ہیں اب غور کرنا چاہیے ہماری نمازوں پر کہ غالباً تمام عمر میں ایک نماز  
کامل تو کیا ایک رکعت کامل بھی برجوع قلب و انہو کسی ہوگی پس اگر ہم نوافل و انکرین تو اتمام اسکا غیر ممکن ہے  
میں اپنی نسبت کتا ہوں کہ آج تک میرا ایک رکوع یا ایک سجدہ تک جیسا کہ چاہیے برجوع قلب ادا  
نہیں ہوا ثواب ایسی حالت میں اگر نوافل کو ادا نہ کیا جائے تو اتمام نماز کا کیسے ہو سکتا ہے ۱۲۔



خوبی نہیں ہو کہ تو نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور خیرات کرے بلکہ اصل خوبی یہ ہو کہ نماز بتوجہ قلب ادا ہو اس سبب سے کہ جو نماز بلا توجہ قلب کے ادا ہوتی ہو وہ قبول نہیں ہوتی اور جب نماز قبول نہ ہوئی تو کوئی عمل اسکا قبول نہیں ہوتا جس شخص کی ایک نماز بھی تمام عمر میں قبول نہ ہوئے تو اُسکے لئے اس سے زیادہ اور کوئی بات سخت نہیں ہو اور قلب گناہوں سے بچایا جائے۔

من مؤلف یہ حدیث تمام و کمال زاوا المؤمنین میں تحریر ہو چکی ہو اور رجوع قلب بالصلوة میں اکثر احادیث باب سؤلہ اسرار الصلوۃ میں تحریر ہو چکی ہیں لہذا اس جگہ مکرر انکی تحریر کرنیکی ضرورت نہیں ہو۔

### (۱۸) فضیلت و حکم قضائے نوافل۔

(۱۹) حدیث از جمال الصالحین فرمایا اُمّہ نے کہ جو شخص نوافل کی قضا بجالائے تو خدا نے تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہو اور ملائکہ سے فرماتا ہو کہ اسے ملائکہ دیکھو میرے بندہ کو جو عبادت میں نے اس پر فرض نہیں کی ہو اسکو قضا بجالاتا ہو گواہ رہو تم کہ تمام گناہ اُسکے بخش دئے میں نے۔

(۲۰) حدیث از وسائل الشیعہ ایک شخص نے حضرت موسیٰ بن جعفر سے عرض کیا کہ جو شخص سفر میں ہو اور نوافل کو ترک کرے اور اُسکا یہ قصد ہو کہ جب اقامہ کرے قضا پڑھے آیا اُسکے لئے تاخیر جائز ہو فرمایا کہ اگر وہ ضعیف ہو اور طاقت ادا کرنے کی نہیں رکھتا تو قضا کرے کہ اُسکو کافی ہے اور اگر قوت رکھتا ہے تو تاخیر نہ کرے (ادائے نوافل میں)۔

من مؤلف اس حدیث میں وہ نوافل مراد ہیں کہ جو سفر میں ماقط نہیں ہیں کہ جیسے نوافل صبح و نوافل مغرب و نوافل شب۔

(۲۱) حدیث از قرب الاسناد جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ ایک شخص نے جناب



امام موسیٰ کاظم سے عرض کیا کہ جس شخص پر نوافل قضا ہوں اور انکی تعداد بھول جائے اور وہ چاہے کہ انکی قضا پڑھے پس کس طرح پڑھے فرمایا حضرت نے کہ اسقدر پڑھے کہ جیسر گمان ہو جائے کہ جسقدر قضا تھی اُس سے زیادہ پڑھ چکا۔

(۲۲) از وسایل الشیعہ۔ ابی بصیر نے روایت کی ہے خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق نے کہ ترک کرنا فلاح مغرب کو سفر میں نہ حضرت میں اور نہیں ہی بحالت سفر تجھ پر قضا نافلہ ظہر و عصر کی اور پڑھ تو نماز شب اور اگر نہیں پڑھی ہی تو اسکی قضا کر۔

(۲۳) حدیث ایضاً معویہ ابن عمار نے روایت کی ہے خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ معویہ ابن عمار کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا بخد مت جناب امام جعفر صادق کہ سفر میں نوافل شب کی دن کے وقت قضا پڑھے حضرت نے فرمایا ہاں۔

(۲۴) حدیث ایضاً ابی یحییٰ حناط نے روایت کی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق سے بحالت سفر و رہارہ نوافل ظہر و عصر کے دریافت کیا فرمایا حضرت نے کہ اگر نافلہ صبح ہوتا سفر میں تو ہر آئینہ نماز واجبہ پوری ہوتی۔

من مؤلف اس حدیث سے یہ ثابت ہے کہ چونکہ نماز واجبہ ظہر و عصر کی قصر ہے لہذا نوافل اُسکے ساقط ہیں۔

(۲۵) حدیث ایضاً محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمہ نے باسناد روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن سنان نے حضرت امام جعفر صادق سے کی خدمت میں عرض کیا مجھ کو مطلع فرمائیے اُس شخص کے حال سے کہ جیسر نماز نوافل قضا ہوں اور اُسکو تعداد نوافل کی معلوم نہ ہو کہ کسقدر نوافل ترک ہوئے ہیں پس وہ شخص کیا کرے فرمایا حضرت نے کہ اسقدر کثرت سے پڑھے کہ وہ نہ جائے کہ میں نے کسقدر پڑھے ہیں پس گوتا اُسے نوافل کو ادا کیا بقدر اپنے علم کے بعد اُسکے راوی نے کہا کہ اگر وہ شخص قضا پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا فرمایا حضرت نے



کو اگر وہ شخص طلبِ معیشت ضروری میں (کہ جسکے ترک سے ضرر ہو) مشغول ہو یا یہ کہ برادرِ مؤمن کی حاجت روائی میں ہو (اس طرح کہ اگر اس وقت وہ حاجت روائی میں مشغول نہ ہو گا تو اسکی حاجت روائی نہ ہوگی) پس اس پر قضا نہیں ہو اور اگر وہ شخص کارہائے دنیا میں مشغول ہو پس اس پر قضا ہو چاہیے کہ قضا پڑھے اور اگر نہ پڑھیں گے تو ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت کے ساتھ کہ وہ استخفات کندہ اور اہانت کندہ اور ضایع کندہ حرمت جناب رسالت مآب کا ہی راوی نے عرض کیا کہ وہ بسبب کسی عذر کے ادا سے نوافل سے معذور ہو پس آیا کفایت کرتا ہے کہ وہ صدقہ دے پس حضرت نے تھوڑی دیر سکوت فرمایا بعد ازاں فرمایا کہ صدقہ دیوے راوی نے عرض کیا کہ کیا صدقہ دیوے فرمایا بالعیوض ہر دو رکعت نوافل روز کے ایک ہذا اور بالعیوض ہر دو رکعت نوافل شب کے ایک ہذا راوی نے عرض کیا کہ اسپر بھی قاصر نہیں ہو فرمایا کہ بالعیوض ہر چار رکعت نوافل روز کے ایک ہذا اور بالعیوض ہر چار نوافل شب کے ایک ہذا راوی نے عرض کیا کہ اسپر بھی قاصر نہیں ہو فرمایا کہ بالعیوض تمام نوافل روز کے ایک ہذا اور بالعیوض تمام نوافل شب کے

علاوہ یہ دونوں شرطیں معنی طلبِ معیشت ضروری اور حاجت روائی مؤمن کی اس شخص سے متعلق ہیں کہ جو شخص نوافل کے قضا پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا اور اگر قدرت رکھتا ہو تو نوافل کو ضرور ادا کریگا اس سبب کہ شرافت مذکور معذور معذور کے ساتھ ہیں نہ غیر معذور کے ساتھ اور اسپر میرا تقریر ہو کہ جس کام کو پانچ چہر منٹ کے لئے ملتوی کر کے نوافل کو ادا کر لیا جائے تو مدائے تعالیٰ اس کام میں ہرگز نقصان نہیں ہونے دیتا اسی طرح حاجت روائی مؤمن کی چند منٹ کے لئے ملتوی کر کے نوافل کو ادا کر لیا جائے اسکے بعد حاجت روائی مؤمن میں مصروف ہو تو بارِ تعالیٰ خود مدد و معاون اسکا ہو جاتا ہے اور جو شخص کسی کام میں ایسا مشغول ہو کہ اسکی وجہ سے نوافل کو بھی ترک کر دے تو وہ کام سراسیمہ کو نہیں پہنچتا اس سبب سے کہ اسنے باری تعالیٰ کو قاصر نہ سمجھا اگر وہ قاصر سمجھتا تو نوافل کو ترک نہ کرتا ۱۲۔ م سق



ایک بعد اسکے حضرت نے تین مرتبہ فرمایا کہ نماز افضل ہو۔ نماز افضل ہو۔ نماز افضل ہو۔  
یعنی بمقابلہ تصدق کے ادا کرنا نوافل کا افضل ہو۔

(۲۶) حدیث ایضاً ابی الحارث نے روایت کی ہو کہ کہا اُس نے کہ میں نے حضرت  
جناب امام رضا ع رضی اللہ عنہ کی چار رکعت نماز نافلہ مغرب کی سفر میں اسباب اس کے کہ  
اونٹ والا جلدی کرتا ہی چار رکعت نماز نافلہ مغرب کو زمین پر پڑھنا ممکن نہیں ہے  
پس میں اُسکو محل میں پڑھوں فرمایا حضرت نے کہ محل میں پڑھو۔

(۲۷) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ع نے کہ چار رکعت نوافل  
مغرب کو سفر و حضر میں ترک نہ کرو۔

(۲۸) حدیث ایضاً کہا ابی الفحاک نے کہ جناب امام رضا ع ہر چار رکعت  
نماز واجہہ کو سفر میں دو دو رکعت پڑھتے تھے مگر مغرب کی تین رکعت کو تمام پڑھتے  
تھے اور مغرب کے نوافل کو ترک نہیں کرتے تھے اور نماز شب اور نماز شفع اور  
وتر کو اور دو رکعت نافلہ صبح کو سفر میں اور حضر میں ترک نہیں کرتے تھے اور نوافل  
ظہر و عصر کو سفر میں نہیں پڑھتے تھے۔

(۲۹) من مؤلف جسطح اوقات فضیلت کا ترک کرنا عدا بلا عذر شرعی کے جائز نہیں ہے  
اسی طرح نوافل شبانہ روز کا بھی عدا ترک کرنا جائز نہیں ہے اور جسطح عدا اوقات فضیلت کا  
ترک کرنا عدا مواخذہ دار ہی اسی طرح نوافل کا بھی عدا ترک کرنا عدا مواخذہ دار ہی اور جسطح  
اوقات فضیلت پر نماز کے ادا کرنے سے نماز کو فوائد حاصل ہوتے ہیں اسی طرح نوافل کے بھی  
ادا کرنے سے نماز کو فوائد حاصل ہوتے ہیں فوائد و ثواب نوافل میں احادیث بکثرت میں خلاصہ بیان کیا ہے کہ سفر میں

علیٰ جو نوافل سفر میں قطعی ساقط ہیں ان کے بجالانے کی سفر میں ضرورت نہیں ہے اور جو نوافل  
سفر میں ساقط نہیں ہیں ان کے ترک کرنا کی اجازت نہیں ہے جو نوافل سفر میں ساقط نہیں ہیں وہ یہ ہیں  
نافلہ صبح و مغرب و نوافل شب۔ ۱۲ م سن



یا حضریں نوافل کے ترک کرنے کی اجازت نہیں ہی یہاں تک حکم ہو کہ سفر میں جو شخص سبب  
 ضعیف العمری اور ناطاقتی کے نوافل ادا نہ کر سکے تو قضا کرے (یعنی بعد ختم سفر کے ادا کرے)  
 اور اگر طاعت رکھتا ہی تو ادائے نوافل میں تاخیر کرے ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۱  
 باب ہذا اور نوافل مغرب کی نسبت ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۶ باب ہذا اور نوافل  
 صبح و شب وغیرہ کی نسبت ملاحظہ ہوں احادیث نمبر ۲۲ و ۲۳ و ۲۸ باب ہذا  
 یہاں تک حکم ہو کہ اگر تعداد نوافل کی بھول جائے کہ کس قدر قضا ہوئی ہیں تو ایسی  
 حالت میں اس قدر بجالائے کہ جسپر گمان ہو جائے کہ بمقابلہ قضا کچھ ملا زیادہ ادا کر چکا  
 ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۱ باب ہذا جس طرح نماز واجبہ کی قضا بجالانے کی تاکید ہی اس طرح  
 نوافل شبانہ روز کے قضا بجالانے کی بھی تاکید ہی اور سوائے نوافل شبانہ روز کے  
 اور کسی نماز سننی کے مثل نوافل شبانہ روز کے بجالانے کی احادیث میں تاکید  
 نہیں ہی انتہی یہ ہو کہ نوافل کا ترک کرنا بحالت عذر بھی جائز نہیں قرار دیا گیا ہے  
 چنانچہ راوی نے جناب امام جعفر صادق ع سے عرض کیا کہ اگر بسبب کسی عذر  
 کے ادائے نوافل سے معذور رہے فرمایا کہ بالعیوض ہر دو رکعت نماز نوافل کے  
 ایک مددے راوی نے کہا کہ اسپر بھی قادر نہیں ہی فرمایا کہ بالعیوض ہر چار رکعت  
 نوافل کے ایک مددے راوی نے عرض کیا کہ اسپر بھی قادر نہیں ہی فرمایا کہ بالعیوض تمام  
 نوافل روز کے ایک مددے اور بالعیوض تمام نوافل شب کے ایک مددے اس کے  
 حضرت نے تین مرحلہ فرمایا کہ نماز افضل ہی نماز افضل ہی نماز افضل ہی  
 یعنی نوافل افضل میں ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۵ باب ہذا۔ نوافل کے ادا  
 کرنے سے تین نفع ہیں اول تو نماز واجبہ کا اتمام اور کامل ہونا (ملاحظہ ہوں  
 حدیث نمبر ۱۲ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۷ باب ہذا ان احادیث کے موید اور کچھ احادیث میں  
 اس عذر میں وہ عذر مستثنیٰ ہو کہ جس میں بسبب قصر نماز کے نوافل ہر چار رکعتی کے ساقط ہیں



اور دوسرے تقرب باری تعالیٰ کا حاصل ہونا چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ کوئی بندہ کسی واجبات سے تقرب میرا حاصل نہیں کرتا مگر تقرب حاصل کرتا ہے بذریعہ نوافل کے ملاحظہ ہوں احادیث نمبر ۵ و ۶ باب ہذا اور تیسرے دنیا میں یہ نفع ہے کہ خدائے تعالیٰ اسکی دعا کو قبول فرماتا ہے اس سبب سے کہ اسنے ادا کیے نوافل پر وعدہ قبولیت دعا کا کیا ہے ملاحظہ ہو فقرہ اخیر حدیث نمبر ۵ باب ہذا اسپر اکثر ان صلحا کا تجربہ ہے کہ جو یا بند نوافل میں ہزار وظائف ایک طرف اور یا بندی نوافل کی ایک طرف یعنی اگر کسی شخص کو کوئی حاجت ہو تو وہ یا بندی نوافل کی اسطر چر کرے کہ دخول وقت فضیلت پر نوافل کو ادا کرے اور خدائے دعا طلب کرے ہرگز نہ نہیں ہوتی۔ نوافل شبانہ روز کی جو کیفیت اور مزا قلب کو حاصل ہوتا ہے اسکو کوئی شخص ہرگز ہرگز تحریر میں نہیں لاسکتا مثلاً جس شخص نے کبھی نکمیں چیز نہ کھائی ہو اور اسکو محض بیان سے تک کا مزہ بتلایا جائے تو کس طرح بتلایا جائے اور وہ کس طرح سمجھ سکتا ہے تا وقتیکہ وہ بذات خود تک کے ذائقہ سے واقف نہ ہو اسی طرح نوافل شبانہ روز کی حالت ہے کہ اسپر مداومت کرنے سے جو مزا قلب کو حاصل ہوتا ہے انکے سبب سے جو جو نعمات از قسم ترقی رزق و دفع فقر و تنگدستی و ترقی مدارج وغیرہ وغیرہ درگاہ باری تعالیٰ سے عطا ہوتے ہیں وہ ہرگز قلم سے ادا نہیں ہو سکتے اسکا اندازہ وہ ہی شخص کر سکتا ہے کہ جو یا بند نوافل شبانہ روز کا ہو ذرا اسی خاصیت نوافل کی یہ ہے کہ قلب مستغنی ہو جاتا ہے اور وہ شخص دست نگر کسی کا نہیں رہتا میرے خیال میں تو جو فضیلت نوافل شبانہ روز کی ہے وہ کسی نماز مستحب کی نہیں ہے اور جمیع علماء ائمہ کا بھی اسی پر اتفاق ہے کہ بعد نماز واجبہ کے کوئی نماز مستحب نوافل شبانہ روز کی فضیلت کو نہیں پہونچتی چنانچہ جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ زاد المعاد میں تحریر فرماتے ہیں کہ فضیلت میں بعد نماز واجبہ کے نوافل ہیں اور بعد نوافل کے نماز جعفر طیار ہے مگر افسوس کہ ہمارے مذہب اتنا عشری میں نماز جعفر طیار و دیگر نماز ہائے سنتی کو تو







اُسی کو ترک کر دیا جائے تو ایسے علم سے کیا نفع اور ایسے پیشمازی سے کیا فائدہ اور اگر بمقابلہ ایک ہزار مومنین کے ایک مومن یا بمقابلہ بیس پیشمازون کے ایک پیشماز یا بمقابلہ پچاس صاحبان علم کے ایک صاحب علم پابند نوافل پنجگانہ ہوا بھی تو اس سے نوافل کی ترقی نہیں ہو سکتی تا وقتیکہ جمیع پیشماز اور صاحبان علم اور صلحا اور اے نوافل کی جانب توجہ فرمایاں چنانچہ بعض پیشماز نوافل مغرب و عشا کو ادا کرتے ہیں تو انکو دیکھ کر بعض مومنین بھی نوافل مغرب و عشا کی پابندی کرتے ہیں اسی طرح اگر نوافل نماز صبح و ظہر و عصر کے بھی ادا کریں تو انکو دیکھ کر بعض مومنین بھی پابند نوافل مذکور کے ضرور ہو جائیں ہر مومن کو خصوصاً اُن مومنین کو کہ جنکو قابل پیشمازی کے خیال کیا جاتا ہے یا جو پیشمازی فرماتے ہیں نوافل کی پابندی لازم ہے اس سبب سے کہ جب ایسے ہی مومنین ایسے سنت مؤکدہ کو کہ جو متم صلوٰۃ ہو ادا کریں تو پھر کیا اسکے **علہ** ایک پیشماز نے مجھ سے فرمایا کہ نوافل مغرب کی تاکید زیادہ ہے اس وجہ سے ادا کی جاتی ہے اور نوافل ظہر و عصر کی اتنی تاکید نہیں ہے میں نے عرض کیا کہ میں اسکا مطالب نہیں سمجھا کہ آپ تاکید سے کیا مراد سمجھے ہیں فرمایا کہ نوافل مغرب کی سفر میں بھی قہر نہیں ہیں میں نے عرض کیا کہ چونکہ نماز مغرب کی سفر میں قصر نہیں ہے لہذا اسکے نوافل بھی سفر میں قصر نہیں ہے اسی طرح نوافل صبح کی بھی سفر میں قصر نہیں ہے اور نماز شب کی بھی سفر میں قصر نہیں ہے آپ نوافل صبح اور نماز شب کو کیوں نہیں ادا فرماتے اسکا تو جواب نہ دیا یہ فرمایا کہ نوافل ظہر کی مثل نوافل مغرب یا نماز شب کے تاکید نہیں ہے میں نے عرض کیا کہ احادیث میں جناب رسول خدا نے جان نماز شب کی تاکید فرمائی ہے اُسی کے ساتھ نوافل ظہر کی بھی تاکید فرمائی پس معلوم ہوا کہ قریب قریب نماز شب کے نوافل ظہر کی بھی فضیلت ہے یہ دوسری بات ہے کہ نوافل ظہر کے بسبب قصر ہونے نماز ظہر کے سفر میں ساقت ہیں الا حاضرین جس طرح نماز شب کا ادا کرنا اُس پر لازم ہے اسی طرح نوافل ظہر کا ادا کرنا بھی لازم ہے۔



اوا کر نیکابار ان لوگوں پر ہی کہ جنکو احادیث سے وقفیت نہیں ہی نوافل کے ادا کرنے سے  
یہ کیسا بڑا نفع ہو کہ اول تو خود نماز واجبہ انکی تمام و کامل ہونا نقص نہ رہے دوسرے جس قدر  
مؤمنین انکو دیکھکر پابندی نوافل کی کون تو وہ بھی ثواب میں داخل ہوتے رہیں اور پھر  
انے دوسرے لوگ اور پھر انے اور لوگ غرض کہ جب تک پابندی نوافل کا سلسلہ جاری  
رہے وہ بھی ثواب میں داخل ہوتے رہیں گے اور اسی طرح اگر کسی سے ترک نوافل کا سلسلہ  
جاری ہوا اور وہ جب تک قائم رہیگا تو وہ شخص بھی ضرور مواخذہ میں گرفتار رہیگا پس  
ہر مومن کو خصوصاً پیشمازون کو اور صاحبان علم کو نوافل کا ادا کرنا ضرور ہی اس سبب سے  
کہ ہر مومن پیشمازون کے اور صاحبان علم کے افعال کو مستحسن خیال کرتا ہی اس سے کوئی  
<sup>(فقہ حنفیہ صفحہ ۱۳۵)</sup>  
**حدیث** از تہذیب جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ فرمایا جناب  
رسو خدا ؑ نے جناب میرے سے کہ میں تمکو وصیت کرتا ہوں اس پر عمل کرنا پس تین مرتبہ فرمایا۔ لازم ہی تمکو نماز شب  
لازم ہی تمکو نماز شب لازم ہی تمکو نماز شب۔ بعد اسکے تین مرتبہ فرمایا۔ لازم ہی تمکو نوافل ظہر۔  
لازم ہی تمکو نوافل ظہر۔ لازم ہی تمکو نوافل ظہر۔

**حدیث** از وسائل الشیعہ جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ فرمایا جناب امام صادق ؑ نے کہ  
جناب رسو خدا ؑ نے جناب میرے کو وصیت فرمائی اور تین مرتبہ فرمایا۔ لازم ہے تمپر نوافل ظہر۔  
لازم ہی تمپر نوافل ظہر۔ لازم ہی تمپر نوافل ظہر۔ اور اسکی صراحت علما نے بھی کی ہو کہ آیا نوافل پنجگانہ  
میں سے یکے با دیگرے کون کون سے نوافل افضل ہیں چنانچہ جناب محمد حسن صاحب علی ائمہ مقامہ منہاج میں  
تحریر فرماتے ہیں کہ نوافل ظہر کی جمیع نوافل نماز واجبہ سے افضل ہیں اور بعد نوافل ظہر کے نافلہ صبح کی افضل ہی  
جمیع نوافل سے اور بعد نافلہ صبح کے نافلہ مغرب کی افضل ہی جمیع نوافل سے اور نافلہ عصر کے افضل ہی  
نافلہ عشا سے اور جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار الانوار میں بھی اسکی صراحت فرمائی ہی  
اور اگر جمیع احادیث و تفصیلات نوافل پر نظر ڈالکر اخذ کیا جائے تو انے انصافیت نوافل کی  
اسی طرح ثابت ہوتی ہی کہ جس طرح جناب محمد حسن صاحب علی ائمہ مقامہ نے صراحت فرمائی ہی



غرض نہیں کہ وہ فعل جو وہ اختیار کئے ہوئے ہیں حضرت رسان عقبی کا ہو یا نفع بخش ہو چنانچہ اکثر پیش نماز و صاحبان علم نے نوافل کو ترک کر دیا تو انکو دیکھ کر عام مؤمنین نے بھی خیال کر لیا کہ اگر ادا سے نوافل سے کچھ نفع ہوتا تو مولانا صاحب قبلہ خود ادا فرماتے اور اگر ترک نوافل سے کچھ نقصان آخرت کا ہوتا تو مولانا صاحب قبلہ ہرگز ترک نہ کرتے مگر یہ نہیں سمجھتے کہ مولانا صاحب قبلہ نے تو اپنی استراحت و آرام و امور دنیا میں خلل ڈال کر نماز واجبہ ہی کو ادا کر لیا تو بہت بڑا کام کیا نوافل کو کون ادا کرے انھوں نے تو چار رکعت نماز واجبہ کے رکوع و سجود میں جو کچھ زحمت فرمائی وہ بھی قہراً جبراً غالباً محض اس خیال سے کہ اگر نماز واجبہ بھی ادا نہ کریں تو کہیں لوگ بدگمان ہو کر پیچھے نماز کا پڑھنا اور دست بوسی کرنا نہ چھوڑ دیں جب چار رکعت نماز واجبہ ایسی بے رغبتی کے ساتھ ادا کی گئی تو اب بھلا اسکی آٹھ رکعت نوافل کون ادا کرے اور اگر یہ کہا جاوے کہ نماز واجبہ شوق کے ساتھ ادا کی جاتی ہے تو کیا وجہ ہو کہ اس نماز کے اتمام اور کامل ہونے کے لئے نوافل ادا نہیں کیا تین اس موقع پر کئی سبب خیال میں آسکتے ہیں۔

(اول)۔ یہ کہ یا تو ایسے لوگ کہ جو تارک نوافل ہیں نوافل کو متم صلوٰۃ ہی نہیں سمجھتے کہ جسکی وجہ سے عمدات ترک کرتے رہتے ہیں اگر درحقیقت ایسا ہی ہے تو گویا تکذیب کی احکام جناب رسول خدا ص کی اور جسے تکذیب کی احکام جناب رسول خدا ص کی اسنے تکذیب کی احکام خدا کی اور جسے تکذیب کی احکام خدا کی وہ شخص مواخذہ دار خدا کا ہے اور اگر نوافل کو متم صلوٰۃ سمجھا جاتا ہے کہ جیسا اعاذیث میں حکم ہے (ملاحظہ ہوں احادیث نمبر ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ باب ہذا) تو پھر نوافل کو کیوں ترک کیا جاتا ہے۔

(دویم)۔ یہ کہ یا نوافل کو شُبک سمجھ کر ترک کیا جاتا ہے اگر یہ صحیح ہے تو معاذ اللہ انھوں نے شُبک سمجھا جناب رسول خدا ص علیہ السلام یہ قاعدہ ہر شخص کا ہے کہ جسکی وقعت کی جاتی ہے اسکی ہر بات کی وقعت مد نظر ہوتی ہے یعنی جسکی وقعت اور عزت اور خوں ہمارے قلب میں ہے اس کے حکم کی تعمیل ہم سے بلا عذر ہوتی رہیگی



کو ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۱۵ باب ہذا اور جسے سبک سمجھا جناب رسول خدا کو اسنے سبک سمجھا  
خدا کو اور جسے سبک سمجھا خدا کو وہ شخص مواخذہ دار خدا کا ہو اور اگر سبک نہیں سمجھا جاتا  
تو پھر کیا وجہ ہو کہ نوافل کو ادا نہیں کیا جاتا۔

(سویم)۔ پایہ کہ بمقابلہ شغل امور عقبی کے شغل امور دنیا کے نزدیک عزیز ہیں کہ جنکی  
وجہ سے نوافل کو ترک کر کے کاربائے دنیا ہی میں مشغول رہنا اچھا سمجھتے ہیں یہاں تک  
کہ نوافل کی قنات تک ادا نہیں کرتے حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص کاربائے دنیا میں  
مشغول رہنے کی وجہ سے نوافل کو قضا کرے اور پھر اسکی قنات تک ادا کرے وہ شخص ملاقات  
کرے گا خدائے تعالیٰ سے ایسی حالت میں کہ وہ استحقاق کنندہ اور اہانت کنندہ اور

ضایع کنندہ حرمت جناب رسالت مآب ص کا ہو ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۵ باب ہذا  
پس ہر مومن کو لازم ہو کہ نوافل کی جانب توجہ کر کے نماز واجبہ کو معہ نوافل کے ادا  
کرے تاکہ نماز واجبہ کامل ہو جمیع اعمال میں نماز واجبہ افضل تر ہو احادیث میں آیا ہے  
کہ اول جسکا حساب لیا جائیگا وہ نماز واجبہ ہو پس اگر نماز قبول ہوئی تو اسکے کل اعمال بھی  
قبول ہونگے اور اگر نماز واجبہ قبول نہ ہوئی تو کوئی عمل اسکا قبول نہ ہوگا اسی نماز کے لئے طہارت  
اور اسی نماز کے اتمام اور کاملی ہونے کے لئے نوافل مقرر کئے گئے ہیں ورنہ کوئی ضرورت  
طہارت اور نوافل مقرر کرنے کی نہ تھی تو صحیح ہے کہ پیش نماز اور نیز دیگر مومنین کہ جو قابل  
اور جبکی عزت اور خوف قلب میں نہ ہوگا اسکے کہنے پر عمل اسطرح ہوگا کہ اس کان سے سنا اور

اس کان سے اڑا دیا پس دل ہلکوا اپنے قلب کی حالت درست کرنا چاہیے اور احکام خدا و  
رسول کا خوف کم سے کم اتنا تو کرنا چاہیے کہ جس طرح ہم اپنے کسی آقا کے حکم کا خوف کرتے ہیں  
حالانکہ آقا کے خوف سے خدا و رسول کا خوف بدرجہا زائد ہونا چاہیے۔

علامہ اسمین کوئی شک نہیں ہے کہ اسوقت تک جہاں تک عام مومنین کو طہارت ظاہر سے  
و قنیت ہوئی ہے یہ انھیں پیش نمازوں کی طہارت کا نتیجہ ہے کہ انکی پابندی کی وجہ سے عام مومنین



پیشنازی کے خیال کئے جاتے ہیں اور نیز علاوہ انکے اکثر مومنین کو طہارت ظاہریہ کی طرف توجہ زیادہ ہو بشرطیکہ یہ طہارت بھی کامل طور سے ہو تو صرف اس سے یہ نفع ہوگا کہ نماز واجبہ ادا ہو جائیگی اسبطح قرأت ہو کہ قرأت صرف شرط نماز ہی الا قبول ہونا نماز کا اسپر منحصر نہیں ہے قبولیت نماز کے شرائط اور میں منجملہ انکے ایک شرط یہ ہے کہ نماز واجبہ کو وقت فضیلت پر ادا کرنا دوسری شرط توجہ قلب کی ہے۔ انہیں سے وقت فضیلت کی پابندی تو ممکن ہے الا توجہ قلب کے ساتھ جیسا کہ چاہیے پوری نماز کا ادا ہو جائے تا قریب قریب غیر ممکن ہے اس سے واقف ہوئے حتیٰ کہ عورتیں تک واقف ہیں اسی سبب سے کہ جب انکے مرد واقف ہوتے تو انھوں نے عورتوں کو ہدایت کی اسبطح اگر نوافل کی پابندی ہوتی تو اسکی تاکید ہوتی تو عام مومنین اس کے پابند ہو کر عورتیں تک سکی پابند ہوتیں۔

**ع** احادیث میں آیا ہے کہ جو نماز وقت فضیلت پر ادا کی جائے اسکو ثواب اور کمال حاصل ہوتا ہے اور وہ نماز آسمان پر نوزانی جاتی ہے اور جو غیر وقت فضیلت پر ادا کی جائے وہ واپس ہوتی ہے قبول نہیں ہوتی۔

**ع** احادیث میں آیا ہے کہ جو نماز یا جسد رخصہ نماز کا بلا توجہ قلب کے ہو قبول نہیں ہوتا ملاحظہ ہو ان احادیث نمبر ۱۲ و ۱۶ و ۱۷ باب ہذا صریحی احادیث اسکے مؤید ہیں ملاحظہ ہو باب طہارت باطنیہ۔

**ع** توجہ قلب کے ساتھ پوری نماز کا ادا کرنا ائمہ علیہم السلام ہی کا کام تھا مگر اسپر بھی انھوں نے پابندی نوافل کی فرمائی اگر خود پابندی نوافل کی نفرت توجہ اور نوافل کی ایسی تاکید کرتے ہیں اب ہکو اپنی حالت دیکھنی چاہیے کہ ایک رکعت تک توجہ قلب انہیں ہو سکتی پس جب تک کہ تک توجہ قلب انہیں ہو سکتی تو پھر اسپر بھی نوافل کی پابندی عزمین تو اتمام نماز واجبہ کیسے ہو اور جب تک تمام نہ ہو تو ناقص ہی اور جب ناقص ہی تو کل نماز درجہ قبولیت کو نہ پہونچگی میں نے یہ اپنی حالت لکھی ہے سچ تو یہ ہے کہ اتنی عمر میں آج تک مجھ سے ایک مسجد یا رکوع تک بھی توجہ قلب جیسا کہ چاہیے ادا نہ ہو سکا تو پھر ایسی صورت میں نوافل کو ادا نہ کیا جائے تو اتمام نماز کا کیسے ہو اور جب تک جیسے تمام نماز کا منحصر ہو عدا ترک کیا گیا تو وہ اس مواخذہ سے بری الذمہ نہیں ہو سکتا کہ اس نے نماز کو تمام و کامل کیوں نہیں کیا اس سبب کہ جب احادیث متواترہ ثابت ہو کہ نماز کا تمام اور کامل ہونا نوافل پر منحصر ہے تو نوافل کو عدا اس نے کیوں ترک کیا۔



پس جب قدر نماز توجہ قلب کے ساتھ ادا ہوئی ہو اسی قدر قبول ہوتی ہے اور جب قدر نماز بلا توجہ قلب کے ادا ہوئی ہو وہ وجہ قبولیت کو نہیں پہنچتی لہذا اپنے نقص کے رفع ہونے کے لئے جناب سوخذائے نوافل کو مقرر فرمایا تاکہ نوافل سے تمام نماز واجبہ کا کہ جب قدر بلا توجہ قلب کے ادا ہوئی ہو ہو جائے اور وعدہ فرمایا اور حکم دیا کہ جو نماز واجبہ نوافل کے ساتھ ادا کی جائے وہ نماز نوافل سے تمام اور کامل ہو جاتی ہے یعنی ناقص نہیں رہتی پس جو شرائط قبولیت نماز کے ہیں وہ جب تک پورے ادا نہ کئے جائیں امید قبولیت نماز کی نہیں ہو سکتی اور جب تمام عمر میں ایک نماز بھی قبول نہ ہوئی تو اس سے زیادہ اور کیا سخت تر بات ہوگی حدیث میں آیا ہے کہ ایک فرشتہ خاص نماز ہی پر مامور ہے کہ وہ نماز کو آسمان پر لیجاتا ہے اور جب وہ نماز کسی نقص کی وجہ سے قبول نہیں ہوتی تو واپس لے آتا ہے پس حسب طہارت ظاہر یہ کی جانب توجہ ہی اسی طرح تمام نماز کی جانب بھی کامل توجہ ہونا چاہیئے یعنی نماز واجبہ کو مع نوافل کے ادا کرنا چاہیئے تاکہ نماز ناقص نہ رہے کامل اور تمام ہو جائے اور یہ عذر کہ نماز تو ہم نے ادا کر دی اب قبول کرنا نہ کرنا خدا کے اختیار ہی ٹھیک نہیں ہے اس سبب کہ مثلاً کوئی شخص نماز واجبہ کو ان شرائط میں سے کہ جو باعث بطلان نماز ہیں کسی شرط کے ساتھ ویرہ و دانستہ ادا کرے اور پھر یہ کہے کہ ہم نے نماز تو ادا کر دی اب خدا کو اختیار ہی تو ایسا شخص موصوفہ نماز سے بری الذمہ نہیں ہو سکتا اس سبب کہ اس نے اس شرط کے ساتھ کہ جو باعث بطلان نماز تھی نماز کو کیوں ادا کیا اسی طرح جو شخص نماز واجبہ کو ان شرائط کے ساتھ کہ جو شرائط قبولیت نماز کے ہیں بجا نہ لائے اور اسکے بعد وہ یہ کہے کہ ہم نے نماز تو ادا کر دی اب قبول کرنا نہ کرنا خدا کا اختیار ہی تو ایسا شخص اس بارے کہ جو قبولیت نماز کے مقرر ہو چکے ہیں سبکدوش نہیں ہو سکتا اس سبب کہ جب شرائط قبولیت نماز کے حکم باری تعالیٰ جناب ائمہ علیہم السلام نے مقرر فرمادی تو پھر ان شرائط کو کیوں بجا نہ لایا اور جب شرائط قبولیت نماز کے ادا نہ ہوئے تو نماز قبول نہ ہوگی اور جب نماز قبول نہ ہوئی تو اس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا پس ایسے شخص کا نتیجہ ہر شخص نکال سکتا ہے کہ کیا ہوگا جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ کہ علماء جلیل القدر امامیہ سے ہیں صدائق میں تحریر فرماتے ہیں خلاصہ اسکا یہ ہے کہ جو اخبار و احادیث اس شخص کی نماز کے کہ حسین توجہ قلب نہ ہو عدم قبولیت پر دلالت کرتے ہیں درودہ احادیث جن میں



یہ ارشاد ہو کہ نماز قبول نہ ہوگی مگر اسقدر کہ جسقدر توجہ قلب کے ساتھ ادا ہوئی ہو اور نیز دیگر احادیث کہ جنہیں یہ ذکر ہو کہ شارب یا بخیر کی نماز چالیس روز تک قبول ہوگی اور بندہ اگر نیت کی نماز جب تک اسے آقا کے پاس آئے قبول نہ ہوگی (اور ملاحظہ ہوں احادیث میں مذکور ہے حاشیہ) پس مفاد ان احادیث کا یہ ہے کہ قبولیت کامل درجہ پر نہ ہوگی باین معنی کہ انہیں فی الجملہ استحقاق قبولیت کا اور ثواب کا ہرگز کامل نہیں یا ان احادیث کا یہ مفاد ہے کہ بالکل ہی نماز قبول نہ ہوگی اور کچھ بھی ثواب نہ ملے گا۔ یہیں اختلاف ہو بعض علماء رضوان اللہ علیہم کے کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مفاد اخبار کا قول اول ہے کیونکہ جب نماز کی صحبت تسلیم کر لی گئی اور پھر تکلیف اسپر باقی نہ رہے تو یہ بات اس کے ثواب کے حاصل ہونیکے لئے مستلزم ہے اور بعض علماء کا یہ قول ہے کہ نماز بالکل ہی قبول ہوگی اور ثواب نماز کا بھی کچھ نہ ملے گا اور یہ بات کہ نماز برأت حال و باقی ہو اور صحیح سمجھی جاتی ہے یہ دوسری چیز اور قبولیت عبادت کی دوسری بات ہے ان دونوں میں کوئی تلازم نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ نماز صحیح ہو اور اسپر سے تکلیف ساقط ہو اور قبول نہ ہو چنانچہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کا یہ قول ہے کہ شیخ بہائی علیہ الرحمۃ کا میلان بھی اسی طرف ہے

علاوہً مثلاً جیسے یہ احادیث ہیں حدیث از بخارا لاوار فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو شخص ایک نذر دھرم کا کھائے چالیس شب تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ چالیس روز تک دعا قبول ہوتی ہے۔

حدیث ایضاً ابن عمر نے روایت کی ہے جناب امام جعفر صادق سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جس شخص پر والدین ظلم کرتے ہوں اور وہ شخص والدین پر نظر تند سے یعنی غضب کی نظر سے دیکھے تو مدائے قانی اس کی نماز کو قبول نہ کرے گا۔

حدیث از کافی فرمایا جناب امام جعفر صادق نے کہ جو عورت ایسی حالت میں ایک شب بسر کرے کہ شوہر اس کا اس سے ناراض ہو اس کی نماز قبول نہ ہوگی جب تک کہ شوہر اس سے راضی نہ ہو۔

من مؤلف۔ ان احادیث سے اور نیز جعفر را حدیث اس قسم کے وارد ہیں جنہیں صاف ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی اس بارہ میں بعض کو یہ توہم ہوا ہے کہ اگر نماز قبول نہ سمجھی جائے تو انہیں فضا لازم ہونا چاہیے اس کا جواب یہ ہے کہ فضا اس وقت لازم ہونا چاہیے کہ جب نماز باطل ہو یعنی نماز شرائط بطلان نماز میں سے کسی شرط کے ساتھ ادا ہو اور یہ امور شرائط بطلان نماز سے خارج ہیں جس جہت امور شرائط بطلان نماز سے خارج ہیں تو



من مغلط جانتا غور کیا جاتا ہو مفاد احادیث و لیسایہ نہ نکلتا ہو کہ جیسا جناب سید رضی علیہ السلام الدینی و جناب شیخ بہائی وغیرہ علمائے رضوان اللہ علیہم نے سمجھا ہوا اور اگر ان احادیث سے یہ مطلب نکالا جائے کہ نماز قبول ہوتی ہو مگر قبولیت و ثواب کا درجہ کامل نہیں ملتا کہ جو توبہ طلب کرے اسے حاصل ہوتا ہو تو ایسی صورتیں وہ اندیشہ اور خوف کہ جو عدم قبولیت نماز سے پیدا ہوتا ہو باقی نہیں رہتا اس سبب کہ اگر درجہ قبولیت ثواب کا مل کا نہ ملا مگر درجہ ادنیٰ تو قبولیت ثواب کا حاصل ہو جاتا ہو میں جب یہ گاہ بار تعالیٰ سے درجہ ادنیٰ ہی قبولیت ثواب کا حاصل ہو گیا تو پھر کسی اندیشہ اور خوف عدم قبولیت کا باقی نہیں رہا کیونکہ اندیشہ اور خوف تو نماز کی عدم قبولیت ہی میں ہوا کیلئے کہ حدیث میں آیا ہو کہ اگر نماز قبول ہوئی تو دیگر اعمال خیر بھی قبول ہونگے اور اگر نماز قبول نہ ہوئی تو کوئی عمل

(فقہیہ مائتہ صفحہ ۴۱) نماز کی قضا لازم نہیں ہوا کیلئے کہ نماز باشرائط صحت نماز ادا ہو گئی اگرچہ وہ نماز شرائط عدم قبولیت نماز میں کسی شرط کے ساتھ ادا ہوئی تو پھر قضا اہم نہیں ہو مثلاً کسی شخص نے نماز ادا بعد از شرعی کے وقت فضیلت نماز واجبہ کا ضابطہ کر کے آخر وقت پر نماز کو پڑھا تو ایسی صورت میں اس نماز کی قضا نہیں ہو یا البتہ وہ نماز اس کی قبول نہ ہوگی ملاحظہ ہوں احادیث مندرجہ بالا و مائتہ فضیلت نماز اس تصور میں کہ اسے عداوت و فضیلت کو ضابطہ کیا اس طرح نماز ان لوگوں کی کہ جنکا ذکر احادیث مذکور میں ہی قبول نہ ہوگی ان تصورات کی وجہ سے کہ جنکا ذکر احادیث مذکور میں ہی مگر قضا اہم نہیں ہو اسلئے کہ یا سور شرائط بطلان نماز سے خارج ہیں عبادت کا ادا ہونا دوسری بات ہے اور اس کا قبول ہونا دوسری بات ہے انہیں کوئی تلازم نہیں ہے یعنی یہ کہ عبادت کا قبول ہو جانا لازم ہی ہو ممکن ہے کہ قبول نہ ہو یہ ہی قول جناب سید رضی علیہ السلام الدینی وغیرہ علمائے رضوان اللہ علیہم کا ہے اور جیسا کہ بعض نے سمجھا ہے کہ نماز شارب الخ وغیرہ کی ملاحظہ ہوں احادیث مندرجہ بالا قبول ہوگی مگر درجہ کامل قبولیت کا نہ ملے گا ایسا ہی سمجھا جاتا تو پھر کوئی خوف و اندیشہ عدم قبولیت نماز کا باقی نہیں رہتا اسلئے کہ نماز تو قبول ہو گئی گو کسی وجہ پر ہو اور جب نماز قبول ہو گئی تو دیگر اعمال بھی ضرور ہی قبول ہونگے کیونکہ قبولیت دیگر اعمال کی صرف قبولیت نماز پر منحصر ہے لہذا ایسی صورت میں وہ خوف جو عدم قبولیت نماز کو پیدا کرتا ہے نہیں رہتا اور جب شرب خمر اور خوردن اشیاء حرام عبادت میں دوبارہ عدم قبولیت کوئی نقصان پہونچا یعنی عبادت قبول نہ ہو گئی گو کسی وجہ پر ہو تو پھر ان گناہوں کوئی سخت اندیشہ نہ رہا حالانکہ ایسے گناہوں میں بے شرب خمر اور خوردن اشیاء حرام میں جو سخت تر اندیشہ اور خوف ہے وہ یہ ہی ہے کہ قطعاً نماز کا قبول نہ ہونا اور دعا کا قبول نہ ہونا احادیث مذکور میں لفظ



اُسکا قبول نہ ہوگا جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ اسرار الصلوٰۃ میں دربارہ توجہ قلب خوب  
تحریر فرماتے ہیں خلاصہ اُسکایہ ہو کہ بُخ کر لینا اپنا غا ز میں یہ مثال توجہ قلب کی ہے  
رنہ توجہ قلب بلکہ توجہ قلب سے مراد یہ ہے کہ قلب سوائے خدا کے کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہو  
پس اگر توجہ قلب کی خدا کی طرف نہ کرے گا تو گویا اُس نے خدا کی طرف سے اپنے قلب کی پشت  
کر لی پس شک نہیں ہے کہ ایسا بندہ ذلت و خواری کا مستحق ہے اور فیض سے محروم رہنے کا  
چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ بدستیکہ اللہ تعالیٰ تمھاری صورتوں کی طرف نظر نہیں فرماتا بلکہ  
تمھارے قلوب کی طرف دیکھتا ہے۔

من مؤلف عبارت مذکور تفصیل کے ساتھ نمبر ۱۲۳ باب سؤلہ میں تحریر ہو چکی ہے  
(تبیہ حاشیہ صفحہ ۴۴) نہیں ہیں کہ نماز کامل طور پر قبول نہ ہوگی اگر یہ الفاظ ہوتے تو بیشک یہ  
سمجھا جاسکتا تھا کہ انکی نماز کامل طور پر قبول نہ ہوگی بلکہ درجہ اولیٰ پر احادیث میں یہ ہی  
الفاظ ہیں کہ نماز قبول نہ ہوگی پس ایسی صورت میں خواہ مخواہ توجہات مذکور کے پیدا کرنیکی ضرورت نہیں ہے  
ہاں البتہ یہ بات اُنکے فائدہ کی ہے کہ جو شراب اور سبذی وغیرہ پیتے ہوں اور رزق حرام کھاتے ہوں کیونکہ گو  
اسکی سزا آتش و دوزخ ہے مگر عبارت تو قبول ہے گو کسی درجہ پر ہو حالانکہ شراب اور نیز دیگر اشیاء حرام کے  
کھانے سے نماز قبول نہیں ہوتی چنانچہ عدم قبولیت کا ثبوت یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی دعا بھی قبول نہیں  
ہوتی پس جب دعا قبول نہیں ہوتی تو نماز کیسے قبول ہو سکتی ہے حتیٰ کہ تو بہ تک قبول نہیں ہوتی اسی  
سبب سے ایسے لوگوں کے لئے شرائط توبہ میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اول اپنے اُس گوشت پوست کو جو  
اشیاء حرام سے پیدا ہوا ہے باندھ گھولادے اُسکے بعد توبہ کرے اور اگر یہ کہا جائے کہ جب نماز کی صحت  
تسلیم کر لی گئی اور پھر تکلیف اس پر باقی نہ رہی لہذا یہ بات اُسکی قبولیت کے حاصل ہونے کے لئے  
کافی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ تکلیف کا باقی نہ رہنا صرف نماز کے صحت ادا ہو جانے پر ہی نہ قبولیت پر  
مکمل ہے کہ نماز بہ صحت ادا ہو جائے مگر قبول نہ ہوا لہذا اللہ اسکو تفصیل کے ساتھ زاد المتقین  
میں بشرط یاد تحریر کیا جائیگا۔ ۱۲



اور جو احادیث اس بارہ میں ہیں کہ نماز قبول ہوگی تو اُس کے دیگر اعمال بھی قبول ہونگے اور اگر نماز قبول نہ ہوئی تو کوئی عمل اُس کا قبول نہ ہوگا انہیں کوئی تخصیص قبولیت درجہ کامل کے نہیں ہے  
گو کسی درجہ پر قبول ہو درجہ اعلیٰ ہو یا اوسط ہو یا ادنیٰ ہو صرف غرض قبولیت نماز سے ہی  
اور ہر سہ درجات میں بھی قبولیت کے درجات ایک سان نہیں ہیں علیحدہ علیحدہ ہیں جیسا درجہ  
ہوگا اُسی درجہ پر اُسکی قبولیت ہوگی مثلاً درجہ کامل توجہ قلب کا ہو پس مثلاً ایک شخص نے  
کہ جسکو ہر طرح کا اطمینان قلب حاصل ہو نماز توجہ قلب والی اور دوسرے ایسے شخص نے  
کہ جسکو بسبب عُشرت اور نیتِ معاش کے سبب سے انکارات ہیں نماز توجہ قلب والی  
اگرچہ دونوں کی نماز باعتبار رکوع و سجود و توجہ قلب کے ایکساں ہو مگر بمقام شخص اول کے  
شخص ثانی کی نماز کا درجہ بڑھا ہوا ہو اسی طرح درجہ اوسط و درجہ ادنیٰ کی کیفیت ہے  
پس جو نماز قبول نہ ہوگی اُسکے صلہ ملنے کے بھی امید نہیں ہو سکتی مثال سکی یہ ہو کہ مثلاً  
ایک شخص نے کوئی تحفہ کسی بادشاہ دینا کے رو پر و پیش کیا پس اگر بادشاہ نے اُسکو قبول کر لیا  
تو جس درجہ کا وہ تحفہ ہوگا اُسی درجہ کا اُسکو صلہ دیا جائیگا اور اگر قبول نہ کیا واپس کر دیا تو  
اُس شخص کو اُس تحفہ کا کچھ صلہ نہیں مل سکتا اور نہ اُس شخص کا یہ استحقاق ہو سکتا ہو کہ وہ اُس  
تحفہ کا کہ جسکو بادشاہ نے قبول نہیں کیا صلہ طلب کرے اسلئے کہ صلہ تو تحفہ کی قبولیت پر  
مختص ہو نہ عدم قبولیت پر اسی طرح نماز ہو کہ اگر درگاہِ باری تعالیٰ میں درجہ قبولیت کو پہونچ گئی  
تو جس درجہ پر اُسکی قبولیت ہوئی ہو اُسی درجہ کا اُسکو ثواب ملیگا اور اگر نماز قبول نہ ہوئی  
واپس کر دی گئی تو کوئی صلہ اُسکا نہیں مل سکتا یہ ہی قول جناب سید مرتضیٰ علم الہدی وغیرہ  
علما سے رضوان اللہ علیہم کا ہے اب رہی یہ بات کہ ایسی نماز کہ کچھ توجہ قلب کے ساتھ اور کچھ  
عدم توجہ قلب کے ساتھ ادا ہوئی ہو تو جس قدر نماز بلا توجہ قلب کے ادا ہوئی ہو آیا مستقدر  
نماز بھی اُسکے ساتھ قبول ہوگی یا نہیں اسکی نسبت جہاں تک احادیث پر غور کیا جاتا ہے  
اوس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اوستقدر نماز (یعنی جس قدر نماز عدم توجہ قلب کے ساتھ







شک نہ تھا اس سبب سے کہ ہم سے پوری نماز نہ توجہ قلب کے ساتھ ادا ہوتی اور نہ قبول ہوتی اور جب نماز ہی قبول نہ ہوتی تو ہمارے دیگر اعمال بھی قبول نہ ہوتے اور جنکے قلوب ایسے روشن و صاف تھے کہ جبکی نماز تمام و کمال توجہ قلب ادا ہوا کرتی تھی انھوں نے بھی نوافل کو ترک نہیں کیا یعنی جناب امہ صلوات اللہ علیہم اجمعین بھی نوافل کو ادا کرتے چلے آئے اگر نوافل کے ادا کرنے سے نفع نہ تھا تو انکو کوئی ضرورت نوافل کے ادا کرنے کی نہ تھی پس جبکی تمام و کمال نماز توجہ قلب ادا ہوتی تھی انھوں نے بھی نماز واجبہ کو مع نوافل ہی کے ادا کیا تو پھر ہمارا نوافل کا ادا نہ کرنا تو گویا خود ہی نقصان کا گوارا کر لینا اور اپنے کو ہلاکت میں ڈال دینا ایسی چنانچہ ایسی ہلاکت سے بچنے کے لئے نوافل مقرر کی گئیں۔ جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ نے اسرار الصلوۃ میں جو حدیث پر روایت ابو حمزہ ثمالی تحریر فرمائی ہے کہ جس میں جناب امام زین العابدین ؑ نے فرمایا کہ نماز قبول نہیں ہوتی مگر اس قدر کہ جس قدر نماز میں رجوع قلب ہو پس ابو حمزہ ثمالی نے عرض کیا کہ ہم تو ہلاک ہوئے فرمایا حضرت نے ہرگز نہیں یہ تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے نوافل کو اس کا اتمام کنندہ قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو حدیث مذکور نمبر (۱۶) باب ہذا۔ اور ہنگام مذکورہ فضیلت نوافل کی ایک پیش نماز صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ جس طرح نماز جعفر طیار وغیرہ وغیرہ سب میں اسی طرح نوافل بھی ہیں پس اگر نماز جعفر طیار وغیرہ کو پڑھا جائے تو اب حاصل ہوگا اور اگر نہ پڑھا جائے تو کچھ نقصان نہیں اس طرح نوافل کو پڑھا جائے تو اب ہر نہ پڑھا جائے تو کوئی ہرج نہیں ہیں نے عرض کیا کہ جناب عطاء صاحب بھلا نوافل سے اور نماز جعفر طیار وغیرہ سے کیا مقابلہ ہو سکتا ہے آپ غور فرمائیے کہ نماز جعفر طیار وغیرہ سے نماز واجبہ کو کوئی نفع حاصل نہیں ہوتا اور نوافل شبانہ روز سے نماز واجبہ کو نفع حاصل ہوتا ہے کہ نوافل کی وجہ سے نماز واجبہ اتمام کو پہنچتی ہے اور کامل ہو جاتی ہے اور اگر نوافل کو ادا نہ کیا جائے تو نماز واجبہ ناقص رہتی ہے



اسی سبب سے نوافل کے قضا کی بھی تاکید فرمائی گئی ہو ملاحظہ ہوں احادیث اور چرنمہ  
 نماز جعفر طیار وغیرہ سے نماز واجبہ کو کوئی نفع حاصل نہیں ہوتا لہذا ایسی نمازوں کی  
 تاکید مثل نوافل کے نہیں کی گئی ادا کیجیے تو ثواب ہو نہ ادا کیجیے تو کوئی نقصان نہ  
 واجبہ کو نہیں پہنچتا پس اب ملاحظہ فرمائیے کہ نوافل کے مقابلہ میں کوئی نماز مستحبی  
 ہو سکتی ہو اس پر مولانا صاحب خاموش ہوئے افسوس کہ اسی قسم کے پیشنازوں نے ترک  
 نوافل کا رواج قائم کر دیا مولانا صاحب قبلہ نے تو بسبب عدم شوق عبادت وغیرہ کے نوافل  
 کو ترک کیا اور مؤمنین نے یہ سمجھا کہ مولانا صاحب نے مستحب ادا کیا لہذا ہم بھی اسی طریقہ پر  
 چلین یہ نہ سمجھے کہ مولانا صاحب نے ایک ایسی سنت موکدہ کو ترک کیا کہ جو متم صلوٰۃ واجبہ  
 اور باعث خوشنودی پروردگار اور باعث حصول تقرب باری تعالیٰ تھی پس جو پیشناز  
 یا صاحب علم تارک نوافل ہو تو اسکو دیکھ کر ہلکا کرے لازم نہیں بلکہ ہم بھی نوافل کو ترک کر دین  
 اپنے اپنے فعل اپنی اپنی جزا میں نے کسی پیشناز کو آج تک وعظ میں بھی فضیلت اور فوائد  
 نوافل کے اور اسکے ترک کے نقصانات بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا وجہ اسکی یہی ہو  
 کہ وہ خود نوافل کے پابند نہیں ہیں تو ایسی حالت میں اگر ادائے نوافل کے فوائد اور  
 اسکے ترک کے نقصانات بیان کئے جائیں اور اسوقت کوئی یہ کہدے کہ پھر آپ کیوں  
 نہیں پابندی فرماتے تو اسکا کیا جواب دے سکتے ہیں مجھ سے اکثر پیشنازوں سے اور  
 صاحبان علم سے معاشرت رہی مگر میں نے تو انہیں سے اکثر کو مثل معمول کے خالی ہی  
 پایا جب دیکھے امور دنیا کو خوب عمدگی کے ساتھ انجام دیتے ہیں اور عقبی کی جانب کچھ بھی  
 توجہ نہیں جس طرح عشق امور دنیا کا ہو اس طرح اگر عشق امور عقبی کا ہو تو ضرور امور  
 عقبی بھی توجہ کے ساتھ کئے جائیں اگر زیادہ نہیں تو امور عقبی کی جانب اتنی توجہ  
 عا نماز ہائے مستحبہ میں سوائے نوافل شبانہ روز کے اور کسی نماز کا مثل نماز عیدین وغیرہ  
 کے قضا کے ادا کرنے کا حکم نہیں ہے۔



ہونا چاہیے کہ جتنے امور دنیا کی جانب ہو مگر افسوس امور عقبی پر اتنی بھی توجہ نہیں ہو اور امور عقبی کا اتنا بھی عشق نہیں کہ جتنا امور دنیا کا ہو چنانچہ فی زمانہ ایک حقہ پینے کا شوق ہو پیشنازی یا غیر پیشنازی کے حقہ کو ملاحظہ فرمائے کہ جیسا حقہ ہوگا اسی کے مطابق اسپرینچہ بھی ہوگا اور جیسا بیچہ ہوگا اسی کے موزون اسپرینچہ بھی ہوگی اور گتہ بھی بیچہ کا حقہ کے موافق بندھا ہوا ہوگا اور آواز بھی درست اور ٹھیک آتی ہوگی غرض کہ حتی الامکان حقہ میں کوئی سقم نہ رکھا جائیگا اور ہر طرح سے اسکو کامل اور تمام کر دیا جائیگا پس اسی طرح اگر نماز واجبہ کا عشق ہو تو کیا نماز واجبہ کے نقصان رفع ہونے کے لئے اور اس کے تمام اور کامل ہونے کے لئے ذوالنفل کو ادا نہیں کر سکتے ضرور ذوالنفل کو بھی ادا کر سکتے ہیں مگر چونکہ عشق حصول عقبی نہیں ہو لہذا مجبور ہیں اسی طرح لباس کو ملاحظہ فرمائیے کہ لباس کے قطع اور وضع اور سلامتی میں بھی کوئی سقم اور نقصان نہ رہنے دینگے اس خیال سے کہ اگر حسب قاعدہ درست نہ ہوگا تو لوگ اعتراض کرینگے صرف لوگوں کے اعتراض کے اندیشہ سے ایسا اہتمام لباس میں کیا جاتا ہے پس جو تمام مخلوق کا خالق ہے اور اس کے حکم کے موافق جو نماز واجبہ ادا کی جاتی ہے تو اس کے خوف سے نماز واجبہ میں کیوں نہیں ایسا اہتمام کیا جاتا ہے جو اسباب اس نماز کی تکمیل اور اتمام کے ہیں انکی پابندی کیوں نہیں کی جاتی سچ تو یہ ہے کہ عشق عبادت و خوشنودی خدا اور خوف خدا خاص قلب سے تعلق رکھتا ہے جس کے قلب میں اسکی توفیق ہو عشق عبادت اور خوشنودی خدا اور خوف خدا کچھ علم عربی پر نہیں ہے چنانچہ میں نے اکثر صاحبان علم عربی کو اس سے خالی پایا زبان عربی اس کے لئے حاصل کی جاتی کہ کتب فقہ و احادیث کو سمجھا جائے اور اسپرینچہ کیا جائے پس جس شخص نے باوجود تحصیل علم عربی و احادیث کے اسپرینچہ نہ کیا تو وہ شخص جاہل سے بدتر ہے اس سبب سے کہ جاہل تو بسبب عدم معرفت کے عمل نہیں کرتا اور یہ شخص باوجود واقف ہونے کے عمل نہیں کرتا اسی طرح عمل پر علم میں کچھ لباس پر نہیں ہو یعنی بھاری عمامہ کا سر پر رکھ لینا



اور عبائے سیاہ کا پہن لینا چنانچہ میں نے بعض ایسے مؤمنین کو پایہ نوافل شبانہ روز سہ نماز  
شب کے پایا کہ جبکہ لباس ظاہری سے قطعی ایسا گمان نہیں ہوتا جب میں ایک عرصہ کے  
بعد انکی اس حالت سے واقف ہوا تو میں نے کہا کہ جب آپکی عبادت خدا میں کیفیت ہو  
اور خوف خدا سے آپ کی یہ حالت ہو تو آپ اس لباس کو ترک کر کے لباس شرعی یعنی عباد  
عامہ وغیرہ کیون نہیں پہنتے اس پر انھوں نے آنسو جاری کر کے یہ جواب دیا کہ کہاں  
ہم گنگار اور کہاں یہ لباس ذرا خیال کرنا چاہیے کہ ایسے صلیحا کہ جو اپنا بہت بڑا وقت بامید  
خوشنودی خدا عبادت خدا میں صرف کرتے ہیں وہ اپنے کو اس لباس تک کے لائق نہیں سمجھتے  
اور واقعی انکا یہ خیال بہت ہی صحیح ہی اور جو لوگ اس لباس کو پہنتے ہیں انہیں سے اکثر اس  
لباس کی توقیر نہیں کرتے اور ان امور عقبی کے بجا لانے میں کہ جن میں فوائد ہی فوائد ہیں  
فصول حجتین پیدا کر کے دیگر مؤمنین کو بھی ان اعمال سے کہ جو باعث حصول فوائد عقبی کے  
ہیں محروم رکھتے ہیں ایک پیشمار نے فرمایا کہ تحقیق ہو کہ صاحب جواہر الکلام نوافل میں نہیں  
پڑھتے تھے میں نے عرض کیا کہ یہ سماعی حال قابل اطمینان نہیں ہو اس سبب سے کہ ایسا  
عالم جلیل القدر اپنی تالیف یعنی جواہر الکلام میں تو نوافل شبانہ روز کی فضیلت و تاکید میں  
احادیث لکھے اور خود ان احادیث پر عمل نہ کرے اور اگر بالفرض ذرا دیر کو تسلیم بھی  
کر لیا جائے تو اسکا جواب یہ ہو کہ اگر انھوں نے باوجود قائل ہونے قول بالمواسعہ کے نوافل  
شبانہ روز کو عمداً ترک کر دیا تو انھوں نے خود اپنا نقصان عقبی حاصل کیا اسلئے کہ جو فوائد  
نوافل شبانہ روز سے انکی نماز واجیہ کو حاصل ہوتے وہ اُسے محروم رہے کتاب جواہر الکلام  
کا بشرطیکہ اسکو باری تعالیٰ نے قبول کیا ہو اگر ضرور ملے گا مگر کتاب جواہر الکلام متم صلوٰۃ  
واجیہ نہیں ہو سکتی اس سبب سے کہ ہر فعل کی جزا علیحدہ علیحدہ ہے پس اتمام نماز واجیہ کا  
نوافل پر ہی نہ دوسرے عمل خیر پر اور اگر بالفرض کوئی مجتہد یا پیشمار بشرطیکہ قول بالمواسعہ  
کا قائل ہو (ملاحظہ ہو قول بالمواسعہ مندرجہ نمبر ۳۳ باب ہذا) تو انکا یہ فعل ترک نوافل کا



ہمارے لئے نظیر نہیں ہو سکتا اس سبب سے کہ اسکے اس فعل ترک نوافل سے نوافل کا ترک کر دینا جائز قرار نہیں پاسکتا اور نہ اس سے سنت رسول میں فرق آ سکتا ہی نوافل کا درجہ اور اسکے فوائد جیسے کہ جناب رسالت مآب ع نے فرمائے ہیں کم نہیں ہو سکتے یعنی نوافل سنت موکدہ اور متم صلوٰۃ ہی رہیگی لہذا ہمو لازم نہیں ہے کہ ہم بھی کسی پیشینمازی یا مجتہد کو تارک نوافل دیکھ کر نوافل کو ترک کر دیں اپنے اپنے اعمال اور اپنی اپنی جزا جناب سرکار میر آغا صاحب مجتہد علی اقدس مقامہ پر غور فرمایا جائے کہ کتاب میں لکھنا اور درس بھی دینا اور جوابات مسائل بھی لکھنا اور نیز دیگر امور اجتہاد میں بھی مصروف رہنا اور پھر نوافل شب یا نہ روز بھی ادا کرنا پس اگر امور عقیقی کی جانب توجہ کامل ہو تو ہر شخص نوافل کو ادا کر سکتا ہے جس طرح امور دنیا میں نماز واجبہ کے لئے وقت نکال لیا جاتا ہے اسی طرح نوافل کے لئے بھی وقت نکل سکتا ہے نوافل میں زیادہ وقت صرف نہیں ہوتا آٹھ رکعت نوافل غالباً پانچ چھ منٹ میں تمام ہو جاتے ہیں پس اگر پانچ چھ منٹ نوافل میں صرف کر دے جائیں تو دوسرے کاموں میں کچھ بھی ہرج واقع نہیں ہو سکتا مگر عشق امور آخرت اور خوف خدا قلب میں ہونا شرط ہے غیر اسکے مشکل ہے۔

**مسئلہ** اجماع علما کا اسپر بھی ہے کہ نوافل کو بلا عذر کے بیٹھ کر بھی ادا کر سکتا ہے پس اگر نوافل کا کھڑے ہو کر ادا کرنا گران گذرے تو بیٹھ کر بجالائے کوئی قباحت نہیں ہے مگر افضل اور ادنیٰ مثل نماز واجبہ کے ادا کرنا ہے اور اگر نوافل میں بعد سورہ حمد کے دوسرے سورہ کا پڑھنا بار گذرے تو نوافل کے لئے یہ بھی حکم ہے کہ سورہ حمد پر بھی اکتفا کر سکتا ہے مگر افضل مثل نماز واجبہ کے ادا کرنا اور حمد اور دوسرے سورہ کا پڑھنا ہی خلاصہ یہ ہے کہ اگر شوق حصول عقیقی ہو تو نوافل کا ادا کرنا ہر طرح ممکن ہے ورنہ فضول بیکار بین طریق حجتیں ادا سے نوافل میں نکال سکتے ہیں ایک پیشینماز نے فرمایا کہ چونکہ تعلیم علم واجب ہے لہذا بسبب درس کے نوافل کو ترک کر دیا جاتا ہے اس خیال سے کہ قبل اوقت



نوافل میں صرف ہو وہ تعلیم ہی میں صرف ہونا بہتر ہے میں نے عرض کیا کہ ابھی یہ دو  
 شخص آپ کے پاس آئے اور کم سے کم بیس کچیس منٹ آپ نے دینیوی بائین کرتے رہے  
 آپ نے ایک فعل واجب کو چھوڑ کر اتنا وقت دینیوی باتوں میں کیوں صرف کیا  
 علیہ ایک صاحب طالب علم پابند نوافل شب کے تھے (طالب علم کو پابند نوافل یعنی نماز شب کا ہوتا  
 ضرور ہے اس سبب سے کہ باعث قوت حافظہ ہی میں نے اگنے عرض کیا کہ اگر آپ نوافل ظہر و عصر کی بھی  
 پابندی کیجیے تو بہتر ہے اس سبب سے کہ اس سے تمام نوافل شبانہ روز کی تکمیل ہو جائیگی اسوقت ایک پیشانی  
 صاحب کہ جو تدک نوافل تھے موجود تھے انھوں نے فرمایا کہ طلب علم واجب ہے یا نوافل میں نے عرض کیا طلب علم  
 فرمایا کہ پھر نوافل کی کیا ضرورت ہے میں نے عرض کیا کہ اسکی کیا ضرورت ہے کہ جب ایک سنت موکدہ کی وجہ سے  
 طلب علم کو کچھ نقصان نہ پہونچ سکے تو بھی بلا وجہ اس سنت موکدہ کو ترک کر دیا جائے کہ جو متم صلوة ہو کوئی شخص  
 اتنی محنت نہیں کر سکتا کہ جو تمام دن طلب علم ہی میں رہے اور ذرا دیر کو بھی دوسرے کاموں میں مصروف نہ ہو پس  
 پس جس طرح بحالت طلب علم اپنا وقت اسور دینا میں صرف کیا جاتا ہے اس طرح اگر پانچ منٹ نوافل میں بھی وقت  
 کروئے جائیں تو کوئی قباحت نہیں ہو بلکہ ہر اسر فوائد ہی فوائد ہیں مذہب اہلسنت میں بھی تو طالب علم ہیں  
 کہ جو نماز واجبہ کو مع نوافل کے ادا کرتے ہیں پس جس طرح ادا نوافل کی وجہ سے طلب علم مذہب اہلسنت کا طلب علم  
 میں کچھ نقصان نہیں ہوتا (مذہب اہلسنت میں بھی بہت سے طلباء مولوی عالم مولوی فاضل وغیرہ وغیرہ کا  
 امتحان دیتے ہیں) اس طرح ہمارے مذہب مامیہ کے بھی طلباء کا اوائے نوافل کی وجہ سے طلب علم میں کچھ ضرر  
 نہیں ہو سکتا افسوس کہ ایسے ہی پیشناز کہ جو بلا وجہ عدا تارک نوافل ہیں دوسروں کو بھی  
 ترک نوافل کی ترغیب دیتے ہیں جب دوائے نوافل کی وجہ سے معلم یا متعلم مذہب اہلسنت کو  
 کچھ نقصان نہیں پہونچتا تو ہمارے مذہب مامیہ کے بھی معلم یا متعلم کو اوائے نوافل کی وجہ سے  
 کچھ نقصان نہیں پہونچ سکتا وہ بھی انسان ہیں ہم بھی انسان جس طرح نوافل انکو نقصان نہیں  
 پہونچا سکتیں اس طرح ہم کو بھی کچھ ضرر نہیں پہونچا سکتیں یہ بات اسوقت ثابت ہو جائے کہ جب  
 معلم اور متعلم ہمارے مذہب مامیہ کی نظر انصاف سے غور کریں۔



اسکا معقول جواب نہیں دیا میں نے عرض کیا کہ حسب طرح آپ نے اپنا وقت ان باتوں میں صرف  
 اس طرح آپ اپنا وقت پانچ منٹ کے لئے نوافل میں بھی صرف کر سکتے ہیں نصف مزاج  
 تھے اس میری عرض پر مسکرا دئے میں نے بعض پیشمازون کو دیکھا کہ نہ تو نوافل کو خود  
 ادا کرتے ہیں اور نہ مقتدی کو ادا کئے نوافل کی مہلت دیتے ہیں چنانچہ میں بعض ایسی  
 جماعتوں میں شریک ہوا کہ ادا صہ جناب مولانا صاحب قبلہ نے نماز ظہر کو ادا کیا اور ابھی  
 سلیج بڑھ کر سجدہ شکر سے بھی فارغ نہ ہونے پائے کہ مؤذن نے نماز عصر کے لئے اقامت  
 شروع کر دی مقتدی کو اتنی مہلت نہ ملی کہ جو نوافل عصر کو قبل نماز کے ادا کر لے  
 اگر خود پیشماز صاحب نے اپنے کو ثواب و فوائد نوافل سے محروم رکھا ہی تو مقتدی کو تو  
 ادا سے نوافل کی مہلت دیدینا چاہیئے یہ کیا کوئی ضروری بات ہے کہ انسان خود بھی  
 ایسی سنت موکدہ کو ترک کرتا رہے کہ جو تم صلوٰۃ واجبہ ہو اور دوسرے کو بھی مہلت  
 اسکے ادا کرنے کی نہ دے اس طریقہ کا اثر بہت ہی خراب پڑتا ہے یعنی جو لوگ احادیث سے  
 واقف نہیں ہیں ان کے ذہن نشین ہو جاتا ہے کہ نوافل کے پڑھنے سے کوئی نفع  
 نہیں ہے اور نہ اسکے ترک میں کوئی نقصان ہے اگر ادا سے نوافل سے کوئی نفع ہوتا تو  
 پیشماز کیوں نہ ادا کرتے یا کوئی نقصان ہوتا تو یہ کیوں ترک کرتے پس انھیں خیالات  
 سے ترک نوافل میں ترقی ہوتی چلی جاتی ہے اور اس ترقی کا بار انھیں پیشماز صاحبان  
 وغیرہ کی گردن پر رہتا ہے اور رہتا چلا جائیگا کہ جو موجود اس ترقی کے ہوئے اور ہوتے ہیں  
 جس طرح امور دنیا کو چھوڑ کر نماز واجبہ ادا کی جاتی ہے اسی طرح اس نماز کے اتمام و کامل  
 ہونے کے لئے نوافل یومیہ بھی ادا ہو سکتے ہیں ذرا مذہب اہل سنت پر غور کیا جائے  
 کہ اس مذہب کے پیشماز اور غیر پیشماز سب نماز واجبہ کو نوافل کے ادا کرتے ہیں حالانکہ مذہب  
 اہل سنت میں بھی نوافل نماز یومیہ کے واجب نہیں ہیں سنت <sup>علیہ</sup> موکدہ ہیں اور  
<sup>علہ</sup> مابین ہمارے اور ان کے آنا فرق ہے کہ ہمارے مذہب مابین میں جمیع نوافل یومیہ



انکے یہاں کی احادیث میں بھی نوافل یومیہ کے یہی نفع تحریر ہیں کہ یہ متم صلوٰۃ ہیں اور ہمارے مذہب امامیہ میں بھی نوافل یومیہ سنت مؤکدہ اور متم صلوٰۃ ہیں پس نہایت افسوس اور تعجب کی بات ہے کہ جس مذہب کو (یعنی مذہب اہل سنت کو) یہ کہا جاتا ہو کہ یہ مذہب پیرو احکام ائمہ علیہم السلام کا نہیں ہو اس کے مذہب کے بیچ پیشناز اور غیر پیش نماز واجبہ کو نوافل کے ساتھ ادا کریں اور ہمارے مذہب کو جو دعویٰ پیروی احکام ائمہ علیہم السلام کا ہو سو ہمارے مذہب کے پیشناز اور غیر پیشناز سب نوافل یومیہ کو قطعی ترک کر دیں اور اگر کوئی پابند نوافل یومیہ ہو بھی تو شاذ نادر یا کیسی پابندی احکام ائمہ علیہم السلام کی ہو کہ جو عمل جمیع اعمال میں افضل تر ہو اور باعث قبولیت دیگر اعمال خیر بھی ہو اسی عمل کے اتمام اور کامل ہونے کے اسباب کو قطعی ترک کر دیا جائے احادیث میں آیا ہو کہ افضل اعمال نماز واجبہ ہر اول حساب نماز واجبہ کا لیا جائیگا اگر نماز واجبہ قبول ہوئی تو جمیع اعمال بھی قبول ہونگے اور اگر نماز واجبہ قبول نہ ہوئی تو کوئی عمل اس کا قبول نہ ہوگا لہذا اسباب قبولیت نماز کو عدا بہرگز ترک کرنا لازم نہیں ہے اسباب قبولیت نماز میں سے قرأت نہیں ہو کہ جیسا اوپر تحریر ہو چکا ہو پس جاننا چاہیئے کہ قرأت صرف شرط صحیح نماز ہو نہ شرط قبولیت نماز مثلاً کسی شخص نے نماز کو باقرأت ادا کیا تو نماز اسکی صحیح ادا ہو گئی مگر قبول نہیں ہو سکتی اس سبب سے کہ محض قرأت باعث قبول نماز نہیں ہو بجز شرط قبولیت نماز میں سے ایک شرط نماز واجبہ کا وقت فضیلت پر ادا کرنا دوسری شرط توجہ قلب کی ہو یعنی بوقت ادائے نماز کے ابتدا نماز سے آخر نماز تک قلب اس کا سوائے خدا کے امور دنیا کی طرف متوجہ نہ ہو اگر قلب امور دنیا کی طرف متوجہ ہوگا سنت مؤکدہ ہیں اور انکے یہاں بیا نہیں ہو جیسے آخر رکعت نوافل ظہر کے ہیں تو اہل سنت میں بجز انکے چھ رکعت سنت مؤکدہ ہیں اور دو رکعت غیر مؤکدہ اسی طرح چار رکعت نوافل مغرب سین سے دو رکعت سنت مؤکدہ اور دو غیر مؤکدہ اسی طرح اور نوافل کی کیفیت ہو۔



اور قلب میں امور دنیا داخل توجہ قدر نماز ایسی حالت میں ادا کی گئی وہ قبول نہ ہوگی اور جب اتنی نماز قبول نہ ہوئی تو کل نماز ناقص رہی اور جب کل نماز ناقص رہی تو حسب احادیث ناقص نماز درجہ قبولیت کو نہیں پہنچ سکتی (احادیث میں آیا ہو کہ کہ جس طرح کوئی شخص ناقص ہدیہ قبول نہیں کرتا اسی طرح سے باری تعالیٰ بھی ناقص نماز قبول نہیں کرتا ملاحظہ ہو باب طہارت باطنیہ) پس اسی نقص کے رفع کرنے کے لیے (یعنی جس قدر نماز بغیر توجہ قلب کے ادا ہوئی ہو) اسکے اتمام اور کامل کرنے کے لیے جناب رسول خدا نے نوافل مقرر فرمائے (کہ جیسا اوپر تحریر ہو چکا ہے) لہذا نماز واجبہ کا اتمام نوافل سے ہو جاتا ہے یعنی جو نماز واجبہ مع نوافل کے ادا کی جائے وہ تمام اور کامل ہو جاتی ہے ناقص نہیں رہتی اب غور کرنا چاہیے کہ ہم عدا ترک نوافل کی وجہ سے کیسا بھاری نقصان اٹھا کر اپنے قیمتی نفع کو چھوڑ رہے ہیں جو شخص عقل سلیم رکھتا ہے وہ شخص عدا اپنا و فائدہ چھوڑ کر نقصان گوارا نہیں کر سکتا اور اگر کوئی شخص عدا اپنا نقصان گوارا کرے بھی تو اسکو صاحب عقل نہیں کہہ سکتے بلکہ انکو مجنون کہا جائیگا کیونکہ یہ کام مجنون ہی کا ہے کہ جو دیدہ و دانستہ اپنے فوائد کو ترک کر کے نقصانات قبول کرتا چلا جائے پس ہمکو اپنے فوائد و نقصانات اخروی و بخوبی غور کر لینا لازم ہے جو امور باعث نقصانات عقبی کے ہیں انکو ترک کریں اور جو امور باعث فوائد آخرت کے ہیں انکو بجا لائیں مگر یہ بات و کیفیت احادیث پر منحصر ہے اور جب ہم نے احادیث سے و کیفیت حاصل کر لی اور اس سے ہمکو یہ بات ثابت ہوئی کہ نوافل یومیہ متم صلوة ہیں تو ہمکو نوافل یومیہ کا ہرگز ہرگز ترک نہ کرنا چاہیے اس معاملہ میں ہمکو نہ مجتہد کی تقلید سے غرض (بشرطیکہ وہ قول بالمواسعہ کا قائل ہو) اور نہ پیشناز کی

علہ مثلاً ہم ایسے مجتہد کی تقلید کر رہے ہیں کہ جو قول بالمواسعہ کا قائل ہو ملاحظہ ہو نمبر (۳۲)

باب ہذا اور اس مجتہد نے عدا نوافل کو ترک کر دیا تو ہمکو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ہم بھی اس فعل میں اسکی تقلید کریں مجتہد مذکور کے ترک کر دینے سے نوافل کا ترک کر دینا جائز نہیں ہو سکتا











تو اس کے اس فعل کو دیکھ کر ہکو نوافل کا ترک کر دینا ہرگز نہ چاہیے کیونکہ ایک شخص جو عمارت  
 نقصانات اخروی حاصل کر رہا ہو تو اس کو دیکھ کر ہکو بھی نقصانات اخروی کا اختیار  
 کر لینا بالکل خلاف عقل ہو اور اگر ایسا کرے گا تو اس شخص کا شمار بھی صاحبان عقل سلیم میں  
 نہیں ہو سکتا بلکہ وہ شخص بھی مجاہدین میں داخل رہے گا کیونکہ یہ کام مجنون ہی کا ہو کہ جو باوجود  
 قدرت کے مکان کی تعمیر کو عمارت تمام رکھ کر اسی کو پسند کرے یہ جنوں باعتبار دنیا کے ہو  
 اور باعتبار آخرت کے وہ شخص مجنون ہو کہ جو عمارت کسی عمل نیک کے ناتمام اور ناقص ہونے  
 کو پسند کرے درگاہ باری تعالیٰ سے اس کی قبولیت کی کوئی غرض نہ رکھے اور عمارت نقصانات  
 اخروی حاصل کرتا رہے اسی کے متعلق منجملہ اور تمثیلات کے ایک تمثیل نوافل ہی کے ہو  
 مثلاً کوئی شخص عمارت نمازیومیہ کو (بشرطیکہ قول بالمواسعہ کا قایل ہو) بغیر نوافل کے ادا کرے  
**علہ** مثال اس کی یہ ہو کہ مثلاً ایک غلام ہو کہ جسکی پردہ کے آٹانے گوشت پکانے کا کام متعلق کیا  
 اور اس کو یہ حکم دیا کہ گوشت ہمیشہ وہی کے ساتھ ہوتا جائے جس مرتبہ گوشت کو وہی سے نہ بھونکر  
 پکایا جائیگا تو وہ گوشت اگرچہ عمدہ پکا ہوا ہو مگر ناقص پکا ہوا شمار کیا جائیگا اور آٹانے اپنے  
 رحم کی وجہ سے یہ بھی کہہ دیا ہو کہ گوشت کو ناقص (یعنی وہی سے نہ بھونکر) پکا دینے کی وجہ سے  
 تم سے اسکا مواخذہ نہ کیا جائیگا کہ تم نے گوشت نہیں پکا یا درحقیقت گوشت پکا دیا مگر جو شرط  
 گوشت کے ساتھ وہی کی لگائی گئی تھی اس کے ترک کر دینے کی وجہ سے ناقص رہیگا لہذا وہ قابل  
 قبول نہ ہوگا تو اب غور کرنا چاہیے کہ اگر غلام مذکور یا جو دشرط مذکور کے عمارت گوشت کو بغیر  
 وہی کے بھونکر ہمیشہ پکایا کرے تو کیا وہ غلام اس بات کی امید رکھ سکتا ہو کہ مجھ کو اسکا صلہ  
 ملے گی لہذا غلام کو اس بات کی امید ہو سکتی ہو اور نہ آقا اسکا اسکو صلہ دے سکتا ہے پس یہی  
 مثال نوافل کے ہو کہ بغیر نوافل کے نماز ناقص رہتی ہو اگرچہ نماز واجبہ کو با طہارت اور با قرأت  
 دیا آداب و شرائط ادا کر دینے سے نماز ادا ہو جائیگی اس سبب سے کہ یہ شرائط صحت نماز سے  
 ہیں مگر چونکہ اس نے اس شرط کو کہ جسکو باری تعالیٰ نے متم سلوۃ قرار دیا تھا عمارت ترک کیا لہذا وہ



تو گویا اُس نے عداً نماز یومیہ کو ناقص اور ناتمام رکھا اس سبب سے کہ اُس نے اُس فعل کو ترک کیا کہ جو متم صلوٰۃ تھا ایسے شخص کا شمار مجاہدین میں جو نہ صاحبان عقل سلیم ہیں اگر صاحب عقل سلیم ہوتا تو ایسے بھاری نقصانات اُخروی کو ہر روز گوارا نہیں کر سکتا تھا بان البتہ جو شخص اُس جماعت علما کا قائل ہو کہ جو قول بالمضائقہ کی قائل ہی ملاحظہ ہو نمبر (۳۱) باب ہذا تو البتہ وہ شخص نوافل کو بشرطیکہ اُس کے ذمہ نماز واجبہ قضا ہوتا ادا کرنے قضاے نماز واجبہ کے ترک کر لگا اس سبب سے کہ اُس کے نزدیک تا ادا کرنے قضاے نماز واجبہ کے جملہ نماز ہائے سنتی مثل نماز عیدین و نماز ہائے ماہ رجب وغیرہ وغیرہ سب باطل ہیں اس جماعت کے احکام نہایت سخت ہیں ملاحظہ ہو نمبر (۳۱) باب ہذا۔

(۳۰) اقوال بالمضائقہ و بالمواسعہ میں نے بعض پیشمازا اور غیر پیشمازا کو دیکھا کہ جب اُنکو کوئی حیلہ ظاہری ترک نوافل کا نہیں ملتا اور ایسا موقع کہ جس میں ذکر فضیلت و تاکید نوافل کا آجاتا ہو تو یہ عذر دیتے ہیں کہ چونکہ نوافل بغیر ادا قضاے واجبہ کے باطل ہیں اس سبب سے نہیں پڑھتے لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر کچھ صراحت اسکی بھی کی جائے کہ جس شخص پر قضاے یومیہ ہو آیا وہ نوافل ادا کر سکتا ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں ایک مضائقہ اور ایک مواسعہ۔

(۳۱) جو علما قول مضائقہ کے قائل ہیں صرف اُنہیں کے نزدیک بغیر ادا نماز ناقص رہیگی اور جب نماز ناقص رہی تو وہ نماز درجہ قبولیت کو نہ پہونچگی احادیث میں صاف صراحت کر دی گئی ہو کہ جب قدر نماز بلا توجہ قلب کے ادا ہو وہ قبول نہیں ہوتی اُسکا اتمام نوافل سے ہو جاتا ہے لہذا نوافل متم صلوٰۃ قرار دی گئیں یعنی جو نماز واجبہ مع نوافل کے ادا کی جائے وہ ناقص نہیں رہتی پس جو شخص عداً نوافل یومیہ کو ترک کرتا رہے تو گویا اُس نے خود اپنا نقصان گوارا کر لیا اور یہ کام فاجر العقل ہی کا ہے کہ جو دیدہ و دانستہ عداً اپنے نوافل کو ترک کر کے نقصان گوارا کرتا رہے۔



قضا کے یومیہ کے نوافل یومیہ و جمیع نماز ہائے سنتی باطل ہیں مضائقہ سے مراد ضیق وقت ہے  
یعنی نماز واجبہ کی قضا کو فوراً ادا کرنا چاہیے اور جب تک اسکی قضا ادا نہ ہو اسوقت تک  
کسی کام میں مشغول ہونا سوائے ضرورت شہ کے جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے ضرورت  
شہ سے مراد یہ ہے کھانا بقدر ضرورت پینا بقدر ضرورت یعنی کھانا پینا بقدر ضرورت  
سے مراد یہ ہے کہ اتنا کھائے پئے کہ جو باعث حیات کا ہو سیر ہو کر کھانا پینا جائز نہیں ہے  
حرام ہے۔ سونا بقدر ضرورت۔ بول۔ براز۔ حاجت ضروری کہ جسکے ترک سے ضرر ہو  
مال کا یا جان کا پس اس جماعت کے نزدیک یہ ہے کہ جسکے ذمہ قضا ہے واجبہ ہو اس شخص  
کو جب تک اسکی قضا ادا نہ کر لے کھانا اور پینا سیر ہو کر اور سونا ضرورت سے زیادہ قطعاً  
حرام ہے اور اسی طرح سوائے ضرورت شہ کے اور کاموں میں مشغول ہونا جائز نہیں ہے  
حرام ہے چنانچہ جناب مرزا محمد حسن اعلیٰ اللہ مقامہ صاحب جواہر الکلام تحریر فرماتے ہیں  
کہ قائل اس قول کے (یعنی مضائقہ کے) جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ اور جناب شیخ  
ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ اور جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ علیہ الرحمہ اور جناب سید ابن طاووس  
علیہ الرحمہ اور جناب قاضی ابن براج علیہ الرحمہ اور جناب حلی ابن دین علیہ الرحمہ  
اور جناب شیخ ورام علیہ الرحمہ اور بعض محدثین اور بعض علمائے معاصرین کہ وہ نماز قضا  
یومیہ کی پڑھنے میں فوراً مشغول ہونا تمام اوقات میں واجب جانتے ہیں مگر بوقت  
تنگی وقت نماز حاضرہ کے اور جو افعال ضروریات معاش سے ہو وہ میں مثل بیع و شرا  
واکل و شرب وغیرہ کے کہ یہ بھی بقدر ضرورت یعنی ایسا فعل کہ جسپر حیات موقوف ہو  
اور نفقہ واجبہ موقوف ہو جائز ہیں و رہا فی جمیع افعال مباح اور اعمال حسنہ جائز ہیں میں  
پس انکے نزدیک قضا کے یومیہ کا ادا کرنا فوراً واجب ہے اور شیخ ابو جعفر طوسی و سید  
مرتضیٰ و سید ابن طاووس و قاضی ابن براج و حلی ابن دین علیہ الرحمہ کی تصریح کی ہے کہ اگرچہ  
وسعت وقت کے اگر نماز حاضرہ کو (یعنی اسوقت کی نماز کی) قضا کے یومیہ پر مقدم ہے



تو نماز حاضرہ باطل ہو اور جناب شیخ مفید نے بصرحت تحریر فرمایا ہے کہ حرام ہی پس نماز مذکور فاسد ہو اور ان سب کے نزدیک کوئی فرق نہیں ہے نماز قضا میں ایک دن کی ہو یا کسی دن کی ہو یا اسی روز کی ہو خواہ نماز سہواً قضا ہوئی ہو اور بعد کو یا آئے یا عمدہ قضا ہوئی ہو اور شیخ مفید نے اسی مسئلہ کی بنا پر فرمایا ہے کہ نوافل یومیہ (یعنی نوافل پنجگانہ) و نوافل غیر یومیہ (یعنی جمیع نماز ہائے سنتی ماہ ہائے مبارک مثل نماز عیدین وغیرہ وغیرہ) اس شخص پر کہ جس پر نماز واجبہ قضا ہو حرام ہو اور وجہ اسکی یہ ہے کہ جس قدر افعال ضد ہیں (یعنی جتنے افعال مانع ہیں ادا کرنے قضا کے یومیہ میں اور اس کے مشغول ہونے میں) سوائے ضرورت ستہ کے وہ سب حرام ہیں حتیٰ کہ ان کے نزدیک یہ ہے کہ اگر نماز حاضرہ پڑھتا ہو اور اس پڑھنے کی حالت میں یاد آیا کہ ایک نماز قضا اس کے ذمہ ہو تو نیت کو اسکی طرف (یعنی قضا کی طرف) عدول کر دینا واجب ہو اور محقق ابوالقاسم صاحب شرایع نے اپنی کتاب معتبر میں تحریر فرمایا ہے کہ بنا بر قول مضائقہ کے لازم آتا ہے کہ جبکہ ذمہ نمازین واجب قضا بہت ہوں سکے جائز نہیں ہے کہ سیر ہو کر کھائے اور ضرورت سے زیادہ سووے اور اکتساب معاش زیادہ کرے مگر بقدر قوت ایک روز کے اپنے اور اپنے عیال کے لئے پس اگر اس کے پاس ایک درہم ایک روز کی قوت کا ہو وے حرام ہی اس پر زیادہ اکتساب معاش کا کرنا۔

من مؤلف مؤید قول مضائقہ کے جو احادیث ہیں انکو بخیاں طول ہونے رسالہ ہذا کے قلم انداز کیا جاتا ہے اس سبب سے کہ علمائے متاخرین قول مضائقہ کے قائل نہیں ہیں قول مواضع کے ہیں کہ جسکی تصریح آئندہ کی جائیگی جو علما قول مضائقہ کے قائل ہیں ان کے نزدیک اس شخص کو سیر ہو کر کھانا پینا اور ضرورت سے زیادہ سونا اور سوائے ان ضروری کاموں کے کہ جنگی وجہ سے ضرر جان یا مال کا ہو اور کام نہیں مشغول ہونا تا وقتیکہ نماز واجبہ کی قضا ادا کر لے قطعاً حرام ہو پس انسان مثلاً پاد بھر



کھانا کھاتا ہو تو آدھ پاؤ کھائے اسی طرح مثلاً پانی پاؤ بھر پیتا ہو آدھ پاؤ پئے اسی طرح مثلاً چہرہ گھنٹہ سوتا ہو نیم گھنٹہ سووے باقی تین گھنٹہ ادا کئے قضا سے یومیہ میں صرف کرے اسی طرح اگر قوت اپنا اور اپنے اہل و عیال کا ایک دن کا موجود ہو اسپر زیادہ اکتساب معاش کا کرنا قطعاً حرام ہو اس سبب سے کہ جو وقت زیادہ اکتساب معاش میں صرف کرتا ہو اس وقت میں قضا نماز واجبہ کی ادا کرے پس سوائے ضرورات ستہ کے کہ کہ جنکا اوپر ذکر ہو چکا ہو اور کاموں میں مشغول ہونا اگرچہ وہ کام مستحب ہی ہوں حرام ہی اس سبب سے کہ ان اوقات میں قضا کے یومیہ کا ادا کرنا واجب ہو نہ دوسرے کام کا اس جماعت کے نزدیک بلا ادا کئے قضا واجبہ کے نوافل یومیہ و جمیع نماز ہائے سنتی ماہ ہائے رجب و شعبان و رمضان المبارک وغیرہ و نماز ہائے عیدین وغیرہ وغیرہ سب باطل ہیں اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہو کہ اس جماعت کے نزدیک یہ ہو کہ اگر نماز واجبہ حاضرہ کو وسعت و وقت میں بلا ادا قضا کے یومیہ کے ادا کرے تو نماز حاضرہ بھی باطل ہو پس اگر اس جماعت کی تقلید کی جائے تو ان کے احکام کی بھی پابندی واجب ہو اور اگر ان کے احکام کی پابندی نہ کرے تو گویا اس جماعت کی تقلید ہی نہیں ہو یہ کیا بات کہ مکہ لگائے ہوئے حقہ پی رہے ہیں یا لیٹے بیٹھے آرام یا کتاب بینی کر رہے ہیں اخبارات دیکھ رہے ہیں اور فضول باتوں میں مشغول مرغیہ و احماد سیف پڑھنے کو تیار مجالس میں جانے کے لئے حاضر سیر کرنے کے لئے موجود دل میں آیا تو فراسیر کو یا دوست احباب کی ملاقات کو چلے گئے واپس آئے تو خوب سیر ہو کر کھانا کھایا پانی پیا پھر سوئے تو ایسا سوئے کہ نماز صبح یا نماز ظہر کا وقت فضیلت بھی ضائع کر دیا پس یہ فعل بلکہ وہ جمیع افعال کہ جو مانع ادا کئے قضا کے یومیہ کے ہیں سوائے ضرورات ستہ کے وہ سب حرام ہیں پس ایسا کیوں کیا چاہتا ہو میں نے ایک پیشناز سے عرض کیا کہ آپ نے اس وقت نوافل ظہر و عصر کی کیوں نہیں ادا کیں فرمایا کہ بسبب قضا کے یومیہ کے میں نے عرض کیا کہ جب آپ کے



ذمہ قضاائے یومیہ تھی تو نماز حاضرہ کو آپ نے وسعت وقت میں بغیر ادا  
 قضاائے یومیہ کے کیوں ادا فرمایا یہ نماز باطل ہو اسی طرح آپ نے جو نماز عید کی  
 پڑھائی وہ بھی باطل ہو اگر قول مضائقہ کی تقلید ہو تو ان علما کے احکام کی کہ جو  
 قول مضائقہ کے قائل ہیں پابندی کرنا چاہیے اسکا جواب معقول ندیا افسوس کہ جب  
 پیشنازی پابند احکام کے نہ ہوں تو عام مومنین کو کس طرح وقفیت ہو سکتی ہو بظاہر  
 اور اسے نوافل میں تو مومنین کے روبرو یہ عذر کہ بسبب قضاائے یومیہ کے نوافل ادا  
 نہیں کی جاتیں اور اس بارہ میں جو مواقع دیکھتے دیکھتے ہیں انکو عام مومنین پر ظاہر  
 نہ کرنا صرف اس خیال سے کہ کہیں کوئی یہ نہ کہدے کہ پھر آپ کیوں نہیں پابندی فرماتے  
 زیبا نہیں ہو جس جماعت علما کی انسان تقلید میں ہوا اسکے احکام کی خود پوری پابندی  
 کر کے دوسروں کو بھی اس سے آگاہ کرنا چاہیے یہ ہر مومن کو اختیار ہے کہ قول مضائقہ  
 کی پابندی کرے یا مواسعہ کی۔

(۳۳) جو علما قول مواسعہ کے قائل ہیں اسکی تعداد بمقابلہ علمائے قائلین  
 قول مضائقہ کے بہت زیادہ ہو مواسعہ سے مراد وسعت ہو بنا بران علما کے کہ جو  
 مواسعہ کے قائل ہیں نماز واجیہ قضا ہو جائے تو اسکا ادا کرنا واجب فوری نہیں ہے  
 یعنی جسوقت چاہے قضاائے واجیہ کو ادا کرے خواہ نماز حاضرہ پر مقدم کرے یا مؤخر  
 کرے اور نماز خاص کو اقل وقت پڑھے خواہ آخر وقت پڑھے اور یہ مذہب مشہور  
 علمائے متاخرین کا ہی چنانچہ صاحب جواہر الکلام اعلیٰ اللہ مقامہ تحریر فرماتے ہیں  
 کہ فاضل معجم جناب سید عماد علیہ الرحمہ و جناب سید محمد جواد علیہ الرحمہ و جناب فاضل  
 محقق اسد اللہ علیہ الرحمہ وغیرہ کا یہی قول ہے اور کتاب مختلف اور کشف الرموز  
 وغایت المراد اور ذخیرہ اور مصابیح علامہ طباطبائی سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے  
 اور جملہ فقہائے متبحرین مثل جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ و جناب قطب الدین بن ندوی علیہ الرحمہ



و جناب عماد الدین محمد بن علی علیہ الرحمہ و جناب نصیر الدین ابی طالب علیہ الرحمہ و جناب  
عبد اللہ بن حمزہ الطوسی علیہ الرحمہ و جناب سید الدین محمود الخمصى علیہ الرحمہ و جناب  
شیخ ابی علی الحسن ابن ظاہر الصدوق علیہ الرحمہ و جناب علی ابن عبید بن بابویہ نجیب الدین  
علیہ الرحمہ و جناب شیخ یحییٰ بن نجم الدین بن حسن بن سعید علیہ الرحمہ و جناب شیخ نجیب الدین  
یحییٰ بن احمد بن یحییٰ علیہ الرحمہ و جناب سید علی ابن موسیٰ بن طاووس صاحب کرامات  
علیہ الرحمہ و جناب علامہ علی علیہ الرحمہ اور انکے والد اور انکے فرزند علیہ الرحمہ  
و جناب سید عمید علیہ الرحمہ و جناب سید ضیاء الدین علیہ الرحمہ و جناب محمد ابن مکی شہید  
اول علیہ الرحمہ و جناب شیخ زین الدین شہید ثانی علیہ الرحمہ و جناب مقداد علیہ الرحمہ  
و جناب شیخ حسن صاحب معالم علیہ الرحمہ اور انکے فرزند جناب شیخ محمد علیہ الرحمہ  
و جناب شیخ ابی طالب علیہ الرحمہ و جناب شیخ بہائی علیہ الرحمہ اور انکے والد جناب  
شیخ جواد بن سعید کاظمی علیہ الرحمہ و جناب محدث کاشانی علیہ الرحمہ و جناب علاء محمد باقر  
مجلسی علیہ الرحمہ اور انکے والد محقق شیروانی علیہ الرحمہ و جناب سید محمد باقر بہبہانی  
علیہ الرحمہ (اور بہت اسماء ان علمائے جلیل القدر کے ہیں کہ جو اسی جماعت میں شامل  
ہیں انکے اسماء بخیاں طول ہوتے کتاب ہذا کے قلم انداز کئے گئے) اور اکثر علمائے معاصرین  
مواسعہ کے قائل ہیں (یعنی قضائے یومیہ کو جب چاہے ادا کرے) بنا بر قول موسیٰ کے  
اس شخص کو کہ جسکے ذمہ قضائے واجبیہ ہر جمیع افعال مباح جائز ہیں تو افعال مباح  
کے مقابلہ میں نماز نافلہ کا پڑھنا تو بطریق اولیٰ جائز ہو۔

(۳۳) من مؤلف نماز افضل عبادات میں سے ہے ناقلاً یومیہ ہو یا غیر یومیہ ہو۔  
حدیث از جواہر الکلام وغیرہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ قرۃ عین نماز ہے۔  
حدیث ایضاً فرمایا جناب ائمہ علیہم السلام نے کہ نماز بہترین عبادات سے ہے۔  
حدیث فرمایا کہ نماز قریب کرنا والی ہے خدا سے پرہیزگار کو۔



من مؤلف ہر سہ احادیث مذکورہ مطلق ہیں ان میں نوافل یومیہ و غیر یومیہ (یعنی  
 جمیع نماز ہائے سنتی) سب شامل ہیں پس بنا بر ان احادیث کے اور قول بالمواسعہ  
 کے جبکہ ذمہ قضا کے یومیہ ہو اس شخص کو بلا ادا کے قضا کے یومیہ کے جمیع افعال  
 مستحبہ مثل تعلیم علوم و کتاب بینی و تالیفات و تصنیفات و دینی و زیارت مؤمنین کے لئے  
 جانا اور قضا کے حاجات مؤمنین میں وقت کا صرف کرنا اور دیگر کار ہائے نیک میں  
 شریک ہونا اور مجالس عزاد و عظ وغیرہ و نیز دیگر امور مستحبہ و مباح میں مشغول ہونا  
 اور نماز نوافل یومیہ کا پڑھنا اور نماز شب کا بجالانا اور دیگر نماز ہائے مستحبہ مثل نماز  
 عیدین و ماہ ہائے رجب وغیرہ وغیرہ کا ادا کرنا جائز ہو باطل نہیں ہے پس جو شخص  
 قول مواسعہ کی تقلید کرے اسکو علاوہ ادا کرنے قضا کے واجبہ کے جمیع نوافل یومیہ  
 کا بھی نماز واجبہ کے ساتھ ادا کرنا ضرور ہو اس سبب سے کہ نوافل یومیہ متم صلوٰۃ ہیں  
 جن احادیث سے نوافل یومیہ کا پڑھنا جائز ہے ان میں سے کچھ احادیث  
 ذیل میں تحریر کیے جاتے ہیں۔

(الف) حدیث از وسائل الشیعہ عبداللہ بن سنان نے جناب امام جعفر صادق  
 سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ فرماتے تھے کہ بد رستیکہ جناب رسول خداؐ سو گئے اور غلبہ  
 نیند کا ہوا پس بیدار نہ ہوئے یہاں تک کہ حرارت آفتاب سے اذیت پہنچی پس  
 بیدار ہوئے اور دو رکعت نماز نافلہ صبح کی آپؐ نے پڑھی بعد اسکے نماز صبح پڑھی (یعنی  
 اول نافلہ صبح کی قضا پڑھی بعد اسکے نماز صبح کی قضا پڑھی) اور فرمایا بلال سے کہ اے  
 بلال کیا ہوا تم کو پس بلال نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ جس نے آپکو سولا دیا اُس نے مجھ کو  
 سولا دیا فرمایا حضرت نے کہ یہاں سے اٹھ کر چلو کہ یہاں غفلت ہوئی ہے۔

من مؤلف اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خداے تعالیٰ نے پیغمبر کو سولا دیا  
 اس سبب سے کہ امت کو یہ معلوم ہو جائے کہ جناب رسول خداؐ بھی انسان ہیں پس



بسبب غلبہ قیام کے وقت نماز کا قضا ہو جانے سے قبح حضرت کی عصمت میں نہیں آسکتی اور اسکی تاویل جناب شیخ یوسف بحرینی علی اللہ مقاسمہ و نیز دیگر علمائے متبحرین نے یہی کی ہے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جن مقامات پر عبادت سے غفلت ہو ان مقامات پر رہنے سے اجتناب کرے مجھو اسکا تجربہ ہوا ہے اور نیز اکثر اخبارات معتبرہ سے ثابت ہے کہ بعض مکان اور زمین میں بسبب معاصی کے تاثیر ہو جاتی ہے کہ جب تک اُس جگہ انسان رہے طاعت خدا میں اُس سے غفلت ہوتی رہے یا قلب اُسکا طاعت خدا کی جانب راغب نہ ہو غرض کہ جیسے گناہ زمین پر ہوں ویسی ہی تاثیر زمین میں ہو جاتی ہے جیسا کہ میں نے باب کبار زمین تحریر کیا ہے۔

(ب) حدیث ایضاً ابی بصیر نے روایت کی ہے کہ میں نے سوال کیا جناب امام جعفر صادق ع سے کہ ایک شخص صبح کو سو گیا یہاں تک کہ آفتاب نے طلوع کیا پس فرمایا حضرت نے کہ اول دو رکعت نماز نافلہ صبح کی پڑھے بعد اسکے نماز صبح کی پڑھے (یعنی اول دو رکعت نماز نافلہ صبح کی قضا پھر دو رکعت نماز صبح کی قضا پڑھے)۔

(ج) حدیث ایضاً زرارہ نے روایت کی ہے جناب امام محمد باقر ع سے کہ فرمایا جناب رسول خدا ص نے کہ جبکہ وقت نماز واجبہ کا آجائے پس نافلہ صبح نہیں ہوتا آنکہ نماز واجبہ پڑھے پس مین کو فہ مین آیا اور مین نے حکم بن عطیہ کو اور انکے اصحاب کو اس حدیث سے خبر دی انھوں نے مجھ سے اس حدیث کو قبول کیا پھر سال آئندہ مین بخدمت جناب امام محمد باقر ع حاضر ہوا پس حضرت نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا کہ جناب رسول خدا ص نے بعضے سفر میں مقام کیا اور فرمایا کہ کون ہکو اٹھایگا بلال نے عرض کیا کہ میں پس بلال اور سب لوگ سو گئے یہاں تک کہ آفتاب نے طلوع کیا پس جناب رسول خدا ص نے بلال سے فرمایا کہ اے بلال تو کیوں سو گیا عرض کیا کہ یا رسول اللہ جس نے آپ کو سولایا اُس نے مجھ کو سولایا پس فرمایا حضرت نے کہ اٹھو اور اس جائے غفلت سے علحدہ ہو اور بلال سے فرمایا کہ اذان کہہ



پس بلال نے اذان کہی حضرت نے دو رکعت نماز نافلہ صبح کی پڑھی بعد اسکے کھڑے ہو کر نماز صبح کی بہ جماعت پڑھی اور فرمایا کہ جو شخص بھول جائے کسی نماز کو پس جس وقت یاد آئے اوس نماز کو پڑھے بدرستہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي** یعنی قائم کر تو نماز کو بوقت میرے ذکر کے (یعنی جس وقت نماز قضا یا یاد آئے اُسکو بجالائے تفسیر اس آیت کی اسی طرح وارد ہے) زرارہ کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کے حکم کو اُنکے اصحاب تک پہنچایا پس اُنھوں نے کہا کہ یہ حدیث تمھارے حدیث اول کی نفیض ہے پس میں پھر جناب امام محمد یا قمر کی خدمت میں آیا اور جو کچھ اُن لوگوں نے کہا تھا حضرت سے عرض کیا فرمایا حضرت نے کہ اے زرارہ کیون آگاہ نہ کیا تمھنے اُنکو کہ بہ تحقیق دونوں وقت فوت ہو گئے (یعنی وقت نافلہ صبح کا بھی قضا ہوا اور نماز صبح کا بھی قضا ہو گیا) اور جناب رسولکدام ای طرح قضا بجالائے (یعنی اول دو رکعت نماز نافلہ صبح کی قضا پڑھی پھر نماز صبح کی قضا ادا کی)۔

(د) حدیث از نبی البلاغہ فرمایا جناب میرے کہ تقرب بہ نوافل نہیں ہی جبکہ فرض کو ضرر پہنچائیں اور فرمایا حضرت نے کہ جبکہ نوافل فرض کو ضرر پہنچائیں پس نوافل کو ترک کر دو من مؤلف اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جب وقت فضیلت تنگ ہوا اور صرف اتنا وقت ہو کہ اس میں نماز واجبہ ہی ادا ہو سکتی ہے تو ایسے وقت میں اول نماز واجبہ ادا کرے بعد ازاں نوافل کو ادا کرے اگر وقت فضیلت میں وسعت ہے تو اول نوافل کو ادا کرنا جائز ہے اور ای طرح اگر وقت اخیر میں اتنی وسعت ہو کہ جسمیں نوافل بھی ادا کر سکتا ہے تو ایسی حالت میں اول نوافل کو بہ نیت قضا یا قربت ادا کرے اُسکے بعد نماز واجبہ کو بجالائے اور اگر اداے نوافل کے لائق وقت اخیر میں بھی وسعت نہیں تھی تو ایسی صورت میں اول نماز واجبہ کو ادا کرے اسکے بعد نوافل کی قضا بجالائیگا۔

(هـ) حدیث از وسائل الشیعہ۔ حریر نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ کہا



نہ ارہ نے کہ بین نے جناب امام محمد باقر سے عرض کیا کہ ایک شخص کے ذمہ قضاے یومیہ ہو وہ قضا پڑھتا ہی پس اس کو خوف ہوا صبح کے طلوع ہو جائیگا اور نماز شب کو اس شب کی نہیں پڑھا تھا فرمایا حضرت نے نماز قضا میں تاخیر کرے اور اول نماز شب کو پڑھ لے۔

**من مؤلف** اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اس شخص کے لئے کہ جو قضاے یومیہ پڑھتا ہی اور اس پڑھنے کی حالت میں وقت نافلہ کا تنگ ہو جائے تو چاہئے کہ نافلہ کو اول ادا کرے اور قضاے یومیہ کو بعد پڑھے اس سبب سے کہ وقت نوافل کا تو قضا ہو جائیگا اور قضاے یومیہ کے ادا کرنے کے لئے ابھی وقت باقی ہی پس جبکہ ذمہ قضاے یومیہ ہو اس کو بھی نوافل کا ادا کرنا جائز ہی اور نوافل اس کے صحیح ہیں اگر قضاے یومیہ ہو تو چاہئے کہ قضاے یومیہ کو بھی ادا کرے اور نوافل کو بھی اس سبب سے کہ نوافل تم صلوة ہیں نوافل کو ہرگز ترک نہ کرے۔

**مسئلہ**۔ جناب مستطاب توجع مآب قبلہ دیکھ ہر دو مرنائب امام غائب مولانا و مقتدانا جناب سید آقا حسن صاحب مجتہد العصر والزمان مدظلہ العالی عرض یہ ہو کہ دربارہ ادا نوافل یہاں تک جو کچھ میں نے لکھا ہو عمل اس پر صحیح ہو یا نہیں اور جس پر نماز واجبہ قضا ہو وہ بلا ادا کرنے قضاے واجبہ کے نوافل کو پڑھ سکتا ہو یا نہیں۔ بیدنوا توجروا۔

## جواب

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد عمل اس پر جائز ہی اور جس پر نماز قضا ہو وہ بھی نوافل بجا لا سکتا ہے۔  
فجزاکم اللہ خیر الجزاء واجزل مثویا لکم بجزیل الاجر والحباء وانا اللہ حی  
عفور بہ ذی لمنن المحتویا المشجن السید اقا حسن عفی عنہ

نقل مہر

الیس اللہ بکاف  
عبد  
السید اقا حسن



## باب بیوان اوقات مشترک و مختص و فضیلت نماز ظہر و عصر

(۱) حدیث از من کا یحضرہ الفقیہ جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ۔ عبیدہ بن زرارہ نے وقت نماز ظہر و عصر کا جناب امام جعفر صادق ؑ سے دریافت کیا پس حضرت نے فرمایا کہ جب زوال شمس ہو جائے تو وقت ظہر و عصر کا داخل ہو جاتا ہے مگر وقت نماز ظہر کا قبل نماز عصر کے ہے بعد اسکے تکمیل اختیار ہی نماز ظہر و عصر کے ادا کرنے میں یہاں تک کہ آفتاب غائب ہو۔

(۲) حدیث ایضاً زرارہ نے روایت کی ہے جناب امام محمد باقر ؑ سے کہ فرمایا آنحضرت نے جب آفتاب کو زوال ہو جائے تو وقت نماز ظہر و عصر کا داخل ہو جاتا ہے اور جب آفتاب غروب ہو جائے تو وقت نماز مغرب و عشا کا داخل ہو جاتا ہے۔

(۳) حدیث از جواہر الکلام۔ داؤد بن مرقد نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جب زوال شمس ہو جائے تو وقت ظہر کا داخل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ گزرے اُس سے اس قدر وقت کہ اُس میں چار رکعت نماز پڑھ سکے اور بعد اسکے وقت عصر کا داخل ہو جاتا ہے اور ان دونوں کا وقت رہتا ہے جب تک کہ غروب میں بمقدار (پانچ رکعت کے وقت باقی رہے اور اگر بمقدار چار رکعت کے باقی رہے پس ظہر کا وقت خارج ہو گیا عصر کا وقت ہے جب تک کہ آفتاب غائب ہو جائے اور جبکہ آفتاب غروب کرے تو مغرب کا وقت داخل ہوتا ہے یہاں تک کہ تین رکعت نماز مغرب کی پڑھ سکے اور بعد اسکے وقت عشا کا داخل ہو جاتا ہے اور ان دونوں کا وقت رہتا ہے جب تک کہ نصف شب میں چار رکعت کا وقت باقی رہے پس اس وقت مغرب کا وقت خارج ہو جاتا ہے اور عشا کا وقت باقی رہتا ہے جب تک کہ نصف شب ہووے۔

(۴) من مؤلف احادیث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ بعد زوال شمس کے وقت



ظہر و عصر کا داخل ہو جاتا ہی مگر وقت مختص نماز ظہر کا اول زوال شمس سے بمقدار رکعت شخص حاضر کئے لئے اور دو رکعت کا مسافر کے لئے اور بعد اس مقدار کے وقت نماز عصر کا داخل ہو جاتا ہی اور نماز ظہر و عصر دونوں کا وقت رہتا ہی تا وقتیکہ غروب میں چار رکعت کا وقت شخص حاضر کے لئے اور دو رکعت کا وقت مسافر کے لئے یہ وقت مختص نماز عصر کا ہی پس جب غروب آفتاب میں وقت چار رکعت کا باقی ہو شخص حاضر کے لئے اور دو رکعت کا مسافر کے لئے تو چاہئے کہ اس وقت نماز عصر کو پڑھے اور نماز ظہر کو قضا کرے بن البستہ اگر غروب آفتاب میں وقت پانچ رکعت کا حاضر کے لئے اور تین رکعت کا مسافر کے لئے ہو تو ایسی صورت میں اول نماز ظہر بجالا کر نماز عصر کو بجالائیگا بشرطیکہ ایک رکعت نماز عصر کی قبل غروب کے ادا ہو جائے۔

حدیث میں آیا ہی کہ جس نے ایک رکعت کو پایا اس نے تمام نماز کو پایا مگر یہ اوقات صاحب عذر کے لئے ہیں نہ غیر صاحب عذر کے لئے اگر عداً بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت کو ضائع کر کے آخر وقت پر نماز پڑھیں گا تو وہ شخص مواخذہ دار خدا کا ہوگا احادیث میں آیا ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ جو شخص عداً وقت فضیلت کو ضائع کرے اس کا اختیار مجھ کو ہے چاہے اس کو اس تصور پر کہ اس نے عداً وقت فضیلت کو ضائع کیا عذاب کروں یا اس کی اس خطا کو بخش دوں۔ ملاحظہ ہوں احادیث مندرجہ نمبر (۵۱) باب بایسٹ کتاب بنا و اقوال علما مندرجہ باب مذکور کیونکہ وقت فضیلت کا عداً بلا عذر شرعی کے ضائع کرنا جائز نہیں قرار دیا گیا ہی ملاحظہ ہوں اقوال علما مندرجہ نمبر ۴۸ و ۴۹ وغیرہ باب بایسٹ کتاب ہذا۔

اوقات فضیلت نماز ظہر و عصر (۵۵) حدیث از جواہر الکلام جناب شیخ محمد حسن علیہ الرحمہ معویۃ ابن وہب نے کہا کہ جناب رسول خدا ص نے فرمایا کہ دروازہ خانہ کعبہ پر جبرئیل میرے پاس دو مرتبہ آئے اول دن میرے ساتھ نماز ظہر کی



پڑھی جبکہ زوال شمس ہوا تھا اور نماز عصر پڑھی اسوقت کہ جب سایہ ہر شے کا بقدر اسکے  
تھا بعد اسکے جب دوسرا دن ہوا تو جبریل نے نماز پڑھی میرے ساتھ ظہر کی اسوقت  
کہ جب سایہ ہر چیز کا بقدر اسکے تھا اور نماز عصر کی پڑھی اسوقت کہ جب سایہ ہر چیز کا  
دو مثل اسکے ہوا تھا پس جبریل متذکر ہوئے میری طرف اور کہا کہ اے محمد صلعم یہ وقت  
ان انبیاء کا ہے کہ جو تمہارے قبل تھے اور مابین ان وقتوں کے بھی وقت ہے۔

من مؤلف حدیث مذکور کو صاحب جواہر الکلام نے مختصر کیا ہے پوری حدیث جناب  
شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمائی ہے ملا حلقہ جو نمبر (۶) باب ہذا۔

(۶) حدیث از حدائق جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ معنویہ ابن دہب نے  
جناب امام جعفر صادق ؑ سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جبریل بوقت زوال  
شمس جناب رسول خدا کے پاس آئے اور حکم کیا نماز ظہر کا پس جناب رسول خدا نے نماز  
ظہر پڑھی بعد اسکے پھر جبریل اسوقت آئے کہ جب سایہ ایک قامت کے برابر تھا  
(یعنی برابر ہر قامت انسان کے) پس حکم نماز عصر کا کیا آنحضرت نے نماز عصر کی پڑھی  
پھر جبریل اسوقت آئے جبکہ آفتاب نے غروب کیا تھا حکم نماز مغرب کا کیا آنحضرت  
نے نماز مغرب کی پڑھی بعد اسکے پھر جبریل اسوقت آئے کہ جب شفق مغرب زائل  
ہو چکی تھی پس حکم نماز عشا کا کیا پس آنحضرت نے نماز عشا کی پڑھی پھر جبریل طلوع  
صبح صادق کے وقت آئے پس حکم نماز صبح کا کیا آنحضرت نے نماز صبح پڑھی پھر  
دوسرے دن بعد زوال شمس کے جبریل اسوقت آئے کہ جب سایہ ایک قامت تھا  
(یعنی برابر ایک قامت انسان کے) پس حکم نماز ظہر کا کیا آنحضرت نے نماز ظہر کی  
علاہ بحرین ایک مقام عرب میں ہوا بان کے لئے جناب رسول خدا نے دعا فرمائی ہے اس  
دعا کا اثر اتنا ہے کہ جو کہ مقام مذکور میں علمائے جلیل القدر امامیہ سے ہوتے ہیں چنانچہ جناب  
شیخ یوسف علیہ الرحمہ علمائے جلیل القدر امامیہ سے ہیں۔



پڑھی بعد اسکے پھر جبریلؑ اسوقت آئے کہ جب سایہ دو قیامت تھا (یعنی برابر دو قیامت انسان کے) پس حکم نماز عصر کا کیا آنحضرتؐ نے نماز عصر پڑھی پھر جبریلؑ اسوقت آئے کہ جب آفتاب غروب کر چکا تھا (یعنی قریب زوال سرخی مغرب پر) حکم نماز مغرب کا کیا پس آنحضرتؐ نے نماز مغرب کی پڑھی بعد اسکے پھر جبریلؑ اسوقت آئے کہ جب ثلث شب ہوئی تھی اور حکم کیا نماز عشا کا حضرتؐ نے نماز عشا پڑھی بعد اس کے جبریلؑ اسوقت آئے کہ جب طلوع ہوئی (یعنی قریب طلوع سرخی مشرق پر) پس حکم نماز صبح کا کیا آنحضرتؐ نے نماز صبح پڑھی بعد اسکے دیکھا کہ یہ اوقات ان انبیاء کے ہیں جو تمھارے قبل تھے اور کہا کہ مابین ان دونوں وقتوں کے بھی وقت ہے۔

من مؤلفات پس جبریلؑ کا یہ کہنا کہ مابین ان دونوں وقتوں کے بھی وقت ہے اس سے بعض لوگ نماز ظہر و عصر کے لئے یہ مراد لے لیتے ہیں کہ یہ وقت فضیلت نماز ظہر و عصر دونوں کا ہے اگر اسکو تسلیم کر لیا جائے تو اس میں یہ بہت بڑا سقم پیدا ہو جائیگا کہ نماز ظہر کے لئے وقت فضیلت کا دو قیامت تک ہو جائیگا حالانکہ کسی حدیث میں وقت فضیلت ظہر کا زوال شمس سے دو قیامت تک نہیں ہے بلکہ ایک قیامت تک ہے اور نہ علمائے امامیہ میں سے کوئی عالم اس بات کا قائل ہوا ہے کہ وقت فضیلت نماز ظہر کا دو قیامت تک ہے اس طرح حسب مراد مذکور وقت فضیلت مغرب میں یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ وقت فضیلت نماز مغرب کا غروب شمس سے ثالث شب قرار پائیگا اور کوئی حدیث ایسی نہیں ہے کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ وقت فضیلت نماز مغرب کا ثالث شب تک ہے اور نہ کوئی عالم علمائے امامیہ میں سے اس بات کا قائل ہوا ہے کہ وقت فضیلت نماز مغرب کا غروب شمس سے ثالث شب ہے پس ثابت ہوا کہ مراد مذکور درست و صحیح نہیں ہو سکتی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جبریلؑ کا یہ کہنا کہ مابین ان دونوں



دو وقتوں کے بھی وقت ہو یعنی جناب رسول خدا نے جن دو وقتوں میں ہر نماز کو علیحدہ علیحدہ ادا کیا ہے یہ وقت فضیلت خاص اسی نماز کا ہے نہ دوسری نماز کا یعنی وقت فضیلت نماز ظہر کا زوال شمس سے ایک قامت تک ہو اور نیز ما بین اسکے اسی طرح وقت فضیلت عصر کا سایہ ایک قامت سے دو قامت تک ہو اور نیز ما بین اسکے اسی طرح نماز مغرب کے لئے وقت فضیلت کا غروب شمس سے دوری شفق تک ہو اور نیز ما بین اسکے اسی طرح نماز عشا کے لئے وقت فضیلت کا دوری شفق سے تا ثلث شب ہو اور نیز ما بین اسکے۔

پس جبریل کے اس کہنے سے کہ ما بین ان دونوں وقتوں کے بھی وقت ہے یہی بات ثابت ہوئی کہ جیسا اوپر تحریر کیا گیا اس سبب سے کہ اول دن جناب رسول خدا نے حسب کہنے جبریل کے ہر نماز کو اسکے شروع وقت فضیلت پر ادا کیا اور دو وقتوں پر نماز کو اسکے ختم وقت فضیلت پر ادا کیا کہ جس سے یہ ثابت ہوا کہ ہر نماز کا دخول وقت فضیلت اور ختم وقت فضیلت یہ ہو اور ما بین ان دونوں وقتوں کے بھی اسی نماز کا وقت فضیلت ہو کہ جس کو اول و آخر ادا کیا گیا ہے نہ دوسری نماز کا اور یہ اوقات فضیلت کے جناب رسول خدا کے روبرو قائم ہو چکے لہذا بعد ان کے ان اوقات میں غیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ (۷) حدیث از وسائل الشیعہ و جواہر الکلام۔ احمد بن محمد یعنی ابی نصر نے جناب امام جعفر صادق سے وقت فضیلت نماز ظہر و عصر کا دریافت کیا حضرت نے تحریر فرمایا کہ وقت فضیلت نماز ظہر کا زوال شمس سے ہے جبکہ سایہ ایک قامت ہو اور اسکے بعد سے ایک قامت اور فضیلت نماز عصر کے لیے ہے۔

من مؤلف اس حدیث میں قامت سے مراد قامت انسان ہے۔

(۸) حدیث از وسائل الشیعہ و جواہر الکلام۔ محمد بن حکیم نے روایت کی ہے کہ سنا میں نے جناب امام موسیٰ کاظم سے کہ فرماتے تھے کہ اول وقت فضیلت نماز ظہر کا زوال شمس سے ہے اور آخر وقت اس کا جب زوال سے سایہ ایک قامت ہو



اسوقت تک ہی پس اسی کے بعد سے اول وقت (فضیلت) نماز عصر کا ہی اور آخر وقت اسکا زوال شمس سے دو قامت تک ہی میں نے کہا کہ ایام گرمی و سردی میں برابر ہی فرمایا بنی مؤلف اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ وقت فضیلت نماز ظہر کا ابتدا زوال شمس سے ہی اور جب سایہ ایک قامت ہو تو یہ وقت فضیلت نماز ظہر کا آخر ہی اور جب سایہ ایک قامت سے زیادہ بڑھا پس یہ ہی وقت ابتداء وقت فضیلت نماز عصر کا ہی اور زوال شمس سے جب سایہ دو قامت پر پہنچ جاوے تو یہ آخر وقت فضیلت نماز عصر کا ہی اور جب سایہ دو قامت سے زیادہ بڑھا پھر وقت فضیلت نماز عصر کا باقی نہیں رہتا۔

(۹) حدیث از جواہر الکلام خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ روایت کی یزید ابن خثلمہ نے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ وقت فضیلت نماز ظہر کا زوال شمس سے اسوقت تک ہی کہ جب سایہ قامت کے برابر ہو جب قامت پر پورا تمام ہو جائے تو یہ آخر وقت ہی بعد اسکے فضیلت نماز عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہی اور اسوقت تک باقی رہتا ہی کہ جب سایہ ایک قامت اور ہو (یعنی زوال شمس سے دو قامت تک) علاوہ احادیث مذکورہ کے اور بھی احادیث ہیں کہ جنکو بسبب طول ہونے کتاب ہذا کے قلم انداز کیا گیا۔

(۱۰) صاحب جواہر الکلام تحریر فرماتے ہیں کہ مراد قامت سے قامت انسان ہے نہ ذراع اگرچہ بعض احادیث میں تفصیل قامت کی ذراع وار ہوئی ہی مگر اہل حدیث میں (ملاحظہ ہوں احادیث مذکورہ) قامت انسان ہی۔

من مؤلف اور یہ ہی قول دیگر علمائے معتبرین متاخرین کا ہے۔

(۱۱) حساب ابتداء سایہ قامت و قامتین صاحب جواہر الکلام علی اللہ مقامہ تحریر فرماتے ہیں کہ بوقت زوال شمس جبکہ سایہ باقی رہتا ہی اُس سے جب سایہ زیادہ ہو تو اسوقت سے اعتبار سایہ کے ایک قامت اور دو قامت کا کیا جائیگا یعنی زوال شمس پر جبکہ سایہ باقی رہتا ہی اس باقی ماندہ سایہ سے



حساب ایک قنات اور دو قنات کا لیا جائے۔

(۱۲) اوقات نوافل ظہر و عصر جسوقت وقت فضیلت نماز ظہر و عصر کا باقی ہے

اُسیوقت تک اسکے نوافل کا بھی وقت ہو ملاحظہ ہو باب اُنس کتاب ہذا۔

(۱۳) جو شخص عیداً وقت فضیلت نماز ظہر و عصر کا ضائع کر کے آخر وقت پر نماز

ظہر و عصر کی پڑھے تو نماز ظہر و عصر اسکی قبول نہیں ہو ملاحظہ ہوں احادیث نمبر ۱۲

باب ہذا وغیرہ و نیز دیگر احادیث مندرجہ باب الیس کتاب ہذا۔

(۱۴) حدیث از حدائق جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ ابراہیم کرخی نے کہا کہ

سوال میں نے جناب امام موسیٰ کاظم ع سے کہ اگر زوال شمس سے بعد گزرنے وقت فضیلت

کے نماز ظہر پڑھے آیا اسنے آپکے نزدیک نماز کو ادا نہیں کیا حضرت نے فرمایا کہ اگر اس طرح

کیا ہو تو اسنے مخالفت کی سنت کی اور وقت کی اور نماز ظہر اسکی مقبول نہ ہوگی اور اس طرح

اگر کوئی شخص نماز عصر کو تاخیر کرے عیداً بدون کسی عذر کے یہاں تک کہ آفتاب قریب

مغروب ہو تو نماز اسکی قبول نہ ہوگی تحقیق کہ جناب رسول خدا ص نے نماز واجبہ کے لئے اوقات

معین کئے ہیں اور انکے لئے حد معین کی ہو پس جو شخص کہ اس سے روگردانی کرے

ایسا ہو کہ اسنے فرائض خدا سے روگردانی کی۔

من مؤلف مؤید اس حدیث کے حدیث نمبر بالیل باب ۲۲۔ بھی ہو۔ اور نیز حدیث

نمبر ۳۲ باب ۲۲ کتاب ہذا۔

(۱۵) حدیث از بحار الانوار بحوالہ کتاب ثواب الاعمال جناب شیخ صدوق

علیہ الرحمہ ابی سلام عیدی نے بخدمت جناب امام جعفر صادق ع عرض کیا کہ کیا فرماتے

ہیں آپ اُس شخص کے حق میں کہ جو نماز عصر میں وقت فضیلت سے تاخیر کرے عیداً

فرمایا حضرت نے کہ بروز قیامت آئیگا تنہا نہ اہل رکھتا ہوگا اور نہ مال میں نے کہا

کہ اگرچہ وہ اہل بہشت سے ہو فرمایا حضرت نے کہ اگرچہ اہل بہشت سے ہو میں نے کہا



کہ مرتبہ اسکا بہشت میں کیا ہو کہ جو تنہا ہو گا نابل چونہ مال ہو فرمایا حضرت نے کہ وہ همان ہو گا اہل بہشت کا اور اسکے لئے کوئی گھر نہ ہو گا۔

من مؤلف اس حدیث کو صاحب جمال الصالحین اعلیٰ اللہ مقامہ نے بھی تحریر فرمایا ہے (۱۶) حدیث ایضاً عبد اللہ حلبی نے روایت کی ہے جناب امام جعفر صادق سے کہ فرمایا جناب امام عارف نے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ وہ شخص کہ جو نماز عصر کو ضائع کرے (وقت فضیلت سے) وہ موتور ہو اہل و مال سے میں نے عرض کیا کہ موتور کیا ہے فرمایا حضرت نے کہ اُسکے لئے نہ اہل ہو نگے نہ مال کیونکہ ضائع کیا اُسے نماز کو اور ترک کیا عہدا یہاں تک کہ آفتاب زرد ہو گیا۔

(۱۷) طریقہ ادا سے نوافل و نماز ظہر و عصر حتی الامکان نوافل ظہر و نماز ظہر کو ہمیشہ زوال شمس پر ادا کرے حدیث میں آیا ہے کہ جو مؤمن اس وقت رکوع یا سجود یا قیام میں ہو تو خدا نے تعالیٰ اُسکے جسم کو آتش دوزخ پر حرام فرماتا ہی ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۱۰، باب اُنتالیس کتاب ہذا اور یہ وہ وقت ہے کہ اس وقت رہا ہے آسمان کھل جاتے ہیں اور جودعا کی جائے خدا تعالیٰ مستجاب فرماتا ہی ملاحظہ ہوں احادیث نمبر ۷ و ۸ و ۹ باب اُنتالیس کتاب ہذا یہ وقت خاص اوقات استجاب دعا میں سے ہے پس اس وقت سے سایہ ایک قامت تک وقت فضیلت نماز ظہر کا ہے یعنی زوال شمس سے سایہ ایک قامت تک وقت فضیلت ظہر کا باقی رہتا ہی اور بعد سایہ ایک قامت کے پھر وقت فضیلت ظہر کا باقی نہیں رہتا اور جب سایہ ایک قامت پر تمام ہو کر زیادہ ہو تو یہی شروع وقت فضیلت نماز عصر کا ہی بنا بر قول اول کے اور بنا بر قول دوم کے بعد ادا سے نماز ظہر ہی سے وقت فضیلت عصر کا شروع ہو جاتا ہی قبل ختم سایہ ایک قامت کے انشاء اللہ قول اول و قول دوم کو بصراحت آئندہ تحریر کیا جائیگا چونکہ دخول وقت فضیلت ہر نماز کا بمقابلہ وقت وسط اور آخر وقت فضیلت کے



افضل تریبے ملا حظہ نمبر (۳۹) باب بائیس کتاب ہذا لہذا اس وقت نوافل عصر کے ادا کر کے نماز عصر کی ادا کر کے پس بعد خارج ہونے وقت فضیلت ظہر سے وقت فضیلت نماز عصر کا شروع ہو کر ایک قامت تک باقی رہتا ہو یعنی زوال شمس سے دو قامت تک اسکے بعد سے پھر وقت فضیلت عصر کا باقی نہیں رہتا۔ مگر بسبب اختلاف احادیث کے مابین علما کے اختلاف ہو گیا ہو ایک جماعت علما ذراع و ذراعین کی قائل ہو اور ایک جماعت علما قاست و قاستین کے جو علما قاست و قاستین کے قائل ہیں انہیں زیادہ تر اختلاف وقت فضیلت عصر میں واقع ہو گیا ہو اگر ان جمیع احادیث مختلفہ کو تحریر کیا جائے تو کتاب ہذا کو بہت طول ہو جائے لہذا بخیاں طول ہونے کتاب ہذا کے انکو قلم انداز کیا گیا خلاصہ یہ ہے کہ ان تمام احادیث مختلفہ سے ابتدائے وقت فضیلت عصر کے دو وقت ظاہر ہوتے ہیں (ملاحظہ ہوں ابتدائے اوقات فضیلت عصر مندرجہ قول اول و دوم آئندہ) لہذا جو علما قاست و قاستین کے قائل ہیں انہیں اختلاف ہو گیا ہو ایک جماعت علما قول اول کے اور دوسری جماعت علما قول دوم کی قائل ہو۔

(۱۸) قول اول یہ ہو کہ وقت فضیلت نماز عصر کا آخر وقت فضیلت ظہر سے شروع ہوتا ہو نہ قبل اسکے اس قول کے قائل جناب شہید اول و شہید ثانی و مقدس احمد اردبیلی وغیرہ وغیرہ علما اے رضوان اللہ علیہم ہیں۔

علما جو احادیث قاست و قاستین میں وارد ہیں جو ادھر تحریر ہو چکے ہیں اُن سے یہ بات ثابت ہو کہ زوال شمس سے ایک قامت فضیلت ظہر کے لئے ہے اور بعد فضیلت ظہر کے ایک قامت فضیلت عصر کے لئے ہو خلاصہ یہ کہ فضیلت ظہر کے لئے ایک قامت اور فضیلت عصر کے لئے ایک قامت مگر بنا قول دوم کی فضیلت عصر کے لئے بعد نماز ظہر کے کچھ کم دو قامت ہو جاتے ہیں۔ احتیاط اس موقع پر غور کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہو کہ ان دونوں قولوں میں سے یعنی قول اول و قول دوم میں سے ایک قول مطلوب خدا یعنی موافق حکم خدا کے ہو چاہے قول اول ہو



(۱۹) اور قول دویم یہ ہے کہ زوال شمس پر بعد فراغ نماز ظہر کے فوراً وقت فضیلت عصر کا داخل ہو جاتا ہے اگرچہ وقت فضیلت نماز ظہر کا ابھی بہت باقی ہو۔

(۲۰) قول دویم کے قائل مثل جناب شیخ مرتضیٰ انصاری وغیرہ و غیرہ علماء نے رضوان اللہ علیہم ہیں۔ اور جو علماء ذراع و ذراعین کے قائل ہیں وہ بھی قول اول کے قائل ہیں نہ قول دویم کے یعنی وقت فضیلت نماز ظہر کے ختم ہو جانے کے بعد سے وقت فضیلت نماز عصر کا شروع ہوتا ہے نہ قبل اسکے چنانچہ حسب حاویث ذراع و ذراعین کے اور چاہے قول دویم ہو اگر قول اول ہو تو قول دویم صحیح نہیں اور اگر قول دویم ہو تو قول اول صحیح نہیں لہذا

تقاضا کے احتیاط یہ ہے کہ ان دونوں قولوں میں سے اس قول پر عمل کرنا چاہیے کہ جس قول پر عمل کرنے سے موافق دونوں قولوں کے وقت فضیلت عصر پر نماز عصر کی ادا ہوتی رہے پس اگر قول دویم پر عمل کیا جائے تو ایسی صورت میں وقت فضیلت عصر پر بنا بر قول اول کے نماز عصر کی ادا نہیں ہو سکتی اس سبب کہ بنا بر قول اول کے بعد فراغ ہونے وقت فضیلت ظہر کے وقت فضیلت عصر کا شروع ہوتا ہے نہ قبل اسکے مثلاً زوال شمس پر بعد نماز ظہر کے فوراً نماز عصر کو بنا بر قول دویم کے ادا کر لیا تو بنا بر قول اول کے نماز عصر کی وقت فضیلت عصر پر ادا نہیں ہوئی اگرچہ نماز عصر کی صحیح ہے مگر بنا بر قول اول کے ثواب وقت فضیلت عصر کا نہیں ملا اس سبب سے کہ بنا بر قول اول کے بعد فراغ ہونے وقت فضیلت ظہر کے وقت فضیلت عصر کا شروع ہوتا ہے نہ قبل اسکے اور اگر قول اول پر عمل کیا جائے تو ایسی صورت میں بنا بر قول دویم کے بھی نماز عصر کی وقت فضیلت عصر پر ادا ہوتی رہیگی وقت فضیلت عصر کا ضائع نہیں ہو سکتا اس سبب کہ بنا بر قول دویم کے زوال شمس پر نماز ظہر کے بعد سے فوراً وقت فضیلت عصر کا شروع ہو کر دو قیامت تک رہتا ہے پس جب بنا بر قول دویم کے وقت فضیلت عصر کا زوال شمس سے دو قیامت تک ہو اور بنا بر قول اول کے بعد ختم سایہ ایک قیامت کے بعد ختم وقت فضیلت ظہر کے نماز عصر کو ادا کیا تو اس وقت نماز عصر کی حسب قول دویم کے بھی وقت فضیلت عصر پر ادا ہوگی غیر وقت فضیلت عصر پر پس مقتضائے احتیاط قول اول ہے۔



وقت فضیلت نماز ظہر کا دو ذراع پر تمام ہو جاتا ہے اسکے بعد سے وقت فضیلت عصر کا شروع ہوتا ہے نہ قبل اسکے چنانچہ جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ صدائق الناظرہ میں تحریر فرماتے ہیں خلاصہ اسکا یہ ہے کہ جو علما ذراع و ذراعین کے قائل ہیں بنا برائے نماز عصر کا قبل دو ذراع کے نہ پڑھنا مستحب ہے مگر صاحب عذر پڑھ سکتا ہے چنانچہ ابن جنید علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ شخص حاضر اگر نماز ظہر کو اول وقت فضیلت پر پڑھے تو بعد اسکے نماز عصر کو اسی کے ساتھ نہ پڑھے ہاں البتہ اگر مسافر ہو یا بیمار ہو یا خائف ہو تو پڑھ سکتا ہے پس شخص حاضر کے لئے مستحب ہے کہ زوال شمس سے ایک ذراع سایہ گزرنے تک نوافل ظہر کو ادا کر لے بعد اسکے نماز ظہر کو پڑھے اور جب سایہ دو ذراع ہو جائے نماز عصر کو پڑھے اور جو علما قامت و قامتین کے قائل ہیں ان میں اختلاف ہے بعض قائل ہیں کہ وقت فضیلت نماز ظہر میں بعد ادائے نماز ظہر کے نماز عصر کے ادا کرنے میں تعجیل کرنا مستحب ہے اور بعضی قائل بہ تاخیر ہیں (یعنی بعد ختم وقت فضیلت ظہر کے نماز عصر کو پڑھنا چاہیے)۔

من مؤلف پس قول دوم کے قائل مثل جناب شیخ مرتضیٰ انصاری وغیرہ وغیرہ علما رضوان اللہ علیہم ہیں اور قول اول کے قائل مثل جناب شیخ ابو عبد اللہ محمد ابن علی شہید اول و جناب شیخ زین الدین شہید ثانی وغیرہ وغیرہ علما سے رضوان اللہ علیہم ہیں چنانچہ جناب شیخ محمد حسن صاحب جواہر الکلام علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ جناب شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ کتاب مبسوطہ حمل میں اور جناب سلاار علیہ الرحمہ کتاب مراسم میں اور جناب

علیہ السلام حدیث ذراع و ذراعین کے زوال شمس سے جب سایہ دو ذراع پر تمام ہو جائے تو وقت فضیلت ظہر کا آخر ہے پس یہ وقت سے ابتدائے وقت فضیلت نماز عصر کا ہے جو علما ذراع و ذراعین کے قائل ہیں ان کے نزدیک نوافل و نماز ظہر میں کے اوقات کی نہایت پابندی ہے کہ ان اوقات سے مقدم و مکور نہیں پڑھ سکتا انشاء اللہ اس بارہ میں احادیث آیت و تحریر کی پابندی ملاحظہ ہوا حدیث و اقوال علما از نمبرہ اتان ۲ باب ہذا۔



ابن حمزہ علیہ الرحمہ کتاب وسیلہ میں اور نیز جناب قاضی ابن براجم علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ وقت فضیلت نماز ظہر کا زوال شمس سے اس وقت تک ہے کہ جب سایہ ہر چیز کا برابر اُس کے ہو جائے بعد اسکے فضیلت عصر کا وقت ہو یہاں تک کہ سایہ (ایک قامت پر تمام ہو ورنے یعنی زوال شمس سے سایہ) دو چند یعنی دو قامت ہو جائے۔

من مؤلف اور جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ حقائق میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک جماعت علما اس بات کی قائل ہے کہ نماز عصر کے پڑھنے میں یہاں تک تاخیر کرنا کہ وقت فضیلت نماز ظہر کا خارج ہو جائے مستحب ہے اور کتاب مقنعہ میں جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ نے اسکی تصریح کی ہے اور باب غسل جمعہ میں لکھا ہے کہ احادیث سے ثابت ہے کہ فرق کرنا دو نمازوں میں (یعنی جدا پڑھنا دو نمازوں کا) تمام دنوں میں باوجود اختیار و بدون عذر کے افضل ہے لیکن بروز جمعہ اور جناب شیخ محمد ابن مکی علیہ الرحمہ شہید اول کتاب ذکر ہی میں تحریر فرماتے ہیں کہ تاخیر کرنا نماز عصر میں یہاں تک کہ وقت فضیلت نماز ظہر کا گزر جائے مستحب ہے۔

من مؤلف۔ جناب شہید اول علیہ الرحمہ نے یہ ہی قول جمعہ میں بھی تحریر فرمایا ہے اور جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ شرح جمعہ میں تحریر فرماتے ہیں خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ بعد زوال شمس کے جب سایہ مثل شاخص کے ہو جائے اس وقت تک تاخیر کرنا افضل ہے اس سے کہ قبل اس وقت کے نماز عصر پڑھی جائے جیسا کہ نماز ظہر کا پڑھنا قبل برابر ہونے سایہ شاخص کے افضل ہے بلکہ بعض علما کے نزدیک بعد زوال شمس کے قبل اس وقت (یعنی قبل برابر ہونے سایہ شاخص کے) نماز ظہر کا پڑھ لینا معین ہے (یعنی اگر بعد وقت فضیلت ظہر کے نماز ظہر کو پڑھ لیا تو نماز ظہر قبول نہ ہوگی ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۱۱۱۱) اور بنا بر قول ذراع و ذراعین کے اگر کوئی شخص نافلہ عصر کو وقت فضیلت ظہر میں اول پڑھے تو چاہیے کہ نماز عصر کے لئے تاخیر کرے یہاں تک کہ وقت فضیلت نماز ظہر کا خارج



ہو کر وقت فضیلت) نماز عصر کا آجائے یعنی سایہ بقدر شاخص ہو جائے پس جب سایہ بقدر شاخص ہو جائے بعد اسکے نماز عصر پڑھے اور یہ قول مشہور بنا بر احادیث و فتاویٰ کے ہے  
 من مؤلف منجملہ انکے ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۳ باب بائیس کتاب ہذا اور جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ نے مقتضیٰ میں بصرحت تحریر فرمایا ہے کہ نماز عصر کے لئے تاخیر کرنا یہاں تک کہ سایہ ایک مثل شاخص ہو جائے مستحب ہے۔

من مؤلف اور جناب مقدس حماد روایتی علیہ الرحمہ شرح ارشاد الاذہان میں تحریر فرماتے ہیں خلاصہ اُسکایہ کہ اوقات فضیلت نماز ظہر و عصر کے بنا بر قول مشہور علمائے امامیہ کے ہیں اور وہ اسکے قائل ہیں کہ نماز ظہر و عصر کا بتفویق یعنی علیہ علیہ اوقات فضیلت پر پڑھنا شخص خاص کے لئے ہے اگر یہ حدود اوقات فضیلت کے نہ ہوتے تو ہر آئینہ وقت فضیلت نماز عصر کا بعد فراغ نوافل ظہر و نماز ظہر کے داخل ہو جاتا حدیث میں ہے کہ جبکہ زوال شمس ہو جائے تو نماز ظہر کے لئے کوئی چیز منع نہیں ہے مگر تا وقتہ تیرا یعنی نوافل ظہر) بعد اسکے وقت فضیلت نماز ظہر کا ہی یہاں تک کہ سایہ ایک قامت ہو جائے اور یہ اخیر وقت فضیلت ظہر کا ہی بعد اسکے وقت فضیلت نماز عصر کا شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ سایہ (ایک قامت ہو جائے) زوال شمس سے دو قامت ہو جائے بعد اسکے تحریر فرماتے ہیں کہ وقت فضیلت نماز عصر کا زیادتی سایہ سے ہے بعد خارج ہونے وقت فضیلت ظہر کے۔

من مؤلف پس قوال علمائے رضوان اللہ علیہم مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ وقت فضیلت نماز ظہر کا زوال شمس سے اُس وقت تک ہے کہ جب تک سایہ ہر چیز کا برابر اُس چیز کے رہے اور جب سایہ برابر ہونے سے زیادہ بڑھا تو پھر وقت فضیلت نماز عصر کا ہے ہاں قول علمائے قائلین ذرا عین کا ہے یعنی یہ کہ زوال شمس پر قبل نماز ظہر کے ایک ذراع تک وقت نوافل ظہر کا ہے اور بعد نوافل ظہر کے وقت نماز ظہر کا ہے۔



ظہر کا باقی نہیں رہتا اور جب سایہ ہر چیز کے برابر ہو کر بڑھے پس اس وقت سے وقت فضیلت نماز عصر کا شروع ہو جاتا ہے اور ایک قامت تک رہتا ہے یعنی زوال شمس سے وقامت تک اسکے بعد سے پھر وقت فضیلت عصر کا باقی نہیں رہتا۔ اور جناب شیخ بہائی علیہ الرحمہ نے بھی مفتاح الفلاح میں اوقات فضیلت نماز ظہر و عصر کے یہ تحریر فرمائے ہیں پس اقوال علماء رضوان اللہ علیہم سے مندرجہ بالا ثابت ہوا کہ بعد خارج ہونے وقت فضیلت نماز ظہر کے وقت فضیلت نماز عصر کا شروع ہوتا ہے نہ قبل اسکے اور ان اقوال کے مؤید وہ احادیث ہیں کہ جو اوپر تحریر ہو چکے ہیں ملاحظہ ہوں احادیث مندرجہ نمبر ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ باب ہذا علاوہ انکے احادیث مندرجہ نمبر ۱ و ۲ باب بایں کتاب ہذا بھی اسی قول کے مؤید ہیں اور نیز حدیث نمبر ۳ باب مذکور اور منجملہ احادیث مذکورہ کے دو حدیثیں مندرجہ نمبر ۵ و ۶ باب ہذا ابتدائے احادیث ہیں اس قسم کے ابتدائی احادیث پر اوقات فضیلت کے مقرر ہوئے ہیں کہ جسے یہ ثابت ہو کہ یہ اوقات فضیلت جناب سولہ صا کے روبرو قائم ہو چکے ہیں اور روایات سے ثابت ہے کہ سبب سلطنت و غلبہ اہل خلافت کے احادیث میں اختلاف واقع ہو گیا ہے اسی سبب سے ما بین علماء کے بھی اختلاف ہے جو علماء قول اول کے قائل ہیں انکے نزدیک ابتداء و انتہا اوقات فضیلت نماز ظہر و عصر کے علیحدہ علیحدہ ہے اسی طرح فضیلت نماز مغرب و عشا کے علیحدہ علیحدہ ہے اس نماز کے وقت فضیلت میں دوسری نماز کا وقت فضیلت داخل نہیں ہو سکتا۔ حدود اوقات فضیلت کے اسوجہ سے مقرر کئے گئے ہیں تاکہ ہر نماز اسکی وقت فضیلت پر ادا ہو جناب حمید اول و جناب شہید ثانی و جناب مقدس احمد اردبیلی وغیرہ وغیرہ رضوان اللہ علیہم خوب تحریر علیہ اور جب ایک نماز کے وقت فضیلت میں دوسری نماز کا وقت فضیلت بھی داخل ہو جائے تو پھر وقت فضیلت اور وقت مشترک میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا اور وقت اخیر نماز کا بعد گزر جائے وقت فضیلت کے ہو ۱۲



فرماتے ہیں کہ فرق کرنا دو نمازوں میں یعنی جدا جدا پڑھنا دو نمازوں کا یعنی ظہر و عصر کا  
 راہی طرح مغرب و عشا کا تمام و نون میں باوجود اختیار و بدون عذر کے افضل ہے۔  
 من مؤلف اس طریقہ کی پابندی سے یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ ہر نماز اپنے اپنے  
 وقت فضیلت پر بلا کسی وقت کے ادا ہو جائیگی نہ وقت مشترک پر اور اگر ہر نماز کو اُس کے  
 دخول وقت فضیلت پر ادا کیا جائے تو ثواب اسکا بمقابلہ وقت فضیلت وسط و ختم کے  
 زیادہ تر ہے ملاحظہ ہوں احادیث مندرجہ نمبر ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ باب  
 بائیس کتاب ہذا خصوصاً فوائد و ثواب دخول وقت فضیلت ظہر و مغرب کے احادیث  
 میں بہت ہیں ملاحظہ ہو نمبر ۴۹ باب بائیس کتاب ہذا اب یہ اختیار ہے کہ فرق مابین دو  
 نمازوں کے بذریعہ ذکر خدا و تعقیبات کے ہو یا بذریعہ دیگر امور کے پس دخول وقت  
 فضیلت پر ہر نماز دو طریقہ سے ادا ہو سکتی ہے ملاحظہ ہو طریقہ اول اور طریقہ دوم مندرجہ  
 نمبر ۴۹ باب بائیس کتاب ہذا سوائے ان دو طریقوں کے اور کوئی طریقہ دخول  
 وقت فضیلت پر نماز ادا کر نیکا خیال میں نہیں آتا پس ہر دو طریقہ کے مذکور میں سے  
 جس طریقہ کی پابندی ہو سکے بہتر ہے اور اگر طریقہ سویم کے مطابق ادا کرے ملاحظہ ہو  
 طریقہ سویم مندرجہ نمبر ۴۹ باب بائیس کتاب ہذا تو اس طریقہ میں نماز عصر و عشا تو  
 دخول وقت پر ادا ہو جائیگی الا ظہر و نماز مغرب اپنے اپنے دخول وقت فضیلت پر  
 ادا نہیں ہو سکتیں اور جب یہ ہی دو نمازیں اپنے اپنے دخول وقت فضیلت پر ادا نہ ہوں  
 تو بہت بڑا نقصان حاصل ہوا اس سبب سے کہ بمقابلہ دخول وقت فضیلت عصر  
 و عشا کے انھیں دو وقتوں کے یعنی دخول وقت فضیلت ظہر و مغرب کے احادیث  
 میں زیادہ تر فضیلت ہے لہذا چاہیے کہ نماز ظہر و مغرب کو اُس کے دخول وقت فضیلت پر

اُعلیٰ یعنی بمقابلہ دخول وقت فضیلت عصر و عشا کے دخول وقت فضیلت ظہر و مغرب کی  
 فضیلت بہت ہے ملاحظہ ہوں احادیث نمبر ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ مندرجہ باب ۴۹ کتاب ہذا



ادا کرے اسی طرح وقت فضیلت عصر و عشاء داخل ہو تو اس وقت اُنگوا ادا کرے اور عیسایہ رواج عدا بلا غرض شریعی ترک اوقات فضیلت کا ہمارے مذہب شتا و عشری میں ہو گیا ہی اسکو ترک کرنا چاہیے اس سبب کہ عدا بلا غرضی ترک کرنا اوقات فضیلت کا جائز نہیں ہے ملاحظہ ہوں نمبر ۴۶ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ مندرجہ بالا بیسواں کتاب ہذا مسئلہ بجناب مستطاب تورع مآب الملک العلماء افضل الفضل اناب ام فایب مولانا و مقتدا اناجاب سید محمد باقر صاحب مجتہد العصر والزمان مدظلہ العالی۔ عرض یہ ہے کہ جو کچھ دربارہ ادا اے نماز ظہر و عصر و مغرب و عشاء کے حسبِ حدیث و اقوال علماء میں تحریر کیا ہے اس پر اس شخص کے نزدیک کہ جو علمائے قول اول کا قائل ہو عمل کرنا جائز و صحیح ہی یا نہیں۔

**جواب۔** باسیہ بسیانہ جو اوقات فضیلت نماز ظہر میں و مغربین مطابق احادیث و اقوال علمائے اعلام اس کتاب شریف میں جناب مؤلف ممدوح نے تحریر فرمائے ہیں عمل کرنا اپر جائز و صحیح ہی تا کہین قول اول کے نزدیک اور احادیث اہلبیت ظاہرین علیہم السلام میں تاکید اوقات فضیلت کی بہت کثرت سے وارد ہے اور زیادہ تاخیر کی نہایت مذمت وارد ہے۔

(لا اله الا الله القوی عبدہ محمد باقر بن محمد بن علی السرخوسی)

مسئلہ بجناب مستطاب تورع مآب مولانا و مقتدا اناجاب سید آقا صاحب مجتہد العصر والزمان مدظلہ العالی عرض یہ ہے کہ جیسا کچھ دربارہ نماز ظہر میں و مغربین کے حسبِ حدیث و اقوال علماء کے میں نے تحریر کیا ہے اس پر اس شخص کو کہ جو علمائے قول اول کا قائل ہو عمل کرنا جائز و صحیح ہی یا نہیں۔

**جواب۔** جائز و صحیح ہی لیکن اگر کسی شخص کو تفریق میں سبب ہو ضروریہ زیادہ وقت درجستہ و فضیلت اوقات فضیلت کا یہ بھی عنوان ہو سکتا ہے کہ مثلاً نماز ظہر کو آخر وقت فضیلت میں پڑھے ایسے وقت پر کہ جو بعد غنم نماز ظہر کے دخول وقت فضیلت نماز عصر ہو جائے پس اسوقت نماز عصر کو بھی اول وقت فضیلت میں بجالائے پس ہر ایک نماز اپنے وقت فضیلت میں بھی ہو گئی اور پھر زیادہ ضرورت انتظار کی نہ ہوگی مختصر تعقیب ظہر پڑھ کر نماز عصر کو وقت فضیلت عصر میں ادا کر سکیگا اسی طرح مغرب

۵۔ یہ طریقہ طریقہ سویم نمبر ۴۹ باب بالین میں تحریر ہے ملاحظہ ہو طریقہ مذکور ۱۲



و عشا کو بھی ادا کر سکتا ہو لیکن افضل وہ ہی ہو کہ اقول اوقات فضیلت میں دینے دخول وقت فضیلت پر نماز فریضہ کو ادا کرے بعد اسکے تعقیبات وغیرہ بین وقت بسر کرے یہاں تک کہ وقت فضیلت دوسری نماز کا داخل ہوا اور ثواب جیسا حاصل کرے۔  
واللہ یعلم خیرہ الشیخ اقا حسن عفی عنہ۔

نقل مہر

الایس للہ بکاف ۱۳۱۴  
عب  
الشیخ اقا حسن

حدیث اختلافی

(۱۸) احادیث اوقات فضیلت ذراع و ذراعین۔ بنابر مشہور روز نماز کے متاخرین مثل صاحب جواہر الکلام اعلیٰ اللہ مقامہ وغیرہ کے نزدیک وقت نماز ظہر کا زوال شمس سے اُس وقت تک ہو کہ جب سایہ ہر چیز کے برابر ہو اور اسکے بعد سے وقت فضیلت عصر کا اُس وقت تک ہو کہ جب ہر چیز کے دو برابر ہو جاوے کہ جیسا نمبر (۱۰) باب ہذا میں ذکر کیا گیا ہے۔ مگر علمائے متقدمین اور نیز ایک جماعت علماء مثل جناب مجلسی اعلیٰ اللہ مقامہ و صاحب مدارک علیہ الرحمہ و صاحب صدائق رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے نزدیک ایک ذراع اور دو ذراع ہی۔

علیہ یہ طریقہ طریقت اول نمبر ۴۹ باب بائیس کتاب ہذا میں تحریر ہے یہ ہی طریقہ جمیع طریقوں میں افضل تر ہے ملاحظہ ہوں طریقہ اول و طریقہ دوم و طریقت سوم  
مندرجہ نمبر ۴۹ باب ۲۲ کتاب ہذا ۱۲

فل یہاں سے تا نمبر ۲۔ اُن احادیث کو لکھا گیا ہے کہ جن میں اختلاف ہے اور ایک جماعت علماء انہیں احادیث کے قایل ہیں ۱۲



حدیث اختلافی

(۱۹) حدیث زراره نے باسناد روایت کی ہے جناب امام محمد باقرؑ سے کہ فرمایا جناب امامؑ نے کہ دیوار مسجد جناب رسولکذا م کی بقدر قامت تھی جبکہ سایہ ایک ہاتھ اُس سے گذرتا تھا نماز ظہر پڑھتے تھے اور جبکہ سایہ دو ہاتھ گذرتا تھا نماز عصر کو پڑھتے تھے بعد اسکے جناب امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیون ایک ہاتھ اور دو ہاتھ مقرر کئے گئے مین نے کہا نہیں فرمایا بسبب نافلہ کے پس تو نافلہ ظہر کے زوال شمس سے پڑھے یہاں تک کہ سایہ ایک ہاتھ پہنچے اور جبکہ ایک ہاتھ پہنچ جاوے تو فریضہ ظہر کو پڑھ اور نافلہ کو ترک کر اور جبکہ سایہ دو ہاتھ پہنچ جاوے تو فریضہ عصر کو پڑھ اور نافلہ عصر کو ترک کر۔

من مؤلف اس مقام پر صاحب مدارک اعلیٰ اللہ مقامہ تحریر فرماتے ہیں کہ بمقتضائے اس حدیث کے نافلہ ظہر کو بعد ایک ہاتھ کے اور نافلہ عصر کو بعد دو ہاتھ کے ترک کرنا چاہیئے اور بعد فریضہ کے نافلہ کو قضا بجالاوے اور ایک جماعت علمائے لکھا ہے کہ وقت نافلہ ظہر کا زوال شمس سے اُس وقت تک ہو کہ جب سایہ ایک ہاتھ یعنی دو قدم تک پہنچے اور اسکے بعد نافلہ عصر کا وقت اُس وقت تک ہو کہ جب سایہ دو ہاتھ تک پہنچے اسکے بعد قضا ہے۔

حدیث اختلافی

(۲۰) حدیث از وسائل الشیعہ اسمعیل حنفی نے جناب امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہو کہ فرمایا جناب امام رضاؑ نے کہ جناب رسولکذا م جبکہ دیوار کا سایہ ایک ذراع (یعنی ایک ہاتھ) ہوتا تھا نماز ظہر پڑھتے تھے اور اسکے بعد جبکہ سایہ دو ذراع (یعنی دو ہاتھ) ہوتا تھا نماز عصر پڑھتے تھے مین نے کہا کہ دیوار مختلف ہوتی ہے بعض چھوٹی بعض بڑی

علہ اس حدیث کو جناب علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار میں اور جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ نے وسائل میں اور جناب صاحب مدارک علیہ الرحمہ نے مارک میں اور جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے من لا یحضرہ الفقیہ میں تحریر فرمایا ہے ۱۲۔



ہوتی ہے پس فرمایا حضرت نے کہ دیوار مسجد جناب رسول کھداس کی اس زمانہ میں ایک قامت تھی۔

(۲۱) حدیث از سجاد الانوار ابن مسکان نے زرارہ سے روایت کی ہو کہ کہا اس نے مجھ سے کہ آیا جانتے ہو کہ کیون ایک ہاتھ اور دو ہاتھ نماز کے لئے معین کیے گئے ہیں نے کہا کہ کیون پس فرمایا کہ نماز فریضہ کے لئے اسوا سطلے کہ زوال شمس سے جب تک کہ سایہ ایک ہاتھ پہنچے اس وقت تک نافلہ کو پڑھا اسکے بعد فریضہ ظہر کو پڑھا اور جبکہ سایہ زوال شمس سے دو ہاتھ پہنچے اس وقت نافلہ عصر کو پڑھا اور اگر قبل اسکے نافلہ کو نہیں پڑھا ہو تو ترک کر (یعنی نوافل کو قضا کر)۔

حدیث اختلافی

(۲۲) حدیث از وسائل الشیعہ زرارہ نے روایت کی ہو کہ میں نے جناب امام محمد باقر سے وقت نماز ظہر کا دریافت کیا حضرت نے فرمایا کہ زوال شمس سے جب سایہ ایک ذراع ہو تو وقت نماز ظہر کا ہے جب اس وقت سے ایک ذراع اور ہو تو وقت نماز عصر کا ہے پس زوال شمس سے یہ کل چار قدم یعنی دو ہاتھ ہو۔

ایضاً

(۲۳) حدیث ایضاً معویہ بن عجلی نے جناب امام محمد باقر و امام جعفر صادق سے روایت کی ہو کہ فرمایا بعد زوال شمس کے جبکہ سایہ دو قدم پر (یعنی ایک ہاتھ) پر پہنچے نماز ظہر کا وقت ہو اور بعد ظہر کے جب سایہ دو قدم اور زیادہ پہنچے تو یہ نماز عصر کا وقت ہو۔

ایضاً

(۲۴) حدیث ایضاً زرارہ سے روایت ہو کہ میں نے خدمت جناب امام جعفر صادق عرض کیا کہ وقت فضیلت نماز ظہر کا کونسا ہو فرمایا کہ زوال شمس سے جبکہ سایہ ایک ذراع (یعنی ایک ہاتھ) ہووے میں نے کہا کہ ایام گرمی و سردی میں برابر ہی فرمایا ہاں۔

نہی

(۲۵) حدیث ایضاً یعقوب بن شعیب نے روایت کی ہو کہ میں نے جناب امام جعفر صادق سے وقت فضیلت نماز ظہر کا پوچھا فرمایا جبکہ زوال شمس سے سلیک ذراع (یعنی ایک ہاتھ) پہنچے میں نے کہا کہ ایک ذراع کس چیز کا فرمایا کہ ایک ذراع تبرے سایہ کا۔

نہی



(۲۶) حدیث ایضا اسمعیل جعفی نے روایت کی ہے کہ جناب امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ آیا جانتے ہو کسواٹے ایک ذراع اور دو ذراع معین کئے گئے ہیں نے کہا کہ نہیں پس فرمایا کہ نمازِ فرضہ کے لئے تاکہ تو ایک نماز کو دوسری نماز کے وقت میں نہ پڑھے۔

من مؤلف صاحب مدارک اعلیٰ اللہ مقامہ مدارک میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہی قول

فل بنا بران احادیث کے ابتدا فضیلت ظہر کی زوال شمس سے نافلہ ظہر کے لئے ہے یعنی زوال شمس سے اسوقت تک کہ جب سایہ دو قدم پر پہنچ جائے تاہین اسکے نافلہ ظہر کو ادا کر لے یہ خاص وقت نافلہ ظہر کے لئے ہے اگر زوال شمس سے دو قدم سایہ پہنچنے تک نافلہ ظہر کو ادا نہیں کیا ہے تو اسکے بعد سے نافلہ ظہر قضا ہے اور اسبطح اگر بعد زوال شمس کے دو قدم سایہ پہنچنے تک بغیر ادائے نافلہ ظہر کے نماز ظہر کو ادا کر لے گا تو یہ نماز ظہر اپنے وقت فضیلت پر ادا نہ ہوئی چنانچہ جناب صاحب جواہر الکلام اعلیٰ اللہ مقامہ تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز ظہر کو بعد زوال شمس قبل ایک ہاتھ سایہ پہنچنے کے بغیر ادا کرنے نافلہ کے ادا کر لے گا تو وہ نماز ظہر اپنی وقت فضیلت پر ادا نہ ہوگی کیونکہ بنا بران احادیث کے وقت فضیلت نماز ظہر کا (زوال شمس سے) بعد ایک ہاتھ سایہ پہنچنے کے ہے۔ پس بنا بران احادیث کے زوال شمس سے ایک ہاتھ سایہ پہنچنے تک نافلہ ظہر کو ادا کر لے یہ وقت خاص نافلہ ظہر کے لئے ہے پس جب زوال شمس سے سایہ ایک ہاتھ پر پہنچ جائے تو یہ شروع وقت فضیلت نماز ظہر کا ہے اور جب سایہ ایک ہاتھ اور پہنچ جائے اسوقت تک وقت فضیلت نماز ظہر کا باقی رہتا ہے اسکے بعد پھر وقت فضیلت نماز ظہر کا باقی نہیں رہتا پس بعد نماز ظہر کے نافلہ عصر کو بھی قبل دو ہاتھ سایہ تمام ہو جانے کے ادا کر لے اور جب زوال شمس سے سایہ دو ہاتھ پر تمام ہو جائے تو پھر نافلہ عصر قضا ہے اور وقت فضیلت نماز عصر کا شروع ہو جاتا ہے یعنی زوال شمس سے جب سایہ دو ہاتھ تمام ہو جائے تو وقت فضیلت نماز عصر کا شروع ہوتا ہے اور ایک ہاتھ سایہ اور پہنچنے تک باقی رہتا ہے اسکے بعد سے پھر وقت فضیلت عصر کا نہیں رہتا۔ ۱۲

محدث خزانہ  
 احوال اسلامی



معتبر ہے کہ ایک ذراع اور دو ذراع اور جناب شیخ حر عاملی نے بھی یہی لکھا ہے اور جناب یوسف بحرینی کتاب حقائق میں بھی یہی تحریر فرماتے ہیں کہ ان احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وقت فضیلت نماز ظہر کا بعد زوال شمس کے اس وقت سے شروع ہوتا ہے جبکہ سایہ دو قدم پر پہنچ جاوے اور جب سایہ چار قدم (یعنی دو ہاتھ) پر تمام ہو جاوے تو پھر وقت فضیلت ظہر کا باقی نہیں رہتا پس جبکہ سایہ چار قدم پر (یعنی دو ہاتھ پر) پہنچ جاوے اسکے بعد سے فضیلت نماز عصر کا وقت شروع ہوتا ہے اور اسکے بعد سے جبکہ دو قدم یعنی ایک ہاتھ پر اور سایہ پہنچ جاوے تب تک رہتا ہے یعنی زوال شمس سے چھ قدم یعنی تین ہاتھ پر فضیلت عصر کا وقت تمام ہو جاتا ہے حدیث صحیح زراریہ کی ہے (یعنی حدیث نمبر ۱۹) باب ہذا۔ بعد نقل اس حدیث کے صاحب حقائق یہ عبارت تحریر فرماتے ہیں کہ مجلسی علیہ الرحمہ نے کتاب بحار الانوار میں بہت اچھا تحریر فرمایا ہے جبکہ مشہور ماہین مخالفین کے یہ ہے کہ تاخیر کرنا نماز ظہر میں زوال شمس سے جبکہ سایہ برابر ہر چہر کے ہو جاوے اور اسکے بعد عصر کے لئے جبکہ سایہ دو مثل ہووے پس احادیث میں ہمارے یہاں جو کچھ اختلاف ہوا ہے کہ بعض احادیث میں ہے کہ جب سایہ ہر چیز کا برابر اسکے ہووے نماز ظہر پڑھے اور جبکہ دو برابر ہووے نماز عصر پڑھے اور بعض احادیث میں یہ ہے کہ آخر وقت فضیلت نماز ظہر کا اس وقت تک ہے کہ جب تک سایہ برابر رہے اور نماز عصر کا وقت جب تک ہے کہ سایہ دو برابر ہو جاوے جیسا کہ اکثر علمائے متاخرین کا قول ہے اور اکثر اخبار میں یہ ہے کہ زوال کے بعد سے نماز ظہر کا وقت ہے کوئی چیز مانع نہیں ہے مگر نافلہ چاہے نافلہ کو طول دے یا مختصر پڑھے پس ان تمام احادیث سے جو کچھ مجھ واضح ہوا حدیث مثل اور مثلیں کی بحالت تیقہ ہے چونکہ یہ قول مشہور مخالفین میں ہے اور بعض اخبار میں تاویل مثل اور مثلیں کے ساتھ ذراع و ذراعین کے وارد ہوئی ہے پس ان تمام احادیث میں بنانا اوقات فضیلت نماز ظہر و عصر میں دو قدم یعنی ایک ہاتھ اور چار قدم یعنی



حدیث اخلاقی

دو ہاتھ آپس نافلہ کو ان اوقات سے کہ جیسا کہ بیان کیا مقدم مؤخر نہیں پڑھ سکتا۔  
 (۲۷) حدیث از وسائل الشیعہ۔ عمار بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب  
 امام جعفر صادقؑ نے ایک شخص سے کہ جبکہ زوال شمس ہو جاوے اور وہ سفر میں ہو اور بعد  
 اسکے وہ سفر میں جاوے پس نافلہ ظہر کی پڑھے اور نماز ظہر کو قصر کرے کیونکہ وہ اپنے گھر سے  
 نکلا ہے قبل اسکے کہ نماز ظہر کا وقت ہو پس سوال کیا کہ اگر نکلے بعد وقت ہو جائے ظہر کے  
 پس فرمایا آپ نے کہ اس صورت میں سفر میں ظہر کی چار رکعت نماز پڑھے بعد اسکے پڑھے  
 آخر رکعت نافلہ عصر کی کیونکہ اپنے گھر سے نکلا ہے بعد ہو جانے وقت نماز ظہر کے پس جبکہ عصر کا وقت  
 ہو تو نماز عصر کو قصر دو رکعت پڑھے کیونکہ یہ نکلا ہے سفر میں قبل از وقت عصر کے۔

## باب کیسوان اوقات و فضیلت وغیرہ نماز مغرب و عشاء میں

(۱) وقت مغرب۔ حدیث از وسائل الشیعہ۔ عبد اللہ بن سنان نے روایت  
 کی ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ وقت مغرب اس وقت ہے کہ  
 قرص آفتاب غروب ہو جاوے۔

(۲) حدیث ایضاً زرارہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے  
 کہ وقت مغرب کا اس وقت ہے کہ جب قرص آفتاب غائب ہو جاوے۔

(۳) من مؤلف شناخت غروب آفتاب کی یہ ہے کہ جب سُرخِ مشرق کی  
 جانب ہوتی ہے وہ سریر سے گزر کر طرف مغرب کے ہو جائے پس اس وقت غروب  
 واقعی آفتاب ہی چنانچہ حدیث ہے۔

(۴) حدیث از وسائل الشیعہ۔ برید ابن مغویہ نے جناب امام محمد باقرؑ سے  
 روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امامؑ نے کہ جب سُرخِ مشرق کی جاتی رہے  
 تو آفتاب غروب ہو گیا۔



(۵) حدیث ایضاً محمد ابن علی نے کہا کہ میں جناب امام رضاؑ کے ساتھ سفر میں تھا پس میں نے دیکھا کہ امامؑ نے نماز مغرب کی پڑھی جبکہ سیاہی مشرق کی جانب پیدا ہوئی۔  
 (۶) حدیث ایضاً احمد بن اشیم نے روایت کی ہے جناب امام جعفر صادقؑ سے کہ فرماتے تھے کہ وقت مغرب کا اُس وقت ہے کہ جب سرخی مشرق سے ذائل ہو جاوے اور جانتا ہے کہ کیونکر ہو میں نے کہا نہیں پس فرمایا حضرت نے اس سبب سے کہ مشرق مسلط ہو مغرب پر اس طرح سے یہ کہہ کر آپؑ نے اپنا سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر اٹھا کر فرمایا کہ جس وقت آفتاب مغرب سے غائب ہووے پس سرخی غائب ہوگی مشرق سے۔  
 (۷) حدیث ایضاً محمد یحییٰ نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ ملعون ہے وہ شخص کہ جو نماز مغرب کو تاخیر میں ڈالے میں نے کہا کہ اہل عراق نماز مغرب کو تاخیر کرتے ہیں یہاں تک کہ ستارہ ظاہر و روشن ہو جاتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ یہ اہل (ع) دشمن خدا کا کیا ہوا ہے۔

(۸) حدیث ایضاً زید شحام نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جو شخص نماز مغرب کو تاخیر میں ڈالے یہاں تک کہ ستارہ ظاہر و روشن ہو جاوے میں بدون کسی عذر کے پس میں اُس سے بیزار ہوں۔

من مؤلف اس حدیث کو صاحب جمال الصالحین نے بھی تحریر فرمایا ہے۔

(۹) حدیث ایضاً ابن مسکان نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جبکہ آفتاب غروب کرتا تھا جناب رسول خداؐ کسی کام کو نماز مغرب پر مقدم نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ نماز مغرب پڑھتے تھے۔

(۱۰) حدیث از من لا یحضرہ الفقیہ جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے دو مرتبہ کہ وہ شخص ملعون ہے ملعون ہے کہ جو نماز مغرب کو تاخیر کرے اسکی فضیلت حاصل کرنے کے لیے عرض کیا کسی شخص نے



کہ اہل عراق نماز مغرب کو تاخیر کرتے ہیں یہاں تک کہ ستارہ آسمان پر نکل آئے ہیں منسرایا  
آپ نے کہ یہ کام (ع) دشمن خدا کا کیا ہوا اور یہ شہام نے کہا کہ میں ایک مرتبہ  
کوہ ابو قیس پر چڑھ گیا اس وقت کہ جس وقت لوگ نماز مغرب پڑھا کرنے تھے پس دیکھا  
میں نے کہ آفتاب ابھی غائب نہیں ہوا اور اس پہاڑ کے پیچھے ہے پس میں نے  
جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو خبر دی حضرت نے فرمایا کہ تو نے بڑا کام کیا جس وقت آفتاب  
کو نہ دیکھے نماز کو پڑھ لے تجس کرنا آدمی پر لازم نہیں ہے۔

من مؤلف اس حدیث سے یہ ظاہر ہے کہ جبکہ علم دقیقین وقت کے داخل ہونیکا  
ہو جاوے اس وقت نماز کو ادا کرے زیادہ تجس کر نیکی ضرورت نہیں ہے۔

### (۱۱) وقت فضیلت نماز مغرب و عشا

(۱۲) حدیث از وسائل الشیعہ۔ جابر نے روایت کی ہے جناب امام جعفر صادق  
سے کہ میں نے وقت (فضیلت) مغرب کو پوچھا فرمایا کہ غروب آفتاب سے سقوط شفق تک

(۱۳) حدیث ایضاً بکر بن محمد نے روایت کی ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق  
سے سوال کیا (ابتداءً) فضیلت وقت نماز مغرب کا فرمایا کہ جبکہ قرص آفتاب غائب ہو  
پھر سوال کیا میں نے وقت (ابتداءً فضیلت) عشا کا فرمایا آپ نے کہ جب شفق

غائب ہو جاوے اور ملاحظہ ہو حدیث مندرجہ نمبر (۶) باب میں کتاب ہذا۔

(۱۴) حدیث ایضاً معویہ بن عمار نے روایت کی ہے کہ فرمایا وقت فضیلت  
عشا کا ثالث شب تک ہے۔

(۱۵) ان احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ نماز مغرب کی فضیلت کا وقت غروب آفتاب  
سے تا سقوط شفق ہوا کے بعد وقت فضیلت نماز مغرب کا نہیں رہتا اور جب شفق  
مغرب زائل ہو جاوے اس وقت سے فضیلت عشا کا وقت شروع ہو کر ثالث شب تک  
رہتا ہے پس لازم یہ ہے کہ بحالت اختیار نماز مغرب کو عین دخول وقت فضیلت پر ادا



کرے اس میں تاخیر نہ کرے کیونکہ جو شخص تاخیر کرے نماز مغرب میں بلا عذر کے یہاں تک کہ ستارہ روشن ہو جاوے تو اس کی نسبت جناب امام جعفر صادق ؑ فرماتے ہیں کہ وہ شخص ملعون ہے کہ جیسا حدیث نمبر (۸) باب ہذا سے ظاہر ہے اور اسطرح نماز عشا کو بھی عین وقت فضیلت پر ادا کرے یعنی بعد سقوط حمرت مغربہ سے ثلاث شب تک ادا کرے کہ یہ وقت فضیلت عشا کا ہے مگر بحالت عذر نماز عشا کو قبل از ابتداء وقت فضیلت کے یعنی فضیلت مغرب میں بھی پڑھ سکتا ہے۔

حدیث از وسائل الشیعہ۔ ابن مسکان نے ابی عبیدہ سے روایت کی ہے کہ کہا انھوں نے کہ سنائیں نے جناب امام محمد باقر ؑ سے کہ فرماتے تھے کہ جبکہ شب تاریک ہوتی تھی اور ہوا اور بارش ہوتی تھی تو جناب رسول خدا ؐ نے نماز مغرب پڑھی بعد اُس کے اس قدر توقف کیا کہ لوگوں نے ناقلہ پڑھی بعد اُس کے مؤذن نے اقامہ کیا پھر حضرت نے نماز عشا پڑھی اور بعد اُس کے اپنے اپنے گھر کو لوگ چلے گئے۔ اور بھی احادیث اس کے مؤید ہیں کہ اگر بحالت عذر شرعی کے اسطرح نماز کو ادا کرے تو کوئی قباحت نہیں ہے مگر بلا عذر شرعی کے اسطرح نہیں ادا کر سکتا اگر ادا کرے گا تو گو نماز ادا ہے مگر ثواب وقت فضیلت کا نہیں مل سکتا۔

(۱۶) حدیث از جمال الصالحین فرمایا جناب ائمہ ؑ نے کہ جو کوئی نماز عشا کو اتنی دیر کر کے پڑھے کہ سو جاوے اور فضیلت کا وقت گزر جاوے پس ایک فرشتہ موصول اُس پر نقرین کرتا ہے۔

(۱۷) حدیث از وسائل الشیعہ۔ ابن مسکان نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جو شخص قبل نماز عشا کے سو جاوے اور بیدار نہ ہووے یہاں تک کہ نصف شب گزر جاوے پس نماز کو پڑھے اور چاہے کہ استغفار کرے۔



## (۱۸) اوقات مختص و مشترک نماز مغرب و عشاء

(۱۹) حدیث از من کلا یحضرہ الفقیہ خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ جبکہ آفتاب غروب ہو جاوے تو وقت نماز مغرب و عشاء کا داخل ہوتا ہے۔

(۲۰) حدیث از وسائل الشیعہ عبد اللہ ابن بکیر نے روایت کی ہے زرارہ سے کہ کہا زرارہ نے کہ جناب امام جعفر صادقؑ فرماتے تھے کہ جب وقت آفتاب غروب کرے افطار جائز ہو اور نماز واجب ہو اور جب وقت نماز مغرب کو پڑھے اسکے بعد وقت نماز عشاء کا داخل ہو جاتا ہے اور نصف شب تک رہتا ہے۔

(۲۱) حدیث ایضاً داؤد بن فرقد نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جب وقت آفتاب غائب ہو جاوے وقت مغرب کا داخل ہوتا ہے یہاں تک کہ اس قدر زمانہ گزرے کہ تین رکعت پڑھ سکے بعد تین رکعت کے وقت مغرب و عشاء کا ہے یہاں تک کہ نصف شب میں بمقدار ادا کے چار رکعت کے وقت باقی رہے اور جبکہ چار رکعت کا وقت باقی رہے تو نماز مغرب کا وقت خارج ہو جاتا ہے اور وقت عشاء کا رہتا ہے نصف شب تک۔

(۲۲) حدیث ایضاً بکیر بن محمد نے روایت کی ہے جناب امام جعفر صادقؑ سے کہ فرمایا حضرت نے اول وقت عشاء کا زوال حمرت مغربہ سے ہے اور آخر وقت اُسکا نصف شب تک ہے۔

(۲۳) حدیث ایضاً ابی بصیر نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ اگر میں خائف نہ ہوتا کہ میری امت پر شاق ہوگا تو ہر آئینہ میں نماز عشاء میں تاخیر کے لئے امر کرتا ثالث شب تک مگر نہ کو نصف شب تک رخصت ہے۔



(۲۴) من مؤلف ان احادیث سے وقت مختص و مشترک ثابت ہو گیا کہ بعد غروب واقعی آفتاب سے بقدر ادائے تین رکعت کے وقت مختص نماز مغرب کا ہے بعد اسکے وقت نماز عشا کا داخل ہو جاتا ہے اور ان دونوں کا وقت رہتا ہے جب تک کہ نصف شب میں چار رکعت کا وقت شخص حاضر کے لئے اور دو رکعت کا مسافر کے لئے باقی ہو پس یہ وقت مختص نماز عشا کا ہے پس جب نصف شب میں وقت چار رکعت کا حاضر کے لئے اور وقت دو رکعت کا مسافر کے لئے ہو تو اس وقت نماز عشا کو پڑھے اور نماز مغرب کو قضا کرے اگر نصف شب میں وقت پانچ رکعت کا شخص حاضر کے لئے اور چار رکعت کا مسافر کے لئے ہو تو ایسی حالت میں اول نماز مغرب کو بجالا کر نماز عشا کی بجالائے گا اگرچہ اخیر رکعتیں نماز عشا کی بعد نصف شب کے پڑھی جاویں حدیث ہے کہ جسے ایک رکعت کو وقت میں پایا اُسے تمام نماز کو پایا جیسا کہ آخر نمبر (۶) باب میں تحریر ہو چکا ہے مگر یہ اوقات اخیر صاحب عذر کے واسطے ہیں نہ غیر صاحب عذر کے لئے پس وقت فضیلت کو عمدًا صنایع نکرے اگر عمدًا بلا عذر شرعی کے صنایع کریگا تو مواخذہ دار خدا کا ہو گا خدا کو اختیار ہے کہ اُسکے اس قصور کو کہ اُسے عمدًا بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت کو صنایع کیا بخشدے یا اس پر عذاب کرے ملاحظہ ہوں احادیث مندرجہ نمبر ۵ باب ۲۲ کتاب ہذا و نیز اقوال علماء مندرجہ باب مذکور اسی سبب سے عمدًا وقت فضیلت کا صنایع کرنا جائز نہیں ہے۔ اور چونکہ بعض علماء صرف ایک حدیث کی بناء پر اس بات کے قائل ہوئے ہیں کہ وقت نماز عشا کا آخر شب تک ہے پس حیاتِ اس میں ہے کہ بعد نصف شب کے آخر شب تک نماز عشا کو بہ نیت قربت مطلقاً بدون نیت ادا و قضا کے پڑھے۔

(۲۵) طریقہ ادائے نماز مغرب و عشا۔ نماز مغرب کو ہمیشہ دخولِ قضا پڑھے کیونکہ یہ وقت میں استجاب دعا کا ہے خدائے تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ



جو شخص اس وقت دعا کر لگا اسکی دعا کو قبول کرونگا (ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲ باب ۱۶)  
 اور جیسا کہ فی زمانہ ہمارے مذہب میں یہ رواج ہو گیا ہو کہ اکثر نماز مغرب کو اس وقت  
 پڑھتے ہیں کہ دو تین ستارہ نکل آئیں اور وہ لوگ یہ جانتے ہیں کہ وقت نماز مغرب کا  
 اس وقت سے شروع ہوتا ہو اور اس سے قبل گویا نہیں یہ عمل برخلاف احادیث کے ہو  
 احادیث میں حکم ہو کہ جو شخص نماز مغرب کے لئے اتنی دیر کرے کہ ستارہ ظاہر و روشن  
 ہو جائیں تو وہ شخص ملعون ہو (ملاحظہ ہوں احادیث نمبر ۷۰ اباب ہذا) اور جناب شہید ثانی  
 علیہ الرحمہ اسرار الصلوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعض صلحا ایسے تھے کہ اگر نماز مغرب میں  
 اتنی تاخیر ہوتی تھی کہ دو ستارہ نکل آئیں تو وہ غلام آزاد کرتے تھے یہ فعل سزاے قلب  
 کے لئے تھا (ملاحظہ ہو تحریر نمبر ۲۶ باب ۱۶) فقرہ مذکور سے یہ ثابت ہوا کہ زمانہ سابق میں  
 نماز مغرب اس وقت ادا کی جاتی تھی کہ جس وقت تک کوئی ستارہ نہیں روشن ہوتا تھا کہ  
 کہ جیسا احادیث میں حکم ہو اور جناب رسوخذام بھی نماز مغرب پر کسی کام کو مقدم نہیں  
 کرتے تھے یہاں تک کہ اول نماز مغرب پڑھتے تھے ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۹ باب ہذا ہیں  
 لازم یہ ہو کہ جمیع کاموں پر نماز مغرب کو مقدم کر کے دخول وقت پر یعنی غروب شمس کے  
 ہونے کے بعد ہی فوراً ادا کرے اسکے بعد چار رکعت نماز نوافل مغرب کی ادا کرے۔  
 وقت نوافل مغرب کا بعد غروب شمس کے تا سقوط حرمت مغربہ ہے اسکے بعد  
 نوافل قضا ہیں مگر جناب محقق ابوالقاسم صاحب شریع الاسلام کی تحریر سے یہ ظاہر ہوتا ہو  
 کہ جب تک نماز فریضہ کا وقت ہو اس وقت تک اسکے نوافل کا بھی وقت ہو مگر مشہور یہ ہو  
 کہ بعد سقوط حرمت مغربہ کے نافلہ مغرب قضا ہیں اور اسی پر اجماع علماء سے متاخرین  
 کا ہو کہ جب تک وقت فضیلت جس نماز کا ہو اس وقت تک اسکے نوافل ادا ہیں اور بعد  
 گزر جانے وقت فضیلت کے نوافل قضا ہیں (ملاحظہ ہو تحریر صاحب مدارک اعلیٰ اللہ  
 مقارنہ کی نمبر ۵ باب ۴۰ میں) اور بعد نماز مغرب کے جب تک حرمت مغربہ باقی رہے



اس وقت تک نماز عشا کو ادا نہ کرے اس سبب سے کہ یہ وقت فضیلت نماز عشا کا نہیں ہے اور اگر اس وقت نماز عشا کو ادا کر لے گا تو ثواب و فوائد وقت فضیلت کے حاصل نہیں ہو سکتے ہیں جب حمرت مغربہ دور ہو کر وقت فضیلت نماز عشا کا آجائے اس وقت نماز عشا کو بجالائے تاکہ ثواب و فوائد وقت فضیلت کے حاصل ہوں اور اسی طرح اگر وقت فضیلت نماز عشا میں نماز مغرب کو پڑھ لے گا تو ثواب وقت فضیلت مغرب کا نہیں پاسکتا۔ اور اگر نماز مغرب و عشا کو ملا کر پڑھے تو اسی طرح پڑھے کہ جس طرح نماز ظہر و عصر کی نسبت تحریر کیا گیا ہے ملاحظہ ہو تحریر نمبر ۱۱ باب بین کتاب ہذا۔ اور اگر عمداً بلا عذر کے وقت فضیلت نماز کو ضائع کر لے گا تو وہ شخص مواخذہ دار خدا کا ہو گا ملاحظہ ہو تحریر مندرجہ نمبر ۴۱ و ۴۲ باب بایں کتاب ہذا اور جیسا کہ طریقہ ادائے نماز مغرب و عشا کافی زمانہ ہمارے مذہب امامیہ میں ہو گیا ہے کہ بلا عذر شرعی کے عمداً وقت فضیلت کو ترک کر کے غیر وقت فضیلت نماز ادا کرتے ہیں یہ حکم نہ کسی حدیث میں ہے نہ اقوال علماء سے کہ عمداً اس طریق سے نماز مغرب و عشا کو ادا کرنا بہتر ہے پس جب ایسا حکم نہیں ہے تو اس طریقہ کو چھوڑنا لازم ہے اور اوقات فضیلت نماز مغرب و عشا کی یا بندی ضرور ہے میں نے اس بارہ میں مفصل طور پر نمبر ۱۱ باب بین کتاب ہذا میں تحریر کیا ہے اب مکرر اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

## باب بایسوان فضائل اوقات فضیلت و عقاب ترک اوقات فضیلت نماز پنجگانہ

(۱) حدیث از من لایحضره فرمایا جناب رسول خدا ص نے کہ جو شخص تمام امور کو چھوڑ کر نماز ادا کرنے کے لئے مستعد رہے اور منتظر اس کے وقت فضیلت کا رہے اور اس کو وقت فضیلت پر ادا کرے



اور رکوع و سجود کو با خشوع تمام کرے بعد اسکے تجمید اور حمد باری تعالیٰ کی کرے اور اُس میں مشغول رہے یہاں تک کہ وقت (فضیلت) دوسری نماز کا آوے اور مابین دونوں نمازوں کے کوئی کام دنیا کا نہ کرے پس اللہ تعالیٰ اُسکو ثواب حج اور عمرہ کا عطا فرماتا ہے اور وہ شخص علیین سے ہوگا۔

من مؤلف۔ اسی مضمون کی ایک حدیث جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ نے بھی سر الصلوٰۃ میں تحریر فرمائی ہے وہ یہ ہے۔

(۲) حدیث فرمایا جناب رسول خدا ﷺ نے کہ جو شخص اپنے نفس کو باز رکھے (مشغول ہوئیے امور دنیا کی طرف) نماز فریضہ میں اور اُس کے رکوع و سجود و خشوع کو پورے طور سے ادا کرے بعد اسکے خدائے عزوجل کے تجمید اور تجمید کرے یہاں تک کہ دوسری نماز فریضہ کا وقت (فضیلت) داخل ہو اور مابین دونوں نمازوں کے کوئی فعل نہ کرے نہ لکھیکہ خدائے تعالیٰ اُس کے لئے ثواب مثل حج کنندہ کے اور وہ علیین سے ہوگا۔

(۳) حدیث از بحار الانوار جناب امیر نے محمد ابن ابی بکر کو تحریر فرمایا کہ

علہ اس حدیث کے اس فقرہ سے کہ (بعد اسکے تجمید و حمد باری تعالیٰ میں مشغول رہے یہاں تک کہ وقت فضیلت دوسری نماز کا آجائے) یہ بات ثابت ہے کہ ایک نماز کے بعد فوراً دوسری نماز کا وقت فضیلت نہیں آجاتا تا وقتیکہ وقت فضیلت خارج نہ ہو جائے یعنی نماز ظہر کے بعد نماز عصر کا اس طرح نماز مغرب کے بعد عشاء کا وقت فضیلت داخل نہیں ہوجاتا تا وقتیکہ نماز ظہر و مغرب کا وقت فضیلت خارج نہ ہو جائے لہذا اس حدیث سے بھی تائید قول دوم مندرجہ نمبر ۱ باب بیس کی ہوتی ہے ۱۲

علہ یہ فقرہ اس حدیث کا مؤید قول دوم مندرجہ نمبر ۱ باب بیس ہے ۱۲

علہ حدیث کے اس فقرہ سے (قبل از وقت فضیلت کے نہ پڑے) تائید قول اول کی ہوتی ہے ملاحظہ ہو قول ذل مندرجہ نمبر ۱ باب بیس کتاب ہذا اور اگر فقرہ مذکور سے مراد قبل از وقت نماز لجاوے یعنی نماز ظہر و عصر کے لئے قبل زوال اور نماز مغرب و عشاء کے لئے قبل غروب آفتاب



نماز کے وقت (فضیلت) کا منظر یہ پس نماز کو وقت فضیلت پر پڑھو اور قبل از وقت فضیلت کے نہ پڑھو اور نہ اُس کے وقت (فضیلت) سے تاخیر کر مگر بسبب کسی کام کے۔

(۴) من مؤلف احادیث نمبر (۲ و ۳) سے یہ ثابت ہوا کہ مثلاً وقت فضیلت پر ایک نماز کو ادا کرے تو اس نماز کے بعد دوسری نماز کے وقت فضیلت کا انتظار کرے اور مابین ان دونوں نمازوں کے کوئی فعل لغو نہ کرے اور تحمید اور تحمید بار بتعالیٰ میں مشغول رہے یہاں تک کہ وقت فضیلت دوسری نماز کا آجاوے اُس وقت دوسری نماز کو ادا کرے تو خدا تعالیٰ اُس کو ثواب حج و عمرہ کا عطا فرماتا ہے پس اگر کوئی شخص بعد نماز مغرب کے (بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۷) تو یہ مراد سیاق عبارت حدیث سے نہیں نکلتی اس سبب سے کہ قبل از وقت نماز کے تو نماز ہی صحیح نہیں ہو (مثلاً کوئی شخص نماز ظہر و عصر و مغرب و عشا کو بعد طلوع شمس کے بوقت چاشت ادا کرے تو نماز ظہر و عصر و مغرب و عشا صحیح نہیں ہو) پس اس حدیث کے فقرہ اخیر کا حکم اس پر دلالت کرتا ہے کہ یہ حکم ان ہر دو فقرات کے لئے ہے یعنی (قبل از وقت فضیلت کے نہ پڑھو اور نہ اُس کے وقت سے تاخیر کر) مگر بسبب کسی کام کے یعنی اگر کوئی عذر شرعی ہو تو اُس وقت قبل از وقت فضیلت کے نماز عصر و عشا کو وقت مشترک میں پڑھ سکتا ہے یعنی زوال شمس پر بعد ادا سے نماز ظہر کے نماز عصر کو اور غروب شمس پر بعد نماز مغرب کے نماز عشا کو پڑھ سکتا ہے اور اس طرح بحالت عذر شرعی ہر نماز کو آخر وقت پر بھی یعنی بعد گزر جانے وقت فضیلت کے پڑھ سکتا ہے کہ جیسا دیگر احادیث سے بھی ثابت ہے عداً بلا عذر شرعی کے اوقات مذکور میں نماز عصر و عشا کے لئے اس حدیث سے بھی مخالفت پائی جاتی ہے اس سبب سے کہ نماز عصر و عشا کے لئے اوقات مذکورہ اوقات مشترک ہیں نہ اوقات فضیلت اسلئے کہ جب تک ایک نماز کا وقت فضیلت خارج نہ ہو جائے دوسری نماز کا وقت فضیلت داخل نہیں ہو سکتا جیسے وقت فضیلت ظہر کا جب تک خارج نہ ہو جائے وقت فضیلت عصر کا داخل نہیں ہو سکتا اس طرح جب تک وقت فضیلت مغرب کا خارج نہ ہو جائے وقت فضیلت عشا کا داخل نہیں ہو سکتا ملاحظہ ہو قول اول مندرجہ نمبر ۱۱ باب بیس کتاب ہذا ۱۲۔



نماز عشا کو ایسے وقت پڑھے کہ ابھی وقت فضیلت نماز عشا کا شروع نہیں ہوا ہے تو یہ ثواب کہ جسکا وعدہ احادیث مذکور میں کیا گیا ہو نہیں مل سکتا اسلیئے کہ ان احادیث میں قید وقت فضیلت کی ہو نہ غیر وقت فضیلت کی یہی حکم نماز ظہر و عصر کا ہے۔

(۵) حدیث از بکار الانوار۔ فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ جناب موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے شخص کو کیا جزا اور ثواب ہے کہ جو خاص اوقات فضیلت پر نماز کو پڑھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اس کے سوال کو عطا کرونگا اور بہشت اسکے لئے مباح کرونگا یہ حدیث نمبر (۲۰) باب ۱۸۔ میں بھی تحریر ہو چکی ہے۔

(۶) حدیث از وسائل الشیعہ۔ محمد بن مسلم نے روایت کی ہے کہ میں نے سنا جناب امام جعفر صادقؑ سے کہ فرمایا حضرت نے کہ جب وقت فضیلت نماز کا داخل ہوتا ہو اعمال کے باندھ ہونے کے لئے دروازہ ہائے آسمان کھلتے ہیں پس حضرت نے فرمایا کہ میں دوست نہیں رکھتا ہوں کہ قبل میرے اعمال کے کسی کا عمل آسمان پر جاوے اور صحیفہ میں مجھ سے قبل کسی کا نام لکھا جائے۔

من مؤلف اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب امام جعفر صادقؑ دخول وقت فضیلت پر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۷) حدیث ایضاً سعد بن سعد سے روایت کی ہے کہ کہا انھوں نے کہ فرمایا جناب امام رضاؑ نے کہ جب وقت فضیلت نماز کا داخل ہو لازم نہ تھیرے اس وقت نماز پڑھے کیونکہ نہیں جانتا کہ بعد کو کیا ہوگا (یعنی مثل اسکے کہ بیمار ہو جاوے یا کوئی کام ضروری آجاوے یا مر جاوے)۔

(۸) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ فرمایا جناب سوکذام نے کہ کوئی نماز ایسی نہیں ہے کہ وقت فضیلت اسکا داخل ہو مگر یہ کہ فرشتہ نازل کرنا ہو کہ ایسا اللہ اس کو کھڑے ہو اور اس آتش کو کہ جسکو تھنے اپنے پشتوں پر روشن کیا، ہو بجھا دے بسبب نماز کے۔



(۹) حدیث ایضا درج نے روایت کی ہے جناب امام جعفر صادقؑ سے کہ کہا جبریلؑ نے پیغمبر خدا سے کہ افضل وقت اول وقت ہے (یعنی شروع وقت فضیلت)۔

(۱۰) حدیث ایضا ابوبصیر نے روایت کی ہے کہ ذکر کیا جناب امام جعفر صادقؑ نے اول وقت کا (یعنی شروع وقت فضیلت کا) اور اسکی فضیلت کا پس میں نے کہا کہ میں نوافل کو کس طرح پڑھوں فرمایا کہ نوافل کو جس قدر ممکن ہو یہ تخفیف ادا کر۔

(۱۱) حدیث ایضا زرارہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ جان تو کہ اول وقت نماز کا ہمیشہ افضل ہے پس تعجیل کر تو خیر کی طرف جہاں تک ہو اس سبب سے کہ بہترین اعمال سے ہے نزدیک خدا کے۔

**من مؤلف** مراد اول وقت سے شروع وقت فضیلت ہے۔

(۱۲) حدیث ایضا زرارہ سے روایت ہے کہ زرارہ نے پوچھا جناب امام محمد باقرؑ سے کہ وقت نماز کا اول وقت افضل ہے یا وسط یا آخر اسکا فرمایا حضرت نے اول وقت بہ تحقیق کہ فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اس عمل خیر کو کہ جلد کیا جاوے۔

**من مؤلف** اول وقت سے مراد شروع وقت فضیلت ہے اور وسط سے وقت فضیلت اور آخر سے آخر وقت فضیلت۔

(۱۳) حدیث از ہمار الا نوار۔ ابراہیم بن موسیٰ قزاز نے کہا کہ جناب امام رضاؑ گھر سے باہر تشریف لے گئے اور میں اُنکے ساتھ تھا کہ راستہ میں وقت (فضیلت) نماز کا داخل ہوا پس آنحضرتؐ نے ایک مکان کی جانب توجہ کی اور سواری سے اُن پر سے اور فرمایا کہ اذان کہہ میں نے عرض کیا کہ آمد رنقا کا انتظار فرمائے حضرت نے فرمایا کہ خدا تجھ کو بخشے نماز کو اول وقت سے آخر وقت فضیلت تک بدون کسی عذر کے تاخیر نہ کرنا ہمیشہ تجھ کو لازم ہے کہ نماز اول وقت ادا کر۔



(یعنی شروع وقت فضیلت پر)۔

(۱۴) **مزموع الف - حدیث نمبر (۱۳) سے** یہ ثابت ہوا کہ جب وقت فضیلت نماز کا داخل ہو فوراً نماز کو ادا کرے اس سبب سے کہ وقت فضیلت میں بھی اول وقت یعنی دخول وقت فضیلت افضل ہی بمقابلہ وسط و آخر وقت فضیلت کے جیسا کہ حدیث نمبر (۱۲) باب ہذا سے ثابت ہے پس لازم یہ ہے کہ وقت زوال شمس پر اول نافلہ ظہر کو ادا کر کے نماز ظہر کی ادا کرے یہ وقت عین استجابت دعا کا ہے بعد نماز ظہر کے جب تک وقت فضیلت ظہر کا رہے حالت اختیار میں نماز عصر کو نہ پڑھے کہ جیسا حدیث نمبر (۱۳) باب ہذا سے ثابت ہے پس جب وقت فضیلت نماز عصر کا شروع ہو یعنی جب سایہ ہر چیز کے برابر ہو کر زیادہ بڑھے اُس وقت بعد ادا سے نوافل عصر کے نماز عصر کو ادا کرے اسی طرح نماز مغرب و عشا کو دخول وقت فضیلت پر علیٰ ہر ادا کرے تاکہ ثواب زیادہ حاصل ہو اور اگر کسی سبب سے بجز دخول وقت فضیلت پر نماز کو ادا نہ کر سکے تو وقت فضیلت کو ضائع نہ کرے۔

(۱۵) **حدیث از بخاری الاوارہ سوید بن غفلہ نے روایت کی ہے** جناب امیرؓ سے کہ فرمایا جناب امیرؓ نے کہ فرمایا جناب رسولؐ کھذا م نے کہ نہیں ہی کوئی بندہ کہ اہتمام کرے اوقات نماز کا (یعنی اوقات فضیلت کا) اور مواضع شمس کا (یعنی زوال اور طلوع و غروب وغیرہ شمس کا) مگر یہ کہ میں ضامن ہوں اُسکی راحت کا بوقت موت کے اور غم و اندوہ کے رفع ہونے کا اور نجات کا آتش جہنم سے۔

(۱۶) **حدیث از وسائل الشیعہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ** جب قوت نماز فریضہ پڑھے پس پڑھے تو نماز کو اُسکے وقت پر (یعنی وقت فضیلت پر) اس طرح سے کہ اُسکو وداع کرتا ہے کہ خوف ہووے کہ شاید پھر نوبت پڑے۔

نہ آوے (یعنی قوت ہو جاوے)۔

احادیث وقت فضیلت پر نماز کے ادا کرنے میں



(۱۷) حدیث از بجا رالانوار فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ جناب موسیٰؑ نے باری تعالیٰ سے عرض کیا کہ اُس شخص کو کیا جزا اور ثواب ہو کہ جو خاص اوقات فضیلت پر نماز کو پڑھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اُس کے سوال کو عطا کروں گا اور بہشت اُس کے لئے مباح کروں گا۔

(۱۸) حدیث از وسائل الشیعہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ وقت فضیلت نماز کا ادا کرنا بہتر ہو اولاد و اموال سے۔

(۱۹) حدیث ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ افضلیت وقت فضیلت کی وقت اخیرہ پر مثل آخرت کے ہے دنیا پر۔  
من مؤلف یعنی جس طرح بمقابلہ دنیا کے آخرت کو فضیلت ہو اسی طرح بمقابلہ وقت اخیرہ کے وقت فضیلت افضل ہو۔

(۲۰) حدیث ایضاً صاحب وسائل علی اللہ مقامہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک حدیث میں کہ جو طویل ہے فرمایا جناب امام رضاؑ نے کہ نماز وقت فضیلت پر افضل ہے۔

(۲۱) حدیث ایضاً جناب امیرؑ نے جناب امام حسنؑ کو وصیت فرمائی کہ میں وصیت کرتا ہوں تجھ کو اور فرزند کہ نماز کو وقت فضیلت پر ادا کر۔

(۲۲) حدیث از من لا یحضرہ الفقیہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جو بندہ وقت فضیلت پر نماز کو پڑھے اور محافظت وقت کی (یعنی وقت فضیلت کی کرے تو نماز اُسکی بلند ہوتی ہو نورانی پاک اور نماز پڑھنے والے سے کہتی ہو کہ جیسے تو نے میری محافظت کی خدا تعالیٰ تیری حفاظت کرے اور جب وقت فضیلت پر نماز نہ پڑھی جاوے اور محافظت وقت (فضیلت) کی نہ کیا وے تو نماز اُسکی واپس ہوتی ہے <sup>علہ</sup> یعنی قبول نہیں ہوتی اور سوید اس حدیث کے احادیث نمبر ۱۱۲ و حدیث نمبر ۱۱۳ باب ہذا بھی ہیں

امامیہ وقت فضیلت پر نماز ادا کروں

ایضاً

ایضاً

یعنی

یعنی

یعنی



تاریک و سیاہ اور کتنی ہی کہ جس طرح تو نے مجھ کو ضایع کیا خدا تعالیٰ تجھ کو ضایع کرے۔  
 (۲۳۳) حدیث از وسائل الشیعہ۔ ابن مسعود نے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول خدا ص سے عرض کیا کہ کونسا اعلیٰ اعمال میں سے نزدیک خدا کے محبوب تر ہے فرمایا حضرت نے کہ نماز پڑھنا اُس کے وقت (فضیلت) میں میں نے کہا کہ بعد اسکے کونسا اعلیٰ (محبوب تر) ہے فرمایا حضرت نے نیکی کرنا والدین کے ساتھ میں نے کہا کہ بعد اس کے کونسا اعلیٰ ہے فرمایا کہ جہاد کرنا راہ خدا میں۔

من مؤلف ذرا غور کرنا چاہیے کہ جہاد کرنا راہ خدا میں افضل اعمال میں سے ہے کہ جسکی خدا نے اکثر جگہ اپنے کلام پاک میں مدح فرمائی ہے اعلیٰ اعلیٰ مدارج بہشت کا وعدہ کیا ہے مگر اس سے بھی افضلتر والدین کے ساتھ نیکی کا کرنا ہے یعنی والدین کے ساتھ نیکی کرنا ثواب جہاد سے زیادہ تر ہے اور والدین کے ساتھ نیکی کرنے سے افضلتر وقت فضیلت پر نماز کا ادا کرنا ہے پس اب سمجھنا چاہیے کہ وقت فضیلت پر نماز کے ادا کرنے کی کس قدر فضیلت ہوئی۔

(۲۳۴) حدیث از بحار الانوار فرمایا جناب امام موسیٰ کاظم ع نے کہ نماز واجب وقت فضیلت پر جبکہ بارکان ادا کی جاوے زیادہ تر خوشخبر رکھتی ہے اس شلخ آس سے کہ جو تر و تازہ ہووے اور کافی جاوے پس لازم ہے تمکو وقت فضیلت پر نماز کا پڑھنا۔

(۲۳۵) من مؤلف حدیث نمبر (۲۳۴) میں جو تشبیہ چوب اُسکی دی گئی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نماز کو وقت فضیلت پر ادا کرنے میں فوائد و برکات بہت ہیں اور غیر وقت فضیلت پر وہ برکات و فوائد حاصل نہ ہونگے۔

(۲۳۶) عقاب ترک اوقات فضیلت۔ یعنی عداً وقت فضیلت کا ضایع کرنا۔ حدیث از جواہر الکلام بحوالہ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ عمار باطلی سے



کہ کہا انھوں نے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ ایک حدیث میں کہ جو شخص نماز کو بدون کسی عذر کے بعد وقت فضیلت کے پڑھے پس اسے اوقات نماز کی محافظت نہیں کی فرشتہ اس نماز کو لیجاتا ہی در اسخالیکہ وہ نماز سیاہ و تاریک ہوتی ہی اور نماز پڑھنے والے سے کہتی ہو کہ تو نے مجھ کو ضایع کیا خدا کے تعالیٰ تجھ کو ضایع کرے اور جیسے تو نے میری رعایت نہ کی خدا تیری رعایت نہ کرے۔  
 من مؤلف یہ بھی ایک طرح کا عقاب ہے کہ جو عید اوقات فضیلت کو ضایع کرنے کی وجہ سے حاصل ہوتا ہی۔

یعنی

(۲۷) حدیث از جمال الصالحین فرمایا جناب امہ ؑ نے کہ وقت فضیلت کا ضایع کرنا موجب غضب الہی و نزول بلا کا ہوتا ہی

(۲۸) حدیث از بجا رالانوارہ فرمایا جناب امام رضا ؑ نے کہ محافظت کرنا وقت فضیلت کی پس بہ تحقیق کہ بندہ بخوف نہیں ہی حوادث سے اور جبکہ وقت فضیلت داخل ہو جاوے اور اس میں عہد اذیر کرے پس وہ غاٹی ہی کہ نہ خدا کا فرماتا ہی فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ۔

(۲۹) حدیث ایضا فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ فرمایا جناب رسول خدا ص نے کہ کوئی عمل محبوب تر خدا کے نزدیک نماز سے نہیں ہے پس تم کو اسوردینا نماز کی اوقات سے (یعنی وقت فضیلت سے) باز نہ رکھے پس بہ تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے مذمت کی ہی ان لوگوں کی کہ جو نماز کو اس کے وقت فضیلت نہیں پڑھتے۔

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ  
 یعنی ویل ہے واسطے ان لوگوں کے کہ جو نماز سے غفلت کرتے ہیں  
 (یعنی عہد اوقات فضیلت پر نہیں پڑھتے)۔



(۳۰) حدیث ایضاً فرمایا جناب رسول خدا نے کہ بروز قیامت اس شخص کو میری شفا میری ہوگی کہ جو تاخیر کرے نماز واجبہ میں اُسکی وقت فضیلت سے۔

(۳۱) حدیث از من کلا بحضرة الفقیہ علی ابراہیم نے اپنی تفسیر میں تحریر کیا ہو کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ قول اللہ تعالیٰ فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ سے وہ لوگ مراد ہیں کہ جو لوگ تاخیر کرتے ہیں نماز کے لئے بدون کسی عذر کے (وقت فضیلت سے) اس حدیث کو جناب شیخ محمد حسن صاحب علی اللہ مقامہ نے جو ابر الکلّام میں بھی تحریر فرمایا ہے اور بھی حدیث اس کے مؤید ہو ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۴۸ باب ہذا۔

(۳۲) حدیث از وسائل الشیعة ابی بصیر نے روایت کی ہے جناب امام جعفر صادق ؑ سے کہ جو شخص نماز پڑھے اُسکے غیر وقت (فضیلت) میں (عذر بلا عذر شرعی کے) اُسکی نماز نہیں ہو **مؤلف** اس حدیث سے یہ مراد ہو کہ نماز اُسکی مقبول نہیں ہے چنانچہ اس کے مؤید اور بھی حدیث ہیں ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۱۴ باب ۲۰ حدیث نمبر ۲۲ باب ہذا کہ جب میں یہ فقرہ ہو کہ نماز اُسکی واپس ہوتی ہو۔

(۳۳) حدیث ایضاً محمد بن علی ابن الحسین ؑ نے کہا کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جناب رسالت آب مسجد میں داخل ہوئے اور مسجد میں اصحاب تھے حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ پروردگار نے کیا کہا پس کہا اصحاب نے کہ اللہ و رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا حضرت نے یہ تحقیق کہ پروردگار تمہارا فرماتا ہے کہ جو شخص نماز واجبہ کو اُسکی اوقات (فضیلت) میں پڑھے اور اوقات (فضیلت) کی محافظت کرے ملاقات کریگا مجھ سے بروز قیامت اور اُسکے لئے میرے پاس عہد ہے کہ میں اُسکو بہشت میں داخل کروں اور جو شخص نماز کو نہ پڑھے اُسکے وقت فضیلت پر اور محافظت نہ کرے (اُسکے وقت فضیلت کی) پس اُسکا اختیار



مجبور ہو کہ چاہے اُس پر عذاب کروں اور چاہے بخش دوں اس حدیث کو جناب شیخ صدوق نے من لایحضره الفقیہ میں بھی تحریر فرمایا ہو۔

من مؤلف اور خدائے تعالیٰ بھی خود اپنے کلام پاک میں صبح اُن لوگوں کی فرماتا ہو کہ جو نماز کو اوقات فضیلت پر ادا کرتے ہیں چنانچہ سورہ معارج میں فرماتا ہو وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ اور وہ لوگ جو اپنی نماز کی محافظت کرتے ہیں (یعنی وقت فضیلت پر پڑھتے ہیں) اور بھی کے جگہ قرآن میں صبح ہو۔

(۳۴) حدیث ایضا ابان ابن قنبل نے کہا کہ میں مزدلفہ میں جناب امام جعفر صادقؑ کے ساتھ تھا نماز میں نے حضرت کے پیچھے پڑھی جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے متوجہ ہوئے میری طرف اور فرمایا کہ اے ابان نماز پنجگاہ کے حدود کو جو شخص ادا کرے اور محافظت کرے اُن کے اوقات کی (یعنی وقت فضیلت پر پڑھے) ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے بروزیامت اور اُس کے لئے نزدیک اللہ تعالیٰ کے عہد ہے کہ اوسکو داخل بہشت کرے اور جو شخص حدود نماز کے اداء کرے اور اوقات کی محافظت نہ کرے (یعنی غیر وقت فضیلت پر پڑھے) اللہ تعالیٰ سے ملاقات کریگا در انحالیکہ اُس کے لئے وہ عہد نہ ہوگا چاہے اللہ تعالیٰ اُس پر عذاب کرے اور چاہے بخش دیوے اس حدیث کو جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ نے اسرار الصلوٰۃ میں بھی تحریر فرمایا ہو۔

(۳۵) حدیث ایضا ابن ابی ربیع نے روایت کی ہے جناب امام جعفر صادقؑ سے کہ فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ شفاعت میری میسر نہ ہوگی اُس شخص کو کہ جو تاخیر کرے نماز واجبہ میں اُس کے وقت (فضیلت) سے۔

علیٰ محافظت کرنا اوقات نماز کا نماز کو وقت فضیلت پر پڑھنا ہے اور جس شخص نے بغیر عذر شرعی کے نماز کو بعد وقت فضیلت کے آخر وقت پر پڑھا پس اُس نے اوقات نماز کی محافظت نہیں کی ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۲۶) باب ہذا۔



(۳۶) حدیث از من لا یحضرہ الفقیہ فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ **أَوَّلُ وَقْتٍ مِّنْ ضَوَانِ اللَّهِ وَأَخْرُوقْتِ عَفْوِ اللَّهِ وَالْعَفْوُ لَا يَكُونُ إِلَّا عَنْ ذَنْبٍ** یعنی اول وقت خوشنودی خدا ہے اور آخر وقت مغفرت خدا ہے اور مغفرت نہیں ہوتی۔ مگر گناہ پر۔

من مؤلف بعض نے اس حدیث میں یہ توہم کیا ہے کہ آخر وقت سے مراد وقت قضا ہے بظاہر یہ خیال انکا صحیح نہیں ہے اس واسطے کہ اگر وقت قضا مراد لیا جاوے تو وہ شخص **عَلَّهِ** اول وقت سے مراد وقت فضیلت ہے۔

**عَلَّهِ** آخر وقت سے مراد وقت اخیر یعنی بعد وقت فضیلت کے اور بعض کا یہ قول ہے کہ اس حدیث میں یہ الفاظ والعفو لا یكون الا عن ذنب ممکن ہے کہ جناب شیخ صدوق کے ہون اسکا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے شیخ صدوق کے نہ ہون اسلئے کہ یہ ایک گمان ہی گمان ہے اگر الفاظ مذکور حدیث ہی کے مان لئے جائیں تو اس سے یہ بات ثابت ہوگی کہ عمداً بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت کا ضائع کرنا ایک گناہ تھا کہ جو اخیر وقت پر نماز کے ادا کر لینے سے بخشہ یا گیا اور اگر الفاظ مذکور حدیث کے نہ سمجھے جائیں تو اس سے یہ بات ثابت ہوگی کہ عمداً وقت فضیلت کا ضائع کرنا کوئی گناہ نہیں ہے صورت اول کا نتیجہ بھی یہی نکلتا ہے کہ آخر وقت پر نماز کے ادا کر لینے سے اب کوئی مواخذہ اسکے ذمہ نہیں رہا حالانکہ دیگر متعدد احادیث سے مواخذہ کا ہونا ثابت ہے اور جناب شیخ یوسف بحرینی وغیرہ علمائے امامیہ رضوان اللہ علیہم اسی بات کے قائل ہیں کہ جو شخص عمداً وقت فضیلت کو ضائع کر کے آخر وقت پر نماز کو ادا کرے تو اسکا اختیار خدا کو ہے کہ اسکے اس تصور کو کہ اس نے عمداً وقت فضیلت کو ضائع کیا بخشدے یا عذاب کرے چنانچہ اسکے ثبوت میں اور نیز مواخذہ کے ثبوت میں ملاحظہ ہوں احادیث مندرجہ نمبر ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ باب ہذا اور ملاحظہ ہوں احادیث مندرجہ نمبر ۲۸ و ۲۹ و ۳۱ و ۳۶ و ۴۱ باب ہذا۔



کہ جس نے عدا نماز کو قضا کیا مستحق عذاب و دوزخ ہو جیسا کہ احادیث سے ثابت ہو پس جب نماز کو عدا قضا کیا تو اسکی نسبت حکم کفر کا کیا جاتا کیونکہ ترک کرنیوالا عدا حاصلوۃ کا کافر ہے عفو اللہ کیسے ہو سکتا ہے چنانچہ اخیر فقرہ حدیث کا یہ ہے کہ نماز پڑھنا آخر وقت میں عفو خدا ہے اور عفو نہیں ہوتا مگر گناہ پر پس وہ شخص کہ جس نے وقت فضیلت کو ضائع کیا خدا کے امیدواروں سے ہے اور تحت مشیت الہی ہو کہ چاہے خدا اس پر عذاب کرے اور چاہے بخش دے کہ جیسا احادیث نمبر (۳۳ و ۳۴ و ۳۵ وغیرہ) باب ہذا سے ثابت ہے چنانچہ جناب شیخ یوسف بحرینی کہ علمائے جلیل القدر امامیہ سے ہیں عدالت میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ شخص (یعنی جو اوقات اخیر میں نماز کو ادا کرے) خدا کے امیدواروں سے ہو گا حق تعالیٰ بسبب اس تقصیر و تاخیر نماز کے اس کے وقت سے چاہے عذاب کرے اور چاہے اس تقصیر کو بخش دے اور یہی مضمون اس حدیث کا جو من کا لا یحضرہ الفقیہ میں ہے کہ آخر وقت عفو اللہ اور عفو نہیں ہوتا مگر گناہ پر اور وقت اخیر سے خارج وقت (یعنی وقت قضا) لینا جائز نہیں ہے کیونکہ اگر یہ مراد ہوتی تو نماز پڑھنے والا تحت مشیت الہی نہ ہوتا بلکہ اس پر حکم فسق کا واجب تھا بلکہ حکم کفر کا اس پر کیا جاتا چنانچہ احادیث میں وارد ہے کہ تارک الصلوۃ عدا کا کافر ہو پس ایسا شخص مستحق مزید عذاب کا ہوتا نہ رحمت کا۔

(۳۷) ایضاً محمد بن عیسیٰ نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امیر نے حدیث رباعۃ میں کہ نہیں ہے کوئی عمل محبوب تر نزدیک خدا کے نماز سے پس مشغول نہ کرے امور دنیا اسکی اوقات میں (یعنی اوقات فضیلت میں) پس یہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مذمت کی ہے اس گروہ کی کہ فرمایا الذین ہنوا عن صلواتہم سکا کھون یعنی وہ لوگ کہ جو اپنی نماز سے غفلت کرتے ہیں اور سستی کرتے ہیں انکی اوقات سے (یعنی وقت فضیلت سے) (۳۸) ایضاً ابن محبوب نے روایت کی ہے جناب امام جعفر صادق سے کہ فرمایا حضرت کہ جبکہ جناب رسول خدا حالت مرغل الموت میں تھے اور بیوش ہوئے بعد اسکے بیوش ہوئے



پس فرمایا حضرت نے کہ میری شفاعت میسر نہ ہوگی اُس شخص کو جو نماز کو اُسکے وقت سے تاخیر میں ڈالے (یعنی وقت فضیلت سے تاخیر میں ڈالے)۔

(۳۹) حدیث از مجمع البیان جناب شیخ طوسی علیہ الرحمہ زرارہ سے روایت ہو کہ فرمایا جناب امام محمد باقر نے کہ نماز واجبہ کو جو شخص اُسکے وقت (فضیلت) پر پڑھے درانحالیکہ نماز کے حق سے عارف ہو اور اختیار نہ کرے نماز پر دوسرے کاموں کو (یعنی کسی کام کو نماز پر مقدم نہ کرے) لکھیگا اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے برأت کہ نہیں عذاب کریگا اُسپر اور جو شخص کہ نماز کو پڑھے اُسکے غیر وقت (فضیلت) میں اور دوسرے کاموں کو نماز پر مقدم کرے۔ پس یہ تحقیق کہ یہ امر اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہو کہ اگر چاہے اُسکو بخش دے اور چاہے عذاب کرے اور اسی مضمون کی ایک حدیث جناب ملا فتح اللہ کاشانی علیہ الرحمہ نے تفسیر منہج میں بھی تحریر فرمائی ہے۔

حدیث فرمایا جناب ابو جعفر علیہ السلام نے کہ مراد نماز سے فرائض ہیں جو کوئی اُنہیں وقت (فضیلت) پر ادا کرے اور اُسکے حقوق کا شناسا ہو اور غیر چیز کو اُسپر فوق نہ دے تو حق تعالیٰ اُسکے لئے ایک بڑا عزت نامہ لکھیگا کہ ہرگز اُسپر عذاب نہ ہوگا اور جو شخص نماز کو غیر وقت (فضیلت) میں ادا کرے تو اُسکا اختیار خدا کو ہی چاہے اُسکو بخش دے۔

(۴۰) حدیث از بحار الانوار جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا نے جناب رسالت مآب سے عرض کیا کہ ای پدربزرگوار جو مرد یا عورت مستی کرے اولے نماز میں پس فرمایا جناب رسول خدا نے کہ اے فاطمہ جو مستی کرے اداے نماز میں وہ مبتلا ہوگا پندرہ چیزوں میں۔ چھ اُن میں سے دنیا میں اور تین ہوت موت اور تین قبر میں اور تین جبکہ قبر سے اُٹھیں گاتیامت کے روز پس وہ چھ جو دنیا میں ہوئی اول برکت اُسکی عمر سے جاتی رہیگی۔ دوسرے اُسکے رزق سے برکت جاتی رہیگی۔

۱۔ اس حدیث کو جناب مجلس علیہ الرحمہ نے بحار میں باب اوقات فضیلت نماز میں تحریر کیا ہے۔



تیسرے اللہ تعالیٰ اسکے چہرہ سے نور صالحین کا اٹھالیکا چوتھے جو عمل کرے گا اسکا کوئی  
اجر نہ دیا جادے گا یا پانچویں دعا اسکی آسمان پر نہ جا دیگی۔ چھٹے یہ کہ دعا سے صالحین  
میں وہ شریک نہ ہوگا۔ اور جو تین بوقت موت ہیں یہ ہیں اول یہ کہ بوقت  
موت ذلت کے ساتھ مرے گا دوسرے یہ کہ بھوکا مرے گا۔ تیسرے یہ کہ پیاسا مرے گا اگر اسکو  
تمام دنیا کی نہروں کا پانی پلا دیا جادے تو سیراب نہ ہوگا یعنی تشنگی نہ بھیسگی۔  
اور وہ تین چیزیں جو قبر میں ہونگی اول یہ کہ ایک فرشتہ اسکی قبر پر ہوکل کرے گا کہ اسکو  
راحت سے نہ رہنے دے گا دوسرے یہ کہ قبر اسکی تنگ ہوگی۔ سویم یہ کہ تاریکی اسکی قبر میں ہوگی  
اور وہ تین چیزیں کہ بعد نکلتے کے قبر سے بروز قیامت ہونگی  
یہ ہیں کہ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرے گا کہ وہ اسکو سو نہ کے بھل گھسیٹے گا اور غلامان  
اسکی طرف دیکھینگے۔ دوسرے یہ کہ حساب میں سختی ہوگی۔ سویم اللہ تعالیٰ اسکی طرف نظر رحمت  
نکرے گا اور اسکے عمل کو قبول کرے گا اور اسکے لئے عذاب الیم ہو۔

(۴۱) حدیث از وسائل الشیعہ یونس بن عمار نے جناب امام جعفر صادق ع سے  
قول حق تعالیٰ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ کو دریافت کیا کہ آیا یہ وسوسہ  
شیطان ہی پس فرمایا حضرت نے کہ نہیں وسوسہ تو ہر شخص کے لئے ہوتا ہی ولیکن مراد  
اس سے یہ ہے کہ غفلت کرے نماز سے اور نہ پڑھے وقت فضیلت پر۔

(۴۲) اقوال علما نسبت اوقات فضیلت غیر اوقات فضیلت  
ان جمیع احادیث میں کہ جو باب ہذا میں تحریر ہوئی ہیں وقت سے مراد وقت فضیلت ہی  
اور غیر وقت سے مراد وقت اخیر ہی چنانچہ جناب شیخ محمد بن علی بن الحسن الحمری العالمی  
علیہ الرحمہ وسائل الشیعہ میں بعد تحریر جملہ احادیث اوقات فضیلت کے اخیر باب  
اوقات فضیلت پر تحریر فرماتے ہیں کہ احادیث میں مراد وقت سے وقت فضیلت ہی  
اور مراد غیر وقت سے غیر وقت فضیلت ہی اور جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ بھی



کتاب حدائق میں تحریر فرماتے ہیں کہ احادیث میں اوقات مامورہ سے اور اون کی محافظت سے مراد اوقات فضیلت ہی بلا اشکال و بلا شبہہ اور یہ اوقات ایسے ہیں کہ جن میں نماز کو زیادہ تر شرف و کمال حاصل ہوتا ہے اور درگاہ خدا میں درجہ قبولیت کو پہنچتی ہے اور آخر وقت پر نماز کا بدون کسی عذر کے پڑھنا مستوجب بعید ہونیکا ہوتا ہے رحمت خدا سے چنانچہ احادیث کثیرہ وارد ہیں اور وہ شخص تحت مشیت الہی ہے یعنی وہ شخص اپنے اس عمل پر مستحق اس جزا اور ثواب کا نہیں ہے کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے بلکہ یہ شخص امر خدا کے امیدواروں سے ہے چاہے خدا تعالیٰ اس کو اس نصیر و کوتاہی و تاخیر پر عذاب کرے اور چاہے بخش دے۔ اور نیز دیگر علما کا بھی اس پر اتفاق ہے کہ احادیث میں وقت سے مراد وقت فضیلت ہے اور غیر وقت سے مراد وقت اخیر ہے اور اس طرح احادیث میں محافظت اوقات سے بھی مراد محافظت وقت فضیلت ہے چنانچہ جناب امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص عمداً بلا عذر شرعی کے اوقات فضیلت کو ضائع کر کے آخر وقت پر نماز پڑھے پس اس سے اوقات نماز کی محافظت نہیں کی ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۶ باب ہذا۔

۲۳ صاحبان عذر۔ حدیث از من لایحضرہ الفقیدہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ ہر نماز کے لئے دو وقت ہیں وقت فضیلت افضل ہے اور عداً تاخیر کرنا سزا نہیں ہے لیکن جبکہ کوئی ضرورت ہو (ایسی کہ جس کے ترک سے نقصان ہو) یا بھول جائے یا سو جائے اور کسی کو نہ چاہیے کہ آخر وقت نماز کا قرار دیوے مگر بسبب کسی عذر یا بیماری کے۔

(۲۴) حدیث از جواہر الکلام۔ ابن سنان نے جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امامؑ نے کہ ہر نماز کے لئے دو وقت ہیں وقت فضیلت اور دو وقت سے مراد ایک وقت فضیلت اور دو مراد وقت اخیر ۱۲



اُن میں سے افضل ہی اور تاخیر کرنا عمدائیں چاہیئے اور آخر وقت اُسکے لئے ہو کہ جسکو کوئی کام ہو یا بھول جائے یا سو جائے اور نہ چاہیئے کسی شخص کو کہ آخر وقت کو اپنے لئے قرار دیوے مگر بسبب کسی عذر کے یا بیماری کے۔

(۴۵) حدیث از من لایحضره الفقیر عبداللہ بن سنان نے روایت کی ہے کہ میں نے سنا جناب امام جعفر صادق سے کہ فرماتے تھے کہ ہر نماز کے لئے دو وقت ہیں وقت فضیلت افضل ہی اور نہ چاہیئے کسی کو کہ آخر وقت نماز کے لئے قرار دیوے مگر بسبب کسی عذر کے۔

(۴۶) حدیث از فقہ السرخس جناب امام رضا نے فرمایا کہ آخر وقت اُن لوگوں کے لئے ہے کہ جو عذر رکھتے ہوں اور ضعیف احوال ہوں بیماری میں یا اہستہ میں (جو ضروری ہو اور جسکے ترک سے ضرور ہو) مشغول ہوں۔

من مؤلف۔ میرا سپر تجربہ ہے کہ کیسا ہی امر معیشت ضروری ہو بشرطیکہ اوسکو پانچ منٹ کے لئے معطل کر کے وقت فضیلت پر نماز ادا کر سکتا ہو پس اُسکو ملتوی کر کے وقت فضیلت پر نماز کو ادا کر لے بعد اسکے اُس امر معیشت میں مشغول ہو یا بتعالیٰ ہرگز نہ اُس امر معیشت میں نقصان واقع نہیں ہونے دیتا اور جب پہنے اسکے برعکس کیا پہنے امور دنیا کو وقت فضیلت پر مقدم کیا تو گویا پہنے باری تعالیٰ کو قادر ہی نہ سمجھا اگر ہم اوسکو قادر سمجھتے تو وقت فضیلت پر بمقابلہ ادا کرنے نماز کے امور دنیا کو مقدم نہ کرتے یہ سب خرابی ہمارے یقین کی ہے یقین ہمارا بہت ہی ضعیف ہے۔

(۴۷) جناب شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ کتاب مبسوط میں تحریر فرماتے ہیں کہ عذر چار قسم کے ہیں اول سفر۔ دوم باران۔ سوم عارضہ۔ چہارم کوئی کام ایسا ہو کہ جسکے ترک سے کوئی ضرر دینی یا دنیوی ہو۔

من مؤلف پنجم دین اُس صورت میں کہ صاحب دین مطالبہ کرے اور یہ شخص



ادا کے دین کی فکر و کوشش میں پھرتا ہو اور اگر ایسا نہیں ہو تو بعض دین کا عذر کافی نہیں ہے اور صاحبانِ عذر کے لئے علاوہ وقتِ اخیر کے وقتِ مشترک بھی ہو مثلاً کسی نے نمازِ مغرب کو وقتِ فضیلتِ مغرب میں ادا کیا اور اسکو یہ گمان ہو کہ نمازِ عشا کے لئے وقتِ فضیلتِ عشا کا نہ ملے گا تو ایسی حالت میں نمازِ عشا کو بھی وقتِ فضیلتِ مغرب میں پڑھ سکتا ہے تو یہ نمازِ عشا وقتِ مشترک پر ادا ہوئی اس سبب سے کہ ابھی وقتِ فضیلتِ عشا کا شروع نہیں ہوا تھا اسطرح نمازِ عصر کو وقتِ فضیلتِ ظہر میں ادا کر سکتا ہے مگر بحالتِ عذر یعنی عذر شرعی ہو تو اس وقت نماز کو بطریقِ مذکور وقتِ مشترک میں بھی ادا کر سکتا ہے غلاصہ یہ ہے کہ جسکو کوئی عذر ہو وہ شخص نماز کو وقتِ مشترک اور وقتِ اخیر میں ادا کر سکتا ہے اور جسکو کوئی عذر شرعی نہ ہو اس کے لئے پابندیِ اوقاتِ فضیلت کی لازم ہے اس سبب سے کہ اوقاتِ فضیلت مخصوص اسی کے لئے ہیں کہ جسکو کوئی عذر شرعی نہ ہو۔

### (۴۸) اتفاقِ علماء و بارہ وقتِ فضیلت و وقتِ اخیر۔

احادیث سے ثابت ہے کہ جسکو کوئی عذر نہ ہو وہ شخص نماز کو وقتِ فضیلت پر ادا کرے اور وقتِ اخیر ان لوگوں کے لئے کہ جو صاحبِ عذر ہیں اسبیز جمیع علماء کا اتفاق ہے چنانچہ جناب شیخ محمد حسن صاحبِ جوابہر الکلام تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ نے کتابِ مبسوط اور خلافت اور جمل میں اور سلاار نے کتابِ مراسم میں اور ابن ابی حمزہ نے کتابِ وسیلہ میں تحریر فرمایا ہے کہ وقتِ فضیلت شخص مختار کے لئے کہ جسکو کوئی عذر نہ ہو اور جو شخص وقتِ فضیلت پر پڑھنے سے معذور ہو یا مضطر ہو اس کے لئے وقتِ اخیر ہے یعنی غیر وقتِ فضیلت۔ اور جناب شیخ طوسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ کسی کو نہ چاہیے کہ آخر وقت میں نماز کو پڑھے مگر بوقتِ ضرورت کیونکہ وقتِ فضیلت افضل ہے اور جناب قاضی ابن براج علیہ الرحمہ نے شرحِ جمل میں اسطرح تحریر فرمایا ہے اور جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ حدائق میں تحریر فرماتے ہیں



خلاصہ اُسکا یہ ہو کہ جناب سید مرتضیٰ علم الدین اور جناب بن ادریس علیہ الرحمہ جناب محقق ابوالقاسم صاحب شرایع و جناب شیخ مفید و جناب شیخ ابو جعفر طوسی و جناب بن عقیل و ابوالصلاح و ابن تراج رضوان اللہ علیہم و نیز دیگر علمائے معتبرین و متاخرین کہتے ہیں کہ ہر نماز کے دو وقت ہیں ایک وقت فضیلت اور دوسرا وقت اجزاء وقت فضیلت اُسکے لئے ہے کہ جسکو کوئی عذر نہ ہو اور وقت اجزاء صاحب عذر کے لئے ہو اور جناب شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ کتاب نہایہ میں تحریر فرماتے ہیں خلاصہ اُسکا یہ ہو کہ جسکو کوئی عذر نہ ہو اُس شخص کو جائز نہیں ہو کہ نماز کو اول وقت فضیلت سے تاخیر کرے آخر وقت تک اور جناب مقدس احمد اردبیلی علیہ الرحمہ شرح ارشاد الاذہان میں تحریر فرماتے ہیں خلاصہ اُسکا یہ ہو کہ بنا بر مشہور ما بین علمائے اہل حدیث صحیح علی ابن منزیار اور حدیث صحیح ادیم بن حُر اور حدیث زید شحام کے یہ ہو کہ جبریل ہر نماز کے لئے دو وقت لائے اور اس طرح روایت حسن بن زرارہ میں ہو اور مراد ان دونوں وقتوں سے تفصیل مشہور ہے یعنی وقت فضیلت اور وقت مشترک۔

من مؤلف پس وقت فضیلت اُسکے لئے ہو کہ جو عذر نہ رکھتا ہو اور وقت مشترک اُسکے لئے ہے کہ جو عذر رکھتا ہو پس اگر صاحب عذر نہیں ہو تو عمداً بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت کو ضائع کرنا جائز نہیں ہو اس سبب سے کہ اوقات فضیلت اُن لوگوں کے لئے ہیں کہ جنکو وقت فضیلت پر نماز کے ادا کرنے سے کوئی عذر شرعی نہ ہو پس صاحبان غیر عذر کو لازم ہو کہ ہر نماز کو اُسکے وقت فضیلت پر ادا کریں جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ صدائق میں تحریر فرماتے ہیں کہ احادیث سے مستفاد ہوتا ہو کہ مراد اس وقت سے (یعنی وقت فضیلت سے) کہ جو احادیث میں وارد ہیں اسکی نسبت اللہ تعالیٰ نے وعدہ بہشت کا فرمایا ہو اور بعد اُسکے وقت اخیر صاحبان عذر کے لئے ہے اور اس میں کوئی

علامہ وقت اجزاء سے مراد وقت مشترک ہو ۱۲



شک نہیں ہو کہ جو لوگ صاحب عذر وقت اخیر پر نماز پڑھتے ہیں اُن سے کوئی مواخذہ نہیں ہو  
اگرچہ ثواب اُسکا کمتر ہو اور اگر صاحبان عذر نہ ہوں اور وہ اس طرح سے تاخیر کریں پس  
اُنھوں نے نماز کو ضائع کیا اگرچہ نماز اُنکی ادا ہو جائیگی اور قضا ساقط ہو لیکن نماز کا  
پڑھنے والا بسبب اس تقصیر کے کہ نماز کو آخر وقت پر پڑھا ہے اللہ تعالیٰ کی مشیت پر  
موقوف ہو چاہے عفو فرمائے اور چاہے عذاب کرے پس یہ ظاہر ہوا کہ جو صاحبان  
عذر نہیں ہیں اُنکی نماز بسبب تاخیر کرنے کے صحیح تو ہے مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے  
اُنکو بہت دوری حاصل ہو اور سختی مواخذہ کے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کو اختیار ہو کہ اپنے  
کرم سے بخش دے یا عذاب کرے (تمام ہوئی عبارت صادق کی)۔

(۴۹) احادیث سے ثابت ہو کہ اوقات فضیلت میں بھی دخول وقت فضیلت <sup>علیہ</sup> ہے  
(ملاحظہ ہوں احادیث مندرجہ نمبر ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ باب ہذا)  
اس وقت درجائے آسمان کھولجاتے ہیں ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۶ باب ہذا اسی وجہ سے  
جناب ائمہ علیہم السلام نے دخول وقت فضیلت پر نماز کے ارکان کی بہت تاکید فرمائی ہے  
اور خود بھی دخول وقت فضیلت کے پابند رہے ہیں کہ جیسا احادیث سے ثابت ہو

<sup>علیہ</sup> خصوصاً دخول وقت فضیلت نماز صبح یعنی طلوع صبح صادق کہ یہ ساعت استجاب دعا سے ہے۔  
حدیث ازکافی فرمایا ائمہ نے کہ وقت طلوع صبح صادق یعنی صبروت مفیدہ پھیلنا شروع ہو جو  
دعا اس وقت کرے مستجاب ہوتی ہے اور احادیث میں آیا ہے کہ بوقت زوال شمس بھی درجائے آسمان  
کھلجاتے ہیں (ملاحظہ ہوں احادیث مندرجہ نمبر ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ وغیرہ باب ۳۹) جو دعا  
اس وقت کی جائے مستجاب ہوتی ہے اور بوقت غروب شمس بھی خدائے تعالیٰ نے وعدہ اجابت  
دعا کا فرمایا ہی ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲ باب ۱۶۔ خلاصہ یہ ہو کہ فرمایا جناب رسالت مآب ﷺ نے کہ  
خدائے تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہو کہ جو شخص بوقت مغرب دعا کرے اُسکی دعا قبول کر دے لہذا یہ حدیث  
مردانی ہو خلاصہ اُسکا لکھا گیا وقت مغرب سے مراد دخول وقت مغرب ہی ۱۲۔



پس وقت فضیلت میں بمقابلہ وسط اور ختم وقت فضیلت کے دخول وقت فضیلت افضل تر ہو  
 لہذا ایک بڑی جماعت علما مثل جناب ابو عبد اللہ محمد ابن مکی شہید اول و جناب شیخ  
 زین الدین شہید ثانی رضوان اللہ علیہم و جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ و جناب شیخ ابو جعفر  
 طوسی علیہ الرحمہ وغیرہ وغیرہ (ملاحظہ ہوں اقوال علما مندرجہ قول اول باب بیسویں کتاب ہذا)  
 اس کے قایل ہیں کہ ہر نماز کو علیحدہ علیحدہ مابین ان کے فرق دیکر ادا کرنا مستحب ہو۔ اس سبب سے  
 کہ ہر نماز دخول وقت فضیلت پر ادا ہو جائے کیونکہ جب تک مابین دو نمازون کے فرق  
 ندیا جائے گا تب تک ہر نماز اپنے اپنے دخول وقت فضیلت پر ادا نہیں ہو سکتی اب یہ  
 اختیار ہو کہ دخول وقت فضیلت پر ایک نماز کو ادا کر کے دوسری نماز کے لئے فرق دینا بذریعہ  
 تعقیبات و ذکر خدا کے ہو یا غیر تعقیبات و ذکر خدا کے ہو اس کے کئی طریقہ ہو سکتے ہیں۔  
 طریقہ اول یہ ہو کہ ہر نماز بھی دخول وقت فضیلت پر ادا ہو اور مابین دو نمازون کے  
 فرق بھی بذریعہ تعقیبات و ذکر خدا کے ہو جائے تو یہ طریقہ جمیع طریقوں میں افضل تر ہو مثلاً  
 نماز ظہر کو زوال شمس پر ادا کر کے تعقیبات و ذکر خدا میں مشغول رہے یہاں تک کہ وقت  
 فضیلت ظہر کا خارج ہو جائے یعنی سایہ ایک قامت پر تمام ہو جائے ملاحظہ ہو قول اول مندرجہ  
 نمبر ۱۱۱ باب بیسویں کتاب ہذا اور بعد اسکے جب وقت فضیلت عصر کا شروع ہو اس وقت نماز عصر  
 کو ادا کرے اس طرح نماز مغرب کو غروب شمس پر ادا کر کے نوافل مغرب و نماز غصیلہ کو ادا کرے  
 اور تعقیبات و ذکر خدا میں مشغول رہے یہاں تک کہ زوال حریت مغربہ ہو جائے یعنی  
 وقت فضیلت مغرب ختم ہو کر وقت فضیلت عشا شروع ہو تو اس وقت نماز عشا کو ادا کرے  
 تو اس طریقہ پر دونوں نمازون کے ادا کرنے سے ثواب بیشمار ہیں اول تو فوائد و ثواب  
 وقت فضیلت کے حاصل ہونگے دوئم دونوں نمازون کے مابین کار دنیا میں مشغول نہ ہونے  
 اور ذکر خدا میں مصروف رہنے کی وجہ سے ثواب حج و عمرہ کا عطا ہوگا (ملاحظہ ہوں احادیث  
 مندرجہ نمبر ۱۱۱ باب ہذا) سو یکم جو وقت مابین ان دونوں نمازون کے گزرا وہ ادا کے نماز میں



مخسوب ہوگا ملاحظہ ہو حدیث تفسیر منہج مندرجہ طریقہ دوم آئندہ پس پابندی طریقہ ہذا پر نماز مغرب  
و عشاء میں تو زیادہ وقت صرف نہ ہوگا لیکن نصف گھنٹہ کے قریب قریب تو ضرور ہی صرف ہوگا  
مگر حسب موسم نماز ظہر و عصر میں کئی کئی گھنٹہ صرف ہو جائینگے لہذا اسکی پابندی ایسے شخص سے کہ  
جسکے متعلق اور کام بھی ہوں قریب قریب غیر ممکن کے ہے پس ایسی صورتیں یہ دو طریقہ آسان اور  
طریقہ دوم جس شخص کے متعلق امور دنیوی ہوں یا دینی بھی ہوں مثل تصنیفات  
علم بعض یہ کہدیتے ہیں کہ یہ طریقہ اہل سنت کا ہو لہذا ترک اولیٰ ہو اسکا جواب یہ ہے کہ ایسے طریقہ کو کہ  
جس میں امید مزید ثواب کی ہو محض مخالفت اہل سنت کی وجہ سے ترک اولیٰ سمجھ کر ترک کر دیا جائے  
تو اکثر احوالات و مستجابات میں بہت بڑی دقت واقع ہو جائیگی پس عدالت اور عقل سلیم اسکی مقتضی  
نہیں ہے کہ جس طریقہ میں ہمارے یہاں حسب حدیث فوائد و ثواب زیادہ ہیں اُس طریقہ کو محض اس  
خیال سے کہ یہ طریقہ اہل سنت میں بھی ہو عدا ترک کر کے اُس مزید ثواب سے کہ جو ہلکوتا محروم  
رہیں ہمیں کسی کے مذہب کے کیا غرض ہلکوا اپنے مذہب میں جس طریقہ سے مزید ثواب  
و فوائد عقبیٰ کے ملنے کی امید ہو وہ طریقہ اختیار کرنا چاہیے یہ سخت تعصب و رجالت کی بات ہے  
کہ ہم محض اُنکی مخالفت کی وجہ سے بجائے فوائد عقبیٰ کے نقصانات اخروی حاصل کرتے رہیں کہ  
جیسے بعض لوگوں کے خیالات ہیں اور انہیں خیالات کی وجہ سے دخول وقت فضیلت کو  
ترک کر کے آخر وقت پر نماز ادا کرتے ہیں اور پابندی اوقات فضیلت کی تو خاص شیعوں ہی میں ہونا چاہیے  
حدیث از دار السلام بحوالہ کتاب مصادقۃ الاخوان فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ  
ہمارے شیعوں میں دو باتوں کو تلاش کرو اگر وہ ان میں ہیں تو ٹھیک ہیں اور اگر وہ خصلتیں  
ان میں نہیں ہیں تو نہایت تعجب ہو راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ وہ دو خصلتیں  
کیا ہیں فرمایا کہ ایک تو اوقات فضیلت نماز کی پوری پوری حفاظت کرنا اور دوسرے اپنے  
بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کرنا گو کسی تھوڑی چیز سے ہو میں صغولت پس نہایت افسوس  
اور حسرت کی بات ہے کہ اداے نماز میں جو خاص نشانی شیعوں کی جو اسی کو ترک کر دیا جائے ۱۲



و تالیفات وغیرہ دینی کے تو ایسے شخص کے لئے سہل طریقہ پابندی و دخول وقت فضیلت کا یہی  
 کہ ایک نماز کو دخول وقت فضیلت پر ادا کر کے اپنے کارہائے متعلقہ میں مشغول ہو لیکن  
 دوسری نماز کے وقت فضیلت کا انتظار کرتا رہے اور جب وقت فضیلت دوسری نماز کا  
 آئے فوراً اُس وقت اُسکو بھی ادا کر لے مثلاً نماز ظہر کو زوال شمس پر ادا کر کے اپنے کارہائے  
 دینی یا دنیوی میں مصروف ہو اور دخول وقت فضیلت عصر کا انتظار کرتا رہے پس جب  
 وقت فضیلت ظہر ختم ہو کر وقت فضیلت عصر شروع ہو۔ ملاحظہ ہو قول مندرجہ نمبر، اباب میں  
 اُس وقت نماز عصر کو ادا کرے اسی طرح غروب شمس پر نماز مغرب و نوافل مغرب کو ادا کر کے  
 اپنے کارہائے ضروری میں مصروف ہو (بشرطیکہ فضیلت عشا تک تعقیبات ادا نہ کر سکے)  
 لیکن فضیلت عشا کا انتظار کرتا رہے اور جب وقت فضیلت عشا کا داخل ہوا اُس وقت  
 نماز عشا کو ادا کر کے تو اس طرح پر ہر دو نمازوں کے ادا کرنے میں بھی ثواب بیشمار ہیں  
 یعنی اول تو ثواب و فوائد دخول وقت فضیلت کے حاصل ہونے کے دوسرے جو وقت کارہائے دنیا  
 میں صرف ہوا ہو یا رب تعالیٰ اُسکو سبب کرنے انتظار وقت فضیلت کے عبادت میں محسوب فرمایا گیا۔  
 حدیث از تفسیر منہج جناب ملا فتح اللہ کاشانی علیہ الرحمہ فرمایا جناب ائمہ علیہم السلام نے  
 کہ شخص منتظر وقت فضیلت کا مثل نماز گزار کے ہو پس کیا افضل و کرم یا رب تعالیٰ کا ہو کہ ہم  
 امور دنیا میں مصروف رہیں اور محض انتظار وقت فضیلت کی وجہ سے خدا تعالیٰ ہمارے اُس وقت کو  
 کہ جو وقت امور دنیا میں صرف ہوا ہے عبادت میں محسوب فرمائے اور  
 طریقہ سویم۔ ادا سے نماز کا اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ ایک نماز کو قریب ختم وقت  
 علا اس طریقہ میں ہمیشہ سبب کم و زیادہ ہونے دن کے یہ وقت واقع ہوگی کہ ہر روز سایہ کی شناخت کر کے موافق اس کے  
 عمل کرتا ہو گا اور اگر سایہ کی شناخت ہر روز نہ کرے گا تو اس طریقہ پر ہر روز عمل کرنا غیر ممکن ہو اس سبب سے کہ بغیر شناخت کرنے  
 سایہ کے ممکن ہو کہ وقت فضیلت ظہر کا نماز ظہر کے لئے ضائع ہو جائے یا کہ سبب سے دخول وقت فضیلت عصر کے نماز  
 عصر کی فضیلت ظہر میں ادا ہو جائے یا کہ اور علاوہ ہر وقت کے اس طریقہ میں بمقابلہ طریقہ دوم کے ثواب بھی بہت کم ہوتا



فضیلت کے ادا کرے تاکہ بعد ادا کے نماز و عقیبات ضروری کے وقت فضیلت دوسری نماز کا داخل ہو جائے پس اُس وقت دوسری نماز کو ادا کرے مثلاً نماز ظہر کو قریب ختم وقت فضیلت ظہر کے ادا کرے ایسے وقت پر کہ جو بعد ادا کے نماز ظہر و تسبیح فاطمہ و سجدہ شکر وغیرہ کے وقت فضیلت نماز عصر کا داخل ہو جائے پس اُس وقت بعد ادا کے نوافل عصر کے نماز عصر کو ادا کرے اسی طرح قریب ختم وقت فضیلت مغرب کے نماز مغرب کو ایسے وقت ادا کرے کہ جو بعد نماز مغرب کے نوافل مغرب و نماز غفیلہ بھی ادا ہو جائیں اور بعد تسبیح فاطمہ و سجدہ شکر کے وقت فضیلت عشا کا داخل ہو جائے اُس وقت نماز عشا کو بھی ادا کرے مگر اس طریقہ میں نماز عصر و عشا تو اپنے اپنے دخول وقت فضیلت پر ادا ہو جائیں گی لیکن نماز ظہر و نماز مغرب دخول وقت فضیلت پر ادا نہ ہوگی اور جب نماز ظہر و نماز مغرب ہی دخول وقت فضیلت پر ادا نہ ہوئیں تو ہر دو نماز مذکورہ میں فوائد و ثواب دخول وقت فضیلت سے محروم رہا حالانکہ احادیث میں انھیں دو وقتوں کے دخول وقت فضیلت کے ثواب و فوائد بہت ہیں چنانچہ احادیث میں آیا ہے کہ بوقت زوال شمس درہائے آسمان کھلجاتے ہیں اور جو دعا اس وقت کیجائے بار تعالیٰ قبول فرماتا ہے ملاحظہ ہوں احادیث مندرجہ نمبر ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۱ وغیرہ باب ۳۴ کتاب ہذا اور وقت غروب شمس کے لئے جناب رسول خدا ص نے فرمایا ہے کہ باری تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو دعا بوقت مغرب (یعنی دخول وقت مغرب پر) کیجائے اُسکی دعا کو قبول کرے گا ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲ باب ۱۶ کتاب ہذا پس واسطے حصول فوائد و ثواب دخول وقت فضیلت کے سہل و آسان طریقہ دویم ہی ہے کہ جو اوپر تحریر ہو چکا ہے اُس طریقہ میں ہر نماز دخول وقت فضیلت پر ادا ہو سکتی ہے اور کاربائے متعلقہ میں بھی ہرج واقع نہیں ہو سکتا یعنی اپنے اپنے وقت پر سب کام انجام کو پہنچتے رہیں گے پس جسکو کوئی عذر شرعی نہ ہو تو بنا بر علیہ یعنی بمقابلہ دخول وقت فضیلت عصر و عشا کے دخول وقت فضیلت ظہر و مغرب کے فضیلت بہت ہے



قول اول کے ہمیشہ ہر نماز کو دخول وقت فضیلت پر ادا کرے اور قبل از وقت فضیلت کے  
 عدا بلا عذر شرعی کے نہ پڑھے ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۳ باب ہذا دینی خاصیت پابندی اوقات  
 فضیلت کی دنیا میں یہ ہو کہ سکرات موت اُسپر آسان ہوتی ہو اور غم و اندوہ اُسکا دور  
 ہوتا ہو اور آخرت میں اسکا نفع یہ ہو کہ آتش دوزخ سے نجات پاتا ہو اکثر اعمال اور  
 دعائیں دفع ہم و غم کی اور آتش دوزخ سے نجات پانے کی میری نظر سے گذرین مگر  
 اُنکے متعلق کسی حدیث میں جناب ائمہ علیہم السلام میں سے کسی ائمہ نے اپنی ضمانت نہیں  
 کی ہے اگر کی ہے تو اوقات فضیلت کی پابندی میں کی ہو چنانچہ جناب رسول خدا  
 فرماتے ہیں کہ میں ضمان میں ہوں اُسکی راحت کا بوقت موت اور غم و اندوہ کے رفع  
 ہونیکا اور نجات کا آتش جہنم سے ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۵ باب ہذا اور اکثر صلحا نے  
 اسپر تجربہ کیا ہو کہ جو شخص پابند اوقات فضیلت کا ہو وہ ہرگز غم و الم و فقر و تنگدستی  
 میں مبتلا نہیں ہوتا اور باری تعالیٰ اُسکی دعا کو مستجاب فرماتا ہو ملاحظہ ہو حدیث نمبر  
 (۱۷) باب ہذا اور جو جو فوائد دنیا و آخرت میں حاصل ہوتے ہیں اُنکی تفصیل بھی  
 احادیث میں ہی ملاحظہ ہوں احادیث باب ہذا اور عدا بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت  
 کو ضائع کرنا موجب نزول بلا و قہر و غضب باری تعالیٰ کا ہوتا ہو ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۴  
 باب ہذا اور موجب عدم قبولیت دعا کا ہوتا ہو ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲)  
 نمبر ۵ باب ہذا اور باعث دور ہو جانے برکت رزق کا اور ایسے شخص کے چہرہ سے  
 نور صافین کا اٹھالیا جاتا ہو اور دعا اسکی رد کر دی جاتی ہو ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۲۳)  
 مندرجہ نمبر ۵ باب ہذا اور ایسے شخص کی نماز سیاہ و تاریک ہوتی ہو اور نماز پڑھنے والے  
 کے لئے بد دعا کرتی ہو کہ جس طرح تو نے مجھ کو ضائع کیا خدائے تعالیٰ تجھ کو ضائع کرے  
 اور جس طرح تو نے میری رعایت نہ کی خدا تیری رعایت نہ کرے ملاحظہ ہوں احادیث  
 نمبر ۲۲ و ۲۶ اور ایسے شخص کی نماز واپس ہوتی ہو قبول نہیں ہوتی ملاحظہ ہوں



احادیث نمبر (ط و یگ) مندرجہ نمبر ۵۱ باب ہذا احادیث نمبر ۲۲ و ۳۲ باب ہذا اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص عداً بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت کو صایع کرتا ہے وہ شخص اور بھی طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا رہتا ہے مثلاً فقر و تنگدستی و قرض و ہم و غم و عوارض گوناگون میں۔

(۵۰) پس جمیع احادیث و اقوال علما سے ثابت ہے کہ ترک کرنا اوقات فضیلت کا عداً بلا عذر شرعی کے جائز نہیں ہے اور آخر وقت صاحب عذر کے لئے ہے کہ جو وقت فضیلت پر نماز کے ادا کرنے سے معذور ہو مگر ہمارے مذہب اثنا عشری میں ترک اوقات فضیلت کا ایسا رواج ہو گیا ہے اور ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ عام مؤمنین نے یہ سمجھ لیا ہے کہ گویا مذہب اثنا عشری میں نماز کے ادا کرنے کا مخصوص اس طرح حکم ہے کہ دونوں نمازوں کو ملا کر آخر وقت پر ادا کرنا اور اس طریقہ کو اس قدر قوت ہوئی کہ عام مؤمنین نے یہ جان لیا کہ اوقات فضیلت مذہب اثنا عشری میں بالکل ہی نہیں ہیں بلکہ اگر فضیلت و ثواب ہے تو دونوں نمازوں کو اخیر وقت پر ملا کر ادا کرنا نہیں جب مردوں کی یہ حالت ہے تو عورتوں کا کیا ذکر کیا جاسکتا ہے اس سبب سے کہ بسبب عدم وقفیت احادیث کے جیسا انھوں نے اپنے مردوں کا طریقہ دیکھا ویسا ہی انھوں نے بھی اختیار کیا جہاں تک میں نے غور کیا مجھ کو یہ ہی بات ثابت ہوتی ہے کہ اس طریقہ ترک اوقات فضیلت کا رواج زیادہ تر اُنہیں مؤمنین کی وجہ سے ہوا اور ہوتا چلا جاتا ہے کہ جو پیشنازی فرماتے ہیں یا جنکو قابل پیشنازی کے خیال کیا جاتا ہے یا جنکو صاحب علم سمجھا جاتا ہے انہیں اکثر پابند اوقات فضیلت کے نہیں ہیں چونکہ بظاہر

**علہ** یعنی دونوں نمازوں کو آخر وقت میں یا ایک نماز کو وقت فضیلت پر اور دوسری نماز کو اسکے غیر وقت فضیلت پر مثلاً فضیلت مغرب میں عشا کو یا فضیلت عشا میں نماز مغرب کو اس طرح نماز کو فضیلت عصر میں یا فضیلت ظہر میں نماز عصر کو ۱۲



افعال پیشناز و صاحبان علم کے عام مؤمنین تحسن خیال کرتے ہیں گو باطن میں اون کی  
 کیسی ہی حالت ہو پس جب پیشناز و ن کو اور نیز اون مؤمنین کو کہ جو قابل پیشنازی  
 کے ہیں یا جنکو صاحبان علم سمجھا جاتا ہو عام مؤمنین نے دو نماز و ن کو ملا کر آخر وقت پر ادا  
 کرنیکا پابند دیکھا تو انھوں نے یہ یقین کر لیا کہ ثواب اور فضیلت اس طرح نماز کے ادا کرنے میں  
 ہوگا اگر یہ طریقہ افضل یا مستحب نہ ہو تا یا اس میں کچھ نقصان عقیقی کا ہوتا تو جناب مولانا صاحب  
 قبلہ اسپر کیون عمل کرتے مگر یہ نہیں سمجھتے کہ مولانا صاحب قبلہ کو تو بمقابلہ اپنے استراحت و  
 اہرام و دیگر امور دنیا کے ذرا سی بھی تکلیف عقیقی گوارا نہیں ہوا احکام خدا و رسول پر کون عمل  
 کرے اور غالباً مولانا صاحب قبلہ نے تو آخر وقت پر بھی اس بات کا خوف کر کے نماز کو ادا  
 کیا ہوگا کہ کہیں قضا ہو جائے سے لوگ تارک الصلوٰۃ سمجھ کر دست بوسی اور پیچھے نماز کا پڑھنا  
 ترک نہ کر دیں اگر اتنا خوف دنیا کا نہ ہوتا تو نماز کے قضا کر دینے میں بھی انکو کوئی تاثر نہ تھا  
 اور اگر یہ کہا جائے کہ دنیا کا خوف نکر کے بلکہ خدا و رسول کا خوف کر کے ادا کیا گیا تو اسکا جواب  
 یہ ہو کہ اگر احکام خدا و رسول کا خوف ہوتا تو اوقات فضیلت کو عمدًا بلا عذر شرعی کے کیون  
 ضائع کیا جاتا جب دیدہ و دانستہ سنت رسول سے روگردانی کی تو گو یا فرائض خدا سے  
 روگردانی کی ملاحظہ ہو حدیث مندرجہ نمبر ۱۱ باب بیس کتاب ہذا اور یہ تو ہمارے  
 مذہب اشاعر شری میں عام رواج ہو گیا ہو پیشناز ہوں یا غیر پیشناز حقہ پیتے رہیں  
 لیٹے رہیں بیٹھے رہیں فضول باتیں کرتے رہیں مگر نماز کو آخر ہی وقت پر ادا کر میں پس  
 اس طریقہ سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ ایسے لوگوں کے نزدیک بمقابلہ امور آخرت کے  
 عمل یہ ظاہر ہے کہ جب تک اپنی استراحت و اہرام وغیرہ میں خدا سا بھی فرق نہ ڈالا جائے احکام  
 جناب رسول خدا کے ہرگز پابندی نہیں ہو سکتی یعنی اوقات فضیلت کی مثلاً کسی نے اپنے غلام کو  
 حکم دیا کہ ۱۲ بجے دن کے وقت اور پھر ۳ بجے دن کے وقت فلاں کام کرنا پس جب تک وہ غلام اپنی  
 آزادی اور اپنے کاموں میں فرق نہ ڈالے ہرگز تعمیل نہیں کر سکتا ۱۲



امور دنیا غریزہ بین کہ جن خیالات کی وجہ سے باتین یا دیگر امور دنیا کو ترک کر کے اول وقت فضیلت پر نماز کا ادا کر لینا مستحب نہیں جانتے بلکہ انکے نزدیک امور دنیا میں فرق نہ آتا اور انکی وجہ سے وقت فضیلت ہی کا ضلوع ہو جاتا مستحب ہو اگر ایسا نہیں سمجھا جاتا تو پھر دیدہ و دانستہ عمداً بلا عذر شرعی کے ہر روز ایسا کیوں کیا جاتا ہو میں نے اکثر پیشنازدن کو اور غیر پیشنازدن کو دیکھا کہ اگر انکی باتون باتون میں وقت فضیلت نماز کا آگیا تو پانچ چھ منٹ کے لئے باتین بند کر کے نماز کو ہرگز ادا نہ کریں گے بلکہ جب دن باتون باتون میں وہ وقت پہنچے گا کہ اگر اب بھی نماز کو ادا نہ کریں تو نماز قضا ہو جائے۔ اسوقت قہراً جبراً وہ باتین موقوف کر کے نماز کو ادا کیا جائیگا ذرا غور کرنا چاہیے کہ جس طرح آخر وقت پر نماز کو ادا کیا گیا اسی طرح اگر اول وقت فضیلت پر پانچ چھ منٹ کی زحمت فرما کر نماز کو ادا کر لیا جاتا اور اسکے بعد پھر اٹھیں باتون میں یا امور میں مشغول ہو جاتے تو کیا گناہ تھا اس طریقہ سے ظاہر ہوتا ہو کہ ایسے لوگوں کے نزدیک احکام خدا و رسول کی کچھ وقعت نہیں ہو اگر وقعت ہو اور خوف ہو تو غیر ممکن ہو کہ خلافت اسکے عمل ہو سکے یعنی وقت فضیلت کا عمداً بلا عذر شرعی کے ترک ہوتا ہے ایسے لوگوں کے قلوب میں امور دنیا ہی کی وقعت ہو کہ جسکی وجہ سے وہ امور عقبی کہ جن میں فوائد بیشمار اور انکے ترک میں مواخذہ بین دیدہ و دانستہ ترک ہوتے رہتے ہیں اور کان پر جون تک نہیں رنگتی اور خیال تک نہیں ہوتا کہ ہم کیا کر رہے ہیں امور دنیا کو بزرگ اور امور عقبی کو خفیف سمجھا جاتا ہو کہ جسکے سبب سے اوقات فضیلت کو خفیف سمجھ کر ترک کیا جاتا ہو اور یہ ظاہر ہو کہ ترک نہیں کیا جاتا کسی فعل کو مگر خفیف سمجھ کر اسی سبب سے جناب رسول خدا نے تارک نماز کو کافر قرار دیا ہو کہ وہ ترک کرتا ہو نماز کو خفیف سمجھ کر اگر سلیط اوقات فضیلت کو بھی خفیف سمجھ کر ترک کیا جاتا ہو تو گو یا تخفیف کی جاتی ہے احکام جناب رسول خدا کی اور جسے تخفیف کی احکام جناب رسول خدا کی اُسے تخفیف کی



احکام خدا کی اور جسے تخفیف کی احکام خدا کے وہ مواخذہ دار خدا کا ہے۔ میں بہت سے مجالس و عظمین شریک ہوا ہوں اور اکثر پیشمازون سے میری معاشرت بھی رہی میں نے کسی پیشماز کو مجلس عظمین یا غیر عظمین تاکید پابندی اوقات فضیلت کی فرماتے ہوئے نہیں دیکھا وجہ اُسکی یہ ہے کہ وہ خود پابند اوقات فضیلت کے نہیں ہیں لہذا اسی صورت میں اگر اوقات فضیلت کے فوائد اور اسکے ترک کے نقصانات بیان کر کے پابندی اوقات فضیلت کی تاکید اور ہدایت کریں اور اُس وقت کوئی شخص یہ کہے کہ آپ کیون نہیں پابندی فرماتے تو اسکا کیا جواب دے سکتے ہیں چونکہ خود اس عارضہ میں مبتلا ہیں لہذا دوسرے کو اس عارضہ کے ازالہ کی بابت کیا ہدایت کر سکتے ہیں پیشماز ہوں یا غیر پیشماز جسکو خوف احکام خدا اور رسول کا ہوگا وہ شخص ان احکام کی تعمیل سے ہرگز روگردانی نہیں کر سکتا کہ جبکہ عدم تعمیل احکام کی وجہ سے خوف مواخذہ دنیا یا آخرت کا ہو یہ بات قلب سے تعلق رکھتی ہے نہ زیادتی علم دین پر اگر علم دین ہے اور اُس پر عمل نہیں ہے تو وہ علم قطعی بیکار ہے پس جسکے قلب میں عشق حصول خوشنودی باری تعالیٰ ہوگا اُس شخص سے وہ امور عقبی کے کہ جن میں خوشنودی باری تعالیٰ متصور ہے امور دنیا کی وجہ سے ہرگز ترک نہیں ہو سکتے اس سبب سے کہ جس امر کا انسان کے دل میں عشق ہوتا ہے اول اُسی امر کو جمیع امور پر مقدم کرتا ہے پس اگر امور عقبی کا عشق ہے تو اُسکے مقابلہ میں امور دنیا کو ترک کر کے اول امور عقبی بجالاے گا اور اگر امور دنیا کا عشق ہے تو امور عقبی کو ترک کر کے امور دنیا کئے جائینگے ایسے امور عقبی کی وجہ سے جیسے اوقات فضیلت میں امور دنیا میں ہرج واقع نہیں ہوتا اور امور دنیا کی وجہ سے ایسے امور عقبی میں ہرج واقع ہو جاتا ہے مثلاً وقت فضیلت نماز کا ہے اور اُس وقت کو ہٹنے و لگانے میں صرف کر دیا یہاں تک کہ وقت فضیلت نماز کا جاتا رہا تو اب وہ وقت فضیلت ہو کو نہیں مل سکتا اور جب وہ وقت کہ جس میں خوشنودی باری تعالیٰ متصور ہے



اور قبولیت نماز کی امید تھی ضایع ہو گیا تو گویا امور عقبی میں بہت بڑا نقصان پہونچا یعنی نماز ہماری آخر وقت پر ادا تو ہو گئی الا قبول نہ ہوئی اور علاوہ عدم قبولیت نماز کے ہم مواخذہ وار بھی باری تعالیٰ کے ہوئے اس تصور میں کہ ہم نے عداوت وقت فضیلت کو کیوں ضایع کیا تو اب سمجھنا چاہیے کہ ذرا سی عدم توجہی سے ہم نے اپنا کس قدر نقصان کیا پس اس طرح اگر وقت فضیلت پر بغرض ادا کے نماز کے پانچ چھ منٹ کے لئے اور کاموں کو ملتوی کر کے اول نماز کو ادا کر لیا جاتا اور بعد نماز کے کارہائے مذکور کو انجام دے لیتے تو کچھ نقصان نہ تھا اس سبب سے کہ جو کام ادا سے نماز کی وجہ سے رک گئے وہ بعد نماز کے انجام کو پہونچ جاتے ان کا یہی خاص وقت پانچ چھ منٹ کا کہ جس میں نماز ادا کی گئی مقرر نہ تھا اور نماز کا وقت مقرر ہو یعنی وقت فضیلت۔ مجھ کو اس پر تجربہ ہے کہ دخول وقت فضیلت پر یا وقت فضیلت پر جن کاموں کو ملتوی کر کے اول نماز ادا کر لیجائے تو خدائے تعالیٰ ان کاموں میں ہرگز کوئی نقصان واقع نہیں ہونے دیتا اور یہ بات تو ایک ذرا سے غور کرنے سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ جب ہم باری تعالیٰ کو قادر سمجھتے ہیں اور محض اسکی خوشنودی کی وجہ سے اپنے کاموں کو ملتوی کر کے اول وقت فضیلت پر نماز ادا کر لین گے تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ باری تعالیٰ ہمارے کارہائے مذکور سے انجام کو نہ پہونچا دے اس سبب سے کہ وہ ہی تو ہر فعل کے نفع اور نقصان پر قادر ہے اور جو کام ادا سے نماز پر مقدم کیے جائینگے وہ کام ہرگز سے انجام کو نہ پہونچیں گے اور نہ ان میں نفع ہوگا اور اگر اس وقت ان کاموں میں نفع بھی ہو گیا تو اس کے بعد اس قدر نقصان ہو جائیگا اس سبب سے کہ باری تعالیٰ کو قادر نہ سمجھا۔ مجھ سے بعض نے کہا کہ بسبب تصنیفات و تالیفات دینی اور بسبب تعلیم علم وغیرہ کے یا بندی اوقات فضیلت کی دشوار ہو میں نے عرض کیا کہ اگر دشوار سمجھا جائے تو دشوار ہی ورنہ کچھ بھی دشوار نہیں مثلاً تصنیفات یا تالیفات دینی میں وقت فضیلت نماز کا



آگیا اور فوراً پانچ چھ منٹ کے لئے اس کام کو ملتوی کر کے نماز کو ادا کر لیا اسکے بعد پھر  
 تصنیفات یا تالیفات دینی میں مصروف ہو گئے تو ایسی صورت میں کچھ بھی نقصان  
 نہ ہوگا جس طرح آخر وقت پر تصنیفات یا تالیفات دینی کو بخوف قضا ہو جانے نماز کے  
 ملتوی کر کے نماز کو ادا کیا جاتا ہے اسی طرح وقت فضیلت پر امور مذکور کو ملتوی کر کے  
 نماز کو ادا کر لیا جائے تو ممکن ہی مگر عشق حصول خوشنودی باری تعالیٰ قلب میں ہونا چاہیے  
 پس اگر عشق حصول خوشنودی باری تعالیٰ قلب میں ہی تو اسکے مقابلہ میں اگرچہ کوئی چیز  
 بیش بہا بھی دنیا کی ایسی پیش نظر ہو کہ جو اس وقت مانع خوشنودی باری تعالیٰ کی ہو تو  
 ہرگز انسان اسکو پسند نہیں کر سکتا چنانچہ جناب مقدس احمدا ربی علیہ الرحمہ کا قصہ  
 مشہور ہے کہ انکو ایک سفر میں سبب نہ ملنے پانی کے وقت فضیلت نماز کا تنگ ہوا  
 صرف اتنا وقت فضیلت باقی رہا کہ یہ چاہ سے پانی کھینچ کر اُس سے وضو کر کے نماز کو ادا کریں  
 تو نماز ادا ہو جائے اتفاق سے اُنھوں نے ایک چاہ دیکھا اُس چاہ میں پانی بھرنے  
 کے لئے ڈول ڈالا کھینچا تو اُس میں اشرفیان بھری ہوئی آئین آپ نے وہ اشرفیان  
 چاہ میں ڈال دیں پھر مکرر ڈول ڈالا اس مرتبہ جو اہرات بھرے ہوئے ڈول میں آئے  
 آپ نے اُن جو اہرات کو بھی چاہ میں ڈال دیا اور چاہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ احمد یہ میں  
 مانگتا پانی مانگتا ہی پھر چاہ میں ڈول ڈالا اس مرتبہ پانی بھرا ہوا آیا آپ نے وضو کیا  
 اور نماز ادا کی اور شکر خدا بجالاے پس عشق حصول خوشنودی باری تعالیٰ اسکو  
 کہتے ہیں کہ آپ نے بمقابلہ خوشنودی خدا کے اشرفی و جو اہرات کو پسند نہیں کیا پس  
 اب خیال کرنا چاہیے کہ بالعوض اس فعل کے درگاہ باری تعالیٰ سے انکو کیسے مدارج  
 اعلیٰ ملے ہونگے اور اگر ہم ہوتے تو اشرفی و جو اہرات لکالے چلے جاتے یہاں تک کہ  
 دس بارہ ڈول اور کھینچے کہ اسی اتنا دین وقت فضیلت کا بھی جاتا رہتا اور اس وقت  
 فضیلت کے منافع کرنے کے جائز ہونے میں یہ وجہ پھر قائم کر لی جاتی کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی



معیشت واجب ہو لہذا بمقابلہ اس واجب کے چونکہ وقت فضیلت مستحب ہو صنایع ہو جائے  
تو کوئی مضائقہ نہیں ہو پس ایسے ظاہری وجوہات کے پیش کر دینے سے مدایج عقبی ہاتھ  
سے چلے جاتے ہیں اس سبب سے کہ باری تعالیٰ قلب کی حالت سے واقف ہے وہ  
خوب جانتا ہے کہ ہمو امور عقبی عزیز ہیں یا امور دنیا اور امور عقبی کو ہم کس طرح بجالاتے  
ہیں یعنی بمقابلہ امور دنیا کے ہم انکو عزیز سمجھ کر بجالاتے ہیں یا نہیں جیسی حالت قلب  
کی ہوگی ویسا ہی ہمو نتیجہ ملیگا پس جس مومن کو باری تعالیٰ علم دین عطا فرمائے تو اسکو  
لازم ہو کہ اُسپر عمل کر دے اور اپنا باطن بھی درست رکھے یعنی وہ امور کہ جو حصول خوشنودی  
باری تعالیٰ کے ہیں عمدًا ترک نہ کرے مین نے ان مومنین میں سے کہ جنھوں نے علم فقہ و  
واحدیث حاصل کیا ہے بھن کو ایسا عمدہ پایا کہ میری زبان انکی تعریف سے قاصر ہے  
اور اکثر کا باطن میں نے خراب پایا ایک دن مابین میرے اور مولانا دمقدانا جناب  
سید نجم الحسن صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان مدظلہ العالی کے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ  
کہ مولانا صاحب قبلہ نے فرمایا کہ درحقیقت صحیح ہی نہ معلوم بعد حصول علم دین کے یہ لوگ  
باطن کو کیوں خراب کر لیتے ہیں پس ہر مومن کو اپنا باطن درست کرنا چاہیے خصوصاً  
ایسے مومنین کو کہ جو پیشمازی فرماتے ہیں یا جنگو پیشمازی کے لائق خیال کیا جاتا ہے  
یا جنگو صاحبان علم سے سمجھا جاتا ہے انکو اس لباس کی کہ جو لباس علما کا سا انھوں نے  
پہن رکھا ہے شرم کرنا چاہیے اور جس طرح اونھوں نے اپنا ظاہر درست کیا ہے جیسی وجہ سے  
لوگ انکے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور دست بوسی کرتے ہیں اور تعظیم کرتے ہیں ایسے طرح انکو اپنا  
باطن درست کرنا چاہیے اور اگر باطن درست نہیں ہے تو ایسے تقویٰ و طہارت ظاہریہ کا صلہ آخرت  
میں نہیں مل سکتا اس سبب سے کہ انکا یہ تقویٰ اور طہارت وغیرہ بحصول دنیا ہی نہ بحصول آخرت  
علیہ اور بقول جناب ملا فتح اللہ کاشانی علیہ الرحمہ کے کہ وہ تفسیر سنج میں یہ فقرہ خوب تحریر  
فرماتے ہیں کہ جب ایسے لوگوں کی دنیا میں طبعی کھل جاتی ہے تو پھر انکا کوئی نام تک نہیں لیتا



اور اگر فی الحقیقت تقویٰ و طہارت ب حصول آخرت ہی تو اُنکو وہ امور استراحت و آرام وغیرہ کے کہ جو مانع حصول مدارج عقبیٰ ہیں ترک کرنا چاہئیں اور ہمیشہ امور آخرت کو امور دنیا پر مقدم کرنا چاہئے اور جب امور دنیا کو امور آخرت پر مقدم کیا تو اُسکو عشق امور آخرت نہیں کہتے عشق وہ ہی عشق ہے کہ جسکا کھٹکا لگا رہے کام دنیا کا ہو یا آخرت کا جس کام کا عشق اور کھٹکا انسان کے قلب میں ہوگا ہمیشہ انسان اول اسی کام کو مقدم کرے گا مثلاً ہلکے زید سے محبت زیادہ ہو اور اسی کی خوشی منظور ہو تو ہم اپنی تمام استراحت و آرام اور نیز جمیع کاموں کو چھوڑ کر اول اسی کام کو کریں گے کہ جس کام کے کرنے کے لئے ہم سے زید نے کہا ہے اور اگر ہم ایسا نہ کریں گے بلکہ اپنے کاموں کو مقدم کریں گے تو زید کی خوشی ہلکے حاصل نہیں ہو سکتی اسی طرح اگر ہلکے محبت اور خوف خدا اور رسول کا ہو تو ہم جمیع امور دنیا پر اول امور عقبیٰ ہی کو مقدم کریں گے ہم سے امور دنیا اور آخرت پر ہم گز مقدم نہیں ہو سکتے اور اگر امور دنیا کو امور آخرت پر مقدم کریں گے تو اُسکا نتیجہ پائین گے چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص کسی کام کو نماز پر مقدم کرے نماز کو وقت فضیلت پر پڑھیں گے اُسکے لئے برأت ہے آتش جہنم سے اور جو شخص کسی کام کو نماز پر مقدم کرے نماز کو آخر وقت پر پڑھیں گے تو اُسکا اختیار خدا کو ہے چاہے (اس قصور میں) اُسکو عذاب کرے یا بخشدے ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۳۹ باب ہذا اور جب ہم متواتر دیدہ و دانستہ عدا ہر روز اسی طرح وقت فضیلت کو ضائع کرتے رہیں گے تو مزید عذاب کے مستحق ہوں گے اس سبب سے کہ ہم نے بلا عذر شرعی کے عدا اُس فعل کو جائز رکھا ہے کہ جسکا جائز ہونا احکام خدا و رسول میں نہیں ہے مثلاً ایک غلام نے اُس وقت کو کہ جو وقت اُسکے آقا نے حقہ بھرنیکا مقرر کیا تھا اپنے کاموں میں (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۷) میری غرض اس تحریر سے یہ ہے کہ جو شخص طریقہ و لباس علما کا اختیار کرے اُسکو لازم ہے کہ باطن بھی علما کا سا اختیار کرے اور جب باطن علما کا سا نہیں ہے یعنی اُس علم دین پر باطن میں عمل نہیں ہے تو یہ شخص بدتر ہے جاہل سے ۱۲



صرت کر دیا اور اُس کے بعد اُس نے اپنی سبکدوشی کی غرض سے حقہ جلدی سے بھر بھر کر اس طرح پر کہ اگر آگ ہو تو اُس کے موافق تھا کو نہیں اور تاکو ہی تو اُس کے موافق آگ نہیں اور نیچ بھی کہیں سے سوکھا کہیں سے بھیگا آقا کے سامنے رکھ دیا تو آقا ہرگز ایسے غلام سے خوش نہیں ہو سکتا سوائے اُس کے کہ آقا اُس غلام کو اس تصور میں سزا دے کہ اُس نے اُس وقت پر کہ جو وقت آقا نے مقرر کیا تھا حقہ کیون نہیں بھرا اور جب وہ غلام ہر روز ہر خلافت حکم آقا کے ایسا ہی کرتا رہے تو ذرا چشم انصاف سے غور فرمایا جائے کہ وہ غلام مزید سزا کا مستحق ہو گیا یا نہیں پس جو اپنا آقا حقیقی ہو اور اُس نے نماز کے ادا کرنے کے لیے اوقات فضیلت مقرر فرما دئے ہیں پس اگر ہم عداً بلا عذر شرعی کے ان اوقات فضیلت کو اپنے کاموں میں صرف کر کے آخر وقت پر نماز کو قہراً جبراً ادا کرینگے تو گویا ہم نے احکام خدا اور رسول کو سبک سمجھ کر اوقات فضیلت کو ترک کیا اور جب ہم نے ہر روز ایسا ہی کیا تو مزید مواخذہ کے مستحق ہونگے اس سبب سے کہ دیدہ و دانستہ عداً بلا عذر شرعی کے اوقات فضیلت مقرر کردہ خدا اور رسول کو ہر روز ضائع کر رہے ہیں اس طرح پر نماز کے ادا کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اوقات فضیلت پر نماز کا ادا کرنا سبک اور خفیف سمجھتے ہیں اگر ایسا نہیں ہے تو عداً بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت پر نماز کا ادا کرنا ترک نہ کرے اس طریقہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کو حصولِ مدارجِ عقلمانی سے کچھ غرض نہیں ہے اگر حصولِ مدارجِ عقلمانی سے غرض ہوتی تو عداً بلا عذر شرعی کے ہر روز ایسا نہ کیا جاتا اور جب عداً ایسا کیا گیا تو گویا نماز کو اس طرح ادا کیا گیا کہ جس طرح کوئی چیز تحفہ میں کسکو خفیف اور سبک سمجھ کر دیتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جس شخص کو کوئی چیز خفیف سمجھ کر تحفہ میں دیکھائے تو وہ شخص کبھی ایسی چیز کو قبول نہ کریگا تو خدائے تعالیٰ کیسے قبول کر سکتا ہے۔

حدیث از اسرار الصلوٰۃ جناب شیخ زین الدین شہید ثانی علیہ الرحمہ عیض بن قاسم نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ قسم ہے خدا کی کہ جب ایک شخص کا



سن چپاس برس کا ہوتا ہی اور اسکی ایک نماز بھی قبول نہیں ہوتی پس کیا چیز سخت تر ہی اس سے  
 قسم ہی خدا کی بدستیکہ تم جانتے ہو کہ جو شخص تمہارے ہمسایہ اور رفقا میں سے اگر احسان  
 کرے تمہارے ساتھ کسی چیز کا خفیہ اور سبک سمجھ کر تو تم اسکو قبول نہ کرو گے بدستیکہ  
 اشد غرور جل قبول نہیں کرتا ہی مگر نیکی کو پس کیونکر قبول کر لگا اسکو جو سبک سمجھ کر کیا جائے  
 من مؤلف ہر مومن کو پابندی اوقات فضیلت کی لازم ہے خصوصاً پیش نماز و صاحبان علم  
 کو اگر پیش نماز و صاحبان علم پابندی اوقات فضیلت کی کریں تو ان کو دیکھ کر بہت سے  
 مومنین بھی پابند اوقات فضیلت کے ہوتے چلے جائیں اور انکو یہ بھی معلوم ہوتا جاے  
 کہ پابندی اوقات فضیلت میں نفع ہیں اور ترک اوقات فضیلت میں یہ نقصانات ہیں  
 اسکے بعد وہ اپنے اہل و عیال کو بھی پابندی اوقات فضیلت کی ہدایت کریں اور جب  
 انکے اہل و عیال بھی پابندی اوقات فضیلت کی کریں گے تو غالباً انکے خاندان میں سلسلہ  
 پابندی اوقات فضیلت کا قائم ہو جائیگا پس ہر مومن کو مخصوص پیش نماز و ان کو ان امور کی  
 پابندی ضرور چاہیے کہ جنکو دیکھ کر اگر دوسرا شخص بھی پابند ہو تو انکو ثواب حاصل ہو اور  
 جب مورثان نفع ثواب و حصول عقاب ہیں انکو ترک کریں اس خیال سے کہ اگر دوسرا شخص  
 انکو دیکھ کر اس پر عمل کر لگا تو یہ بھی اُس مواخذہ میں گرفتار ہونگے مثلاً ہم نے اوقات فضیلت پر  
 نماز کے ادا کرنے کی پابندی کی اور اسکی ہدایت بھی کی تو جس شخص نے اُس ہدایت پر  
 عمل کیا یا صرف ہماری پابندی اوقات فضیلت کو دیکھ کر خود ہی پابند اوقات فضیلت کا ہوا  
 تو ہم بھی اسکے ثواب میں داخل ہو گئے اور پھر اس شخص سے دوسرے شخص نے اور اُس سے  
 تیسرے شخص نے غرض کہ جانتا کہ یہ سلسلہ جاری ہوگا اور جاری رہیگا ہم بھی ثواب میں  
 شامل ہوتے رہیں گے اور اگر مثلاً ہم نے عمداً بلا عذر شرعی کے اوقات فضیلت کو ضائع کر کے  
 نماز کو آخر وقت پر ادا کر لیا طریقہ اختیار کیا اور ہمکو دیکھ کر ہمارے سبب سے اور  
 لوگوں نے بھی اس طریقہ پر عمل کیا تو ہم بھی مواخذہ میں گرفتار ہونگے اور پھر ان لوگوں کو



دیکھ کر اور جو لوگ عمل کرینگے غرض کہ جب تک وہ سلسلہ قائم رہیگا ہم بھی اس  
 مواخذہ میں گرفتار رہیں گے اب یہ خدا کو علم ہے کہ ہر دو سلسلہ کب تک قائم رہیں پس اس  
 ہر مؤمن کو اس طرف توجہ لازم ہے خصوصاً پیش نمازوں کو اور صاحبان علم کو اور اگر بالفرض  
 کوئی پیش نماز یا صاحب علم عمداً اوقات فضیلت کو ضائع کر کے آخر وقت پر نماز پڑھتے ہوں  
 تو یہ کوئی ضروری امر نہیں ہے کہ ہم بھی انکو دیکھ کر عمداً بلا عذر شرعی کے اوقات فضیلت کا  
 ضائع کرنا اختیار کر لیں اگر انھوں نے دیدہ و دانستہ احکام خدا و رسول سے روگردانی  
 کر لی ہے تو وہ خود اس کے مواخذہ دار ہونگے ہم کو کیا ضرورت ہے کہ ہم بھی ایسے امور میں انکی  
 تقلید کر کے اپنی گردن مواخذہ میں پھنسا دیں اپنے اپنے اعمال اپنی اپنی جزا اور جیسا  
 طریقہ فی زمانہ رائج ہے کہ عمداً بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت کو ضائع کر کے آخر وقت پر نماز  
 کو ادا کرتے ہیں ایسا احادیث میں حکم نہیں ہے اور نہ علمائے اسکو جائز سمجھا ہے ملاحظہ ہوں  
 اقوال علماء مسند رحمہ نمبر ۴۸ باب ہذا لہذا ہم کو لازم ہے کہ طریقہ مذکور کو قطعی ترک کر کے ہر  
 نماز کو اس کے وقت فضیلت پر ادا کریں۔ اور یہ تو کوئی عشق عبادت نہیں ہے کہ اوقات  
 فضیلت پر دیگر امور کو مقدم کر کے ان میں ایسے مصروف ہوں کہ وقت فضیلت کا بھی ضائع  
 کر دیا جائے یہاں تک کہ وہ وقت پہنچے کہ اگر اب بھی نماز ادا نہ کریں تو قصداً ہو جائے تو اس وقت  
 ان امور کو ملتوی کر کے قہراً جبراً نماز کو ادا کر لیا جائے پس حسب طح آخر وقت پر دیگر امور کو ملتوی  
 علیہ یہ بات دوسری ہے کہ کوئی عالم یا پیش نماز وقت فضیلت کو ضائع کرتا ہو تو اس کے اس  
 عمل سے یہ فعل جائز اور مستحب قرار نہیں پاسکتا جائز وہ ہی فعل ہے کہ جسکا حکم احکام خدا و  
 رسول میں ہو محض کسی عالم یا پیش نماز کے یا صاحب علم کے عمل کر لینے سے جائز نہیں ہو سکتا جس طرح  
 ہم اس قسم کے مستحبات کو ترک کرتے رہتے ہیں اکثر صاحبان علم بھی مثل ہمارے ترک کرتے  
 رہتے ہیں جس طرح ہم امور دنیا میں مبتلا ہیں اسی طرح اکثر صاحبان علم بھی استراحت و آرام دنیا میں مبتلا  
 ہیں پس جائز وہ ہی فعل قرار پائیگا کہ جو حسب حکام خدا و رسول کے ۱۲۰۷۔



کر کے نماز کو ادا کیا گیا اس طرح ممکن تھا کہ دخول وقت فضیلت پر بھی اُن امور کو ملتوی کر کے  
 اول نماز کو ادا کر لیا جاتا تو اس میں سوائے فوائد کے کچھ نقصان نہ تھا مگر چونکہ عادت نہیں ہے  
 لہذا اگر ان گزرتا ہی اگر پابندی اوقات فضیلت کی اس طرح کی جائے کہ کیسے ہی کام میں مشغول ہو  
 وقت فضیلت کا داخل ہوتے ہی اُس کام کو ملتوی کر کے اول نماز ادا کر لی جائے اور بعد نماز  
 کے پھر اُس کام میں مشغول ہو جائے تو اس طرح پابندی کرنے میں دو تین ہی ہفتہ میں عادت  
 اوقات فضیلت پر نماز کے ادا کرنے کی پڑ جاتی ہو گو ابتدا میں تو گران گزرتا ہے مگر آخر میں  
 اسکی وجہ سے وہ وہ فوائد حاصل ہوتے ہیں کہ جنکی تفصیل بیان کرنے سے زبان قاصر ہو  
 علاوہ فوائد و ثواب آخرت کے دنیا کے بھی بہت سے فائدہ حاصل ہوتے ہیں مثل دفع  
 ہم و غم و فقر و تنگدستی وغیرہ وغیرہ اور جو مومنین یہ کہہ دیتے ہیں کہ پابندی اوقات فضیلت  
 کی وجہ سے امور دنیا میں ہرج ہو جاتا ہی ایسا اعتقاد رکھنے والے وہ لوگ ہیں کہ جنکو بمقابلہ  
 عقبی کے دنیا عزیز ہے ورنہ ایسا اعتقاد اور یقین رکھنا کیا معنی بقول جناب ملا حسین نوری  
 علیہ الرحمہ کے کہ جب ہمارا علم و یقین خدا پر کامل ہو گا تو پھر ایسے دوسو ہمارے دل میں ہرگز  
 پیدا نہیں ہو سکتے اور اس قول کے مؤید احادیث بھی ہیں یہ سب خرابی ہمارے علم و یقین  
 کی ہے کہ جو اس قسم کے دوسو پیدا کر کے امور عقبی پر امور دنیا کو مقدم کر لیتے ہیں اور بلا وجہ  
 امور دنیا کی وجہ سے مدارج عقبی کو ضائع کر دیتے ہیں۔ اگر دخول وقت فضیلت کی  
 پابندی کو سن کہ جس طرح ہیں اوپر تحریر کر چکا ہوں تو امور دنیا میں قطعی ہرج نہیں ہو سکتا خدا  
 اہلسنت کو دیکھا جائے کہ وہ لوگ اوقات فضیلت پر نماز کو کس طرح ادا کرتے ہیں اور پھر کار  
 دنیا میں بھی مصروف رہتے ہیں جب اُنکے امور دنیا میں ہرج واقع نہیں ہوتا تو ہمارے امور  
 میں بھی کوئی ہرج واقع نہیں ہو سکتا اور یہ جو مشہور ہے کہ منجملہ اور نشانیوں کے ایک نشانی  
 علیہ السلام ہے اگر کسی کو یقین نہ ہو تو وہ چند روز امتحان کر کے دیکھ لے کہ بار تعالیٰ  
 اُسکے امور میں کیسا مدد و معاون ہوتا ہے ۱۲



مؤمن کی یہ بھی ہے کہ دو نمازون کو ملا کر ادا کرنا یعنی نماز ظہر و عصر کو ملا کر اسی طرح مغرب و عشا کو ملا کر پس مراد اس ملا کر پڑھنے سے یہ نہیں ہے کہ عمداً بلا عذر شرعی کے آخر وقت پر دو نون نمازون کو ملا کر ادا کرے یا یہ کہ ایک نماز کو وقت فضیلت پر اور دوسری نماز کو وقت مشترک پر یا وقت اخیر پر پس ملا کر پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ ایک نماز کو وقت فضیلت پر ادا کر کے تجلیل اور تحمید باری تعالیٰ میں مصروف رہے یہاں تک کہ وقت فضیلت دوسری نماز کا آجائے تو اس وقت اس نماز کو ادا کرے کہ جیسا احادیث مندرجہ نمبر ۲۰ باب ہذا میں حکم ہے پس جو کوئی اس طرح دو نمازون کو ملا کر ادا کرے یہ بھی نشانی مؤمن کی ہے اور اگر عمداً بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت کو ضائع کر کے آخر وقت پر دو نمازون کو ملا کر ادا کرے تو یہ نشانی مؤمن کی نہیں ہے اس سبب سے کہ ایسا حکم نہ احادیث میں ہے اور نہ علمائے اسکو جائز قرار دیا ہے کہ جیسا اوپر تحریر ہو چکا ہے اور ایک حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دو نمازون کو ملا کر پڑھنا باعث ترقی رزق کا ہوتا ہے پس اس حدیث میں بھی دو نمازون کو ملا کر پڑھنے سے مراد آخرت پر ادا کرنے سے نہیں ہے اس سبب سے کہ عمداً بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت کو ضائع کر کے آخر وقت پر نماز کا ادا کرنا حسب حدیث جائز نہیں ہے لہذا اس حدیث میں بھی دو نمازون کو ملا کر پڑھنے سے مراد وہ ہی وقت فضیلت ہی یعنی وقت فضیلت کسی نماز کا ضائع نہ ہو اور دو نون نماز میں بھی وقت فضیلت پر ادا ہو جائیں کہ جیسا طریقہ اول نمبر ۲۹ باب ہذا میں تحریر ہو چکا ہے اور عقل بھی اسی طریقہ کو مخصوص برائے ترقی رزق و فضا کے حاجات کے قبول کرتی ہے چنانچہ اسپر بعض صلحا کا تجربہ بھی ہے کہ جس کسی کو کوئی حاجت ہو وقت زوال شمس نماز ظہر ادا کر کے تجید و تحمید و عبادت باری تعالیٰ میں مصروف رہے یعنی تلاوت قرآن وغیرہ کرتا رہے یہاں تک کہ وقت فضیلت ظہر کا خارج ہو کر وقت فضیلت نماز عصر کا داخل ہو اس وقت نماز عصر کو ادا کرے اور اسی طرح نماز مغرب کو غروب شمس پر ادا کر کے عبادت خدا میں مصروف رہے یہاں تک کہ وقت فضیلت عشا کا آجائے اس وقت



نماز عشا کو ادا کرے ایک ہفتہ نہیں گزرنے پاتا کہ خدائے تعالیٰ حاجت اُکی بر لاتا ہو اور رزق میں ترقی عطا فرماتا ہو پس مخصوص واسطے ترقی رزق کے دو نماز دن کو ملا کر ادا کر نیکایہ ہی طریقہ اول ہی حالانکہ طریقہ سویم مندرجہ نمبر ۲۹ باب ہذا بھی ہی اس طریقہ سویم میں دخول وقت فضیلت ظہر و مغرب ضایع ہو جائیگا حالانکہ انھیں دو وقتوں کی احادیث میں فوائد و ثواب زیادہ ہیں لہذا اوقات دخول وقت فضیلت ظہر و مغرب کو ہرگز ضایع نہ کرے اور جو شخص عمدًا بلا عذر شرعی کے اوقات فضیلت کو ضایع کر کے اخیر وقت پر دو نماز دن کو ملا کر ادا کر لیا تو ایسی حالت میں ترقی رزق کی ہونا تو مشکل تر ہے حسب احادیث دعا اور نماز ہی کے قبول ہونے کی امید نہیں ہی ملاحظہ ہو حدیث از اسرار الصلوٰۃ مندرجہ نمبر ہذا کہ جو اوپر تحریر ہو چکی ہے اور نیز احادیث حروف (س و ح و ط و یٰ و غیرہ) مندرجہ نمبر (۵۱) آئندہ باب ہذا۔

(۵۱) وقت فضیلت کو عمدًا ضایع کر نہیں جریٰ حدیث سے عذاب کا ہونا ثابت ہی نہیں ہے چند احادیث میں (الف) حدیث از منکلا بحضرة الفقیہ خلاصہ اسکا یہ ہے کہ فرمایا جناب رسالت ﷺ صحابہ کہ خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ جو شخص نماز واجبہ کو اُسکے وقت (فضیلت) پر ادا کرے اُسکے لیے میرے پاس عہد ہی کہ میں اُسکو بہشت میں داخل کروں گا اور جو شخص نماز کو نہ پڑھے اُسکے وقت (فضیلت) پر اُسکا اختیار محکوم ہی چاہے عذاب کروں یا بخش دوں ملاحظہ ہو نمبر ۳۳ باب ہذا۔

عذاب کا مراد عذاب دوزخ ہی نہیں ہی بلکہ قسم کا عذاب ہی جیسے نماز کا قبول نہ ہونا یا شفاعت کا میسر نہ ہونا وغیرہ وغیرہ ۳۵ احادیث میں وقت سے مراد وقت فضیلت ہی بلا اشکال و بلا شبہ ملاحظہ ہوں احوال علما مندرجہ نمبر (۲۲) باب ہذا اور ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۹ باب ہذا۔

۳۵ پس وہ شخص تحت مشیت الہی ہو خدا کو اختیار ہی چاہے عذاب کرے یا بخشے اگر بخشے تو اُسکی رحمت ہی اور نہ بخشے تو اُسکا انصاف ہی اس سبب سے کہ اس حدیث میں صاف حکم ہے کہ چاہے میں عذاب کروں یا بخش دوں پس اگر نہ بخشے اور عذاب کرے تو میری ایک قسم کا عذاب ہی ۱۲۔



(ب) حدیث اننا سر الصلوٰۃ جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ نہ مایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے ابان ابن تغلب سے کہ جو شخص ادا کرے اور محافظت کرے اُنکے اوقات کی (یعنی وقت فضیلت پر پڑھے) تو نزدیک اللہ تعالیٰ کے عہد ہوگا اُسکے لئے کہ اُسکو داخل بہشت کرے۔ اور جو شخص حدود نماز کو ادا نہ کرے اور اوقات کی محافظت نہ کرے (یعنی غیر وقت فضیلت پر پڑھے) تو اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے عذاب کرے یا بخش دے ملاحظہ ہو یہ حدیث نمبر ۳۵۳ باب ہذا اس حدیث کو جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ نے وسائل الشیعہ میں بھی تحریر فرمایا ہے۔

(ج) حدیث از مجمع البیان جناب شیخ طوسی علیہ الرحمہ زرارہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب امام محمد باقر ؑ نے کہ نماز واجبہ کو جو شخص اُسکے وقت (فضیلت) پر پڑھے دراصل ایک نماز کے حق سے عارف ہو اور اختیار نہ کرے نماز پر دوسری چیز کو (یعنی کسی کام کو نماز پر مقدم نہ کرے) لکھیں گا خداے تعالیٰ واسطے اُسکے برات کہ نہیں عذاب کرے گا اُسپر اور جو شخص کہ نماز پر پڑھے اُسکے غیر وقت (فضیلت) میں اور دوسرے کاموں کو نماز پر مقدم کرے پس تحقیق کہ یہ امر اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے کہ چاہے اُسکو بخش دے اور چاہے عذاب کرے یہ حدیث نمبر ۳۵۴ باب ہذا میں بھی تحریر ہو چکی ہے۔

(د) حدیث از وسائل الشیعہ ابن ربیع نے روایت کی ہے جناب امام جعفر صادق ؑ سے کہ فرمایا جناب رسول خدا ؐ نے کہ شفاعت میری پیشتر نہ ہوگی اُس شخص کو کہ جو تاخیر کرے نماز واجبہ میں اُسکے وقت (فضیلت) سے یہ حدیث نمبر ۳۵۵ باب ہذا میں بھی تحریر ہو چکی ہے۔

علا ملاحظہ ہو ما شیعہ حدیث مندرجہ حرف (الف) مذکور ۱۲۔

علا ملاحظہ ہو ما شیعہ حدیث مندرجہ حرف (الف) مذکور ۱۲۔

علا یہ بھی ایک قسم کا عذاب ہے ۱۲۔



(۴) حدیث از بکار الانوار فرمایا جناب رسولکدام نے کہ بروز قیامت اُس شخص کو میری شفاعت میسر نہ ہوگی کہ جو تاخیر کرے نماز واجبہ میں اُسکی وقت فضیلت سے یہ حدیث نمبر ۳۰ باب ہذا میں بھی تحریر ہو چکی ہے۔

(۵) حدیث از فقیہ ابن محبوب نے روایت کی ہے جناب امام جعفر صادق ؑ سے کہ جناب رسولکدام بحالت مرض الموت بیہوش تھے جب ہوش میں آئے تو فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ میری شفاعت میسر نہ ہوگی اُس شخص کو کہ جو نماز کو اُسکے وقت (فضیلت) سے تاخیر میں ڈالے یہ حدیث نمبر ۳۰ باب ہذا میں بھی تحریر ہو چکی ہے۔

(۶) حدیث از دارالسلام جناب ملا حسین نوری علیہ الرحمہ بحوالہ کتاب معانی الاخبار فرمایا جناب ائمہ نے کہ وہ گناہ جنسے دعارد کر دیکھتی ہے یہ ہیں۔ بدعتی۔ خبیث باطن۔ برادران ایمانی کے ساتھ نفاق۔ سچی بات کی تصدیق نہ کرنا۔ نماز واجبہ کو اٹنا تاخیر کرنا کہ اُسکا وقت فضیلت جاتا رہے۔ صدقہ دینے اور احسان کرنے میں قربت کی نیت نہ کرنا۔ باتوں میں فحش کہنا۔

(۷) حدیث از حدائق جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ فرمایا جناب امام موسی کاظم ؑ نے کہ جو شخص زوال شمس سے بعد گزر جائے وقت فضیلت کے نماز ظہر کو پڑھے اُسکی نماز ظہر قبول نہ ہوگی اسی طرح جو شخص نماز عصر کے لئے تاخیر کرے عدا بلا کسی عذر کے یہاں تک کہ آفتاب۔ غروب ہو تو نماز عصر اُسکی قبول نہ ہوگی۔

۱۱۵ یہ بھی ایک قسم کا عذاب ہے ۱۲۔

۱۱۶ یہ بھی ایک قسم کا عذاب ہے ۱۲۔

۱۱۷ وقت فضیلت کو عدا ضایع کرنے سے دعارد کر دیکھتی ہے یہ بھی ایک قسم کا عذاب ہے ۱۲۔

۱۱۸ قبول نہ ہونا نماز کا یہ بھی ایک قسم کا عذاب ہے ۱۲۔

۱۱۹ یہ بھی ایک عذاب ہے ۱۲۔



اسی لئے کہ اُس نے مخالفت کی سنت رسول کی یہ حدیث نمبر ۱۱۱ باب بیسٹ میں تحریر ہو چکی ہے۔  
 (ط ۹) حدیث از بحار الانوار جناب علامہ مجلسی علیہ الرحمہ و ثواب الاعمال جناب شیخ  
 صدوق علیہ الرحمہ روایت کی ہے کہ ابی سلام عیدی نے جناب امام سے عرض کیا کہ کیا فرماتے ہیں  
 آپ اُس شخص کے حق میں کہ جو نماز عصر میں وقت فضیلت سے تاخیر کرے عذر فرمایا حضرت نے  
 کہ بروز قیامت آئیگا تنہا نہ اہل رکھتا ہوگا اور نہ مال میں نے کہا کہ اگرچہ وہ اہل بہشت سے ہو  
 فرمایا حضرت نے کہ اگرچہ اہل بہشت سے ہو میں نے کہا کہ مرتبہ اُسکا بہشت میں کیا ہوگا  
 کہ جو تنہا ہوگا نہ اہل ہی نہ مال ہی فرمایا حضرت نے کہ وہ جہان ہوگا اہل بہشت کا اور  
 اُسکے لئے کوئی گھر نہ ہوگا۔

(می) حدیث ایضاً عبد اللہ علی نے روایت کی ہے جناب امام جعفر صادق ع سے  
 کہ فرمایا آنحضرت ص نے کہ فرمایا جناب رسول خدا ص نے کہ وہ شخص کہ جو نماز عصر کو ضائع کرے  
 (وقت فضیلت سے) وہ موتور ہی اہل و مال سے میں نے عرض کیا کہ موتور کیا ہے فرمایا حضرت  
 نے کہ اُسکے لئے نہ اہل ہونگے نہ مال کیونکہ ضائع کیا اُسے نماز کو اور ترک کیا عذر ایہا تک  
 کہ آفتاب زرد ہو گیا۔

(ی ۱۱) از وسائل الشیعہ ابی بصیر نے روایت کی ہے جناب امام جعفر صادق ع سے کہ  
 کہ فرمایا آنحضرت ص نے کہ جو شخص نماز پڑھے اُسکے غیر وقت فضیلت میں (عذر اہل عذر شرعی کے)  
 اُسکی نماز نہیں ہے (یعنی نماز اُسکی قبول نہیں)۔

(ی ۱۲) حدیث از وسائل الشیعہ محمد ابن علی ابن اُکسین نے کہا کہ فرمایا جناب  
 امام جعفر صادق ع نے کہ جناب سالت مآب مسجد میں داخل ہونے مسجد میں اصحاب تھے

علہ یہ بھی ایک قسم کا عذاب ہے۔

علہ نہ اہل ہونگے نہ مال یہ بھی ایک قسم کا عذاب ہے۔

علہ نماز نہیں ہے یعنی نماز قبول نہیں ہے یہ بھی ایک قسم کا عذاب ہے۔



حضرتؑ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ پروردگار نے کیا کہا اصحاب نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا حضرتؑ نے بہ تحقیق کہ پروردگار تمہارا فرماتا ہے کہ جو شخص نماز واجبہ کو اسکی اوقات (فضیلت) میں پڑھے اور اوقات (فضیلت) کی محافظت کرے ملاقات کرے گا مجھ سے پروردگار قیامت اور اس کے لئے میرے پاس عہد ہے کہ میں اُسکو بہشت میں داخل کروں اور جو شخص نماز کو نہ پڑھے اُس کے وقت (فضیلت) میں اور محافظت نہ کرے (اُس کے وقت فضیلت کی) پس اسکا اختیار منکوح ہو جائے اُسپر عذاب کروں اور چاہے بخشہ دوں۔

(صحیح) حدیث از من لا یحضرہ الفقیہ۔ اخیر فقرات اس حدیث کے یہ ہیں کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جو شخص وقت فضیلت پر نماز نہ پڑھے اور محافظت وقت (فضیلت) کی نہ کی جائے تو نماز اسکی واپس ہوتی ہے تاریک و سیاہ اور کہتی ہے کہ جس طرح تو نے منکوح ضایع کیا خدا نے تعالیٰ تجکو ضایع کرے ملاحظہ ہو نمبر ۲۲ باب ہذا۔

(یگانہ) حدیث۔ از وسائل الشیعہ۔ ابی بصیر نے روایت کی ہے جناب امام جعفر صادقؑ سے کہ فرمایا آنحضرتؑ نے کہ جو شخص نماز پڑھے اُس کے غیر وقت (فضیلت) میں (عذاب بلا عذر شرعی کے) اُس کی نماز نہیں ہو۔

**من موعلف**۔ یعنی اسکی نماز قبول نہیں ہو پس یہ بھی ایک طرح کا عذاب سخت ہے اور علامہ احادیث مذکور کے اور بھی احادیث ہیں کہ جن کو بخیاں طول ہونے باب ہذا کے قلم انداز کیا گیا ملاحظہ ہوں احادیث مندرجہ باب ہذا۔

**علہ** ملاحظہ ہو حاشیہ حدیث مندرجہ حرف (الف) مندرجہ بالا۔

**علہ** یہ بھی ایک قسم کا عذاب ہے کہ نماز واپس کر دی جاتی ہے ایسی حالت میں کہ وہ تاریک و سیاہ ہوتی ہے اور قبول نہیں ہوتی پس نماز کا قبول نہ ہونا بھی ایک قسم کا عذاب ہے اور یہ عذاب سخت تر ہے اس سبب سے کہ قبولیت جمیع اعمال کی نماز پڑھے اگر نماز قبول ہوئی تو جمیع اعمال بھی قبول ہوں گے اور اگر نماز قبول نہ ہوئی تو کوئی عمل اُسکا قبول نہ ہوگا۔







اور بلا عذر و دون اس میں شامل ہیں اگر کل وقت سے مراد کل وقت فضیلت لے لیا جائے تو اس سے یہ بہت بڑا اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ جب آیہ مذکور میں کل وقت فضیلت مراد تھا تو معاذ اللہ جناب رسول خدا ص آیہ مذکور کو نہ سمجھتے اور اگر آیہ مذکور کو سمجھتے تو پھر اوقات فضیلت کے برخلاف آیہ قرآنی کے کیوں مقرر فرماتے (ملاحظہ ہو احادیث باب ۲۰ و ۲۱ - اوقات فضیلت جناب رسول خدا ص نے ہذا خود مقرر نہیں فرمائے خدا کی جانب سے بذریعہ جبریل کے قائم ہوئے ہیں) (ملاحظہ ہوں احادیث نمبر ۶ و ۷ باب بیسویں کتاب ہذا) پس اسی قسم کی ابتدائی احادیث پر اوقات فضیلت قائم ہوئے ہیں اور بذریعہ دیگر احادیث اسکی صراحت فرمادی گئی ہے کہ اوقات فضیلت یہ ہیں اور وقت فضیلت اُسکے لئے ہے کہ جسکو کوئی عذر شرعی نہ ہو اور غیر وقت فضیلت اُن لوگوں کے لئے ہے کہ جو صاحب عذر ہوں ملاحظہ ہوں احادیث نمبر ۲۲ تا ۲۶ باب ہذا پس جمیع احادیث اوقات فضیلت میں وقت سے مراد خاص وقت فضیلت ہی نہ کل وقت اور غیر وقت کی نسبت اس جماعت کا یہ قول ہے کہ غیر وقت سے مراد احادیث میں وقت قضا ہے نہ وقت اخیر اسکا جواب یہ ہے کہ جب حدود وقت فضیلت کے بذریعہ احادیث ثابت ہو چکے تو ایسی حالت میں غیر وقت سے مراد وہ ہی وقت قرار پائے گا کہ جو غیر وقت فضیلت میں یعنی وقت اخیر کا نہ وقت قضا قطع نظر اسکے جب احادیث سے ثابت ہے کہ جو شخص نماز کو عمدتاً قضا کرے وہ شخص کافر ہے پس جب عمدتاً ترک نماز کا کافر ہے اور جزا اسکی دوزخ ہے تو پھر ایسا شخص مستحق رحمت کا کیسے ہو سکتا ہے کہ اسکی نسبت خدا کے تعالیٰ فرمائے کہ اُسکا اختیار ٹھیک ہے چاہے عذاب کروں یا بخش دوں ایسے لوگوں کی نسبت کہ جو احادیث میں غیر وقت سے مراد وقت قضا لے لیتے ہیں جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ صدائق میں خوب تحریر فرماتے ہیں کہ یہ لوگ موٹی عقل کے ہیں اور اس میدان کے لائق نہیں ہیں اور غیر وقت سے مراد

**علا** اور یہ ہی اوقات فضیلت انبیائے سلف کے بھی زمانہ گہین ملاحظہ ہوں احادیث نمبر ۲۷ و ۲۸ باب بیسویں کتاب ہذا۔



مراد وقت قضا لینا جائز نہیں ہے کیونکہ تارک الصلوٰۃ عمداً کا فری پس ایسا شخص مستحق مزید عذاب کا ہوتا نہ رحمت کا (تمام ہوئی عبارت حدائق کی) یہ بات دوسری ہے کہ جس شخص کی تمام عمر گناہان کبیرہ میں گزری ہو خدا تعالیٰ اُسکو ایک ذرا سے عمل خیر میں بخش دے (یا جسکی تمام عمر اعمال نیک میں گزری ہو خدا اُسکو ایک ذرا سے عمل میں مستحق جہنم کر دے) کیونکہ وہ اس پر قادر ہے مگر احادیث میں کسی ایسے گناہ کبیرہ کی نسبت (کہ جسکی حد چوتھی مرتبہ میں قتل ہو ملا حظہ ہو حدیث نمبر ۱ باب ۱ کتاب ہذا) یہ وار و نہیں ہے کہ خدا کو اختیار ہو چاہے بخش دے یا عذاب کرے اور اس فقرہ سے (خدا تعالیٰ چاہے عذاب کرے یا بخشے) انسان مستحق رحمت کا ہو کر تحت مشیت الہی ہو گیا پس انسان ایسے گناہ کبیرہ میں کہ جسکی نسبت جناب ائمہ علیہ السلام کا یہ ارشاد ہو کہ وہ شخص کافر ہے مستحق رحمت کا نہیں ہو سکتا بلکہ مستحق مزید عذاب کا ہو گا پس احادیث میں غیر وقت سے مراد وقت قضا نہیں ہو سکتا۔

(سویم) بعض کا یہ قول ہے کہ جس شخص نے عداً وقت فضیلت کا بلا عذر کے ضائع کر کے آخر وقت پر نماز کو ادا کر لیا تو بسبب ادا کر لینے نماز کے اُس سے کوئی مواخذہ نہ رہا فیعل بخش دیا گیا اگر اُسکو تسلیم کر لیا جائے کہ عداً وقت فضیلت کو ضائع کر کے آخر وقت پر نماز کے ادا کر لینے سے کوئی مواخذہ نہیں رہتا تو پھر حاصل ایسے شخص کی نسبت جناب رسول خدا ص نے کیوں ارشاد فرمایا کہ باری تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص نماز کو وقت (فضیلت) پر نہ پڑھے اُسکا اختیار منکوح ہو چاہے عذاب کروں یا بخش دوں اسکے مؤید دیگر احادیث بھی ہیں ملا حظہ ہوں احادیث مندرجہ نمبر (۱۵) باب ہذا پس ان احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ عداً وقت فضیلت کو

علہ تارک صلوٰۃ سے مراد یہ نہیں ہے کہ جس شخص نے کبھی نماز نہ پڑھی ہو وہ ہی شخص مراد ہو بلکہ ہر شخص ایسا مراد ہے کہ جو ایک وقت کی نماز عداً قضا کرے مثلاً زید نے نماز ظہر کی عداً قضا کی پس زید تارک صلوٰۃ ہی پھر اُس نے نماز مغرب کی پڑھی تارک صلوٰۃ نہ رہا غرض جس نماز کو جب قضا کیا جائے تارک صلوٰۃ ہے۔



ضایع کر کے اخیر وقت پر نماز کے ادا کر لینے سے مواخذہ باقی رہتا ہے۔

(چہارم) بعض کا یہ قول ہے کہ جو شخص وقت فضیلت کو عداً ضایع کرے وہ شخص مواخذہ واجب ضروری ہو مگر اس مواخذہ کی سزا باری تعالیٰ دیتا ہی ہیں دیتا ہی مثل اسکے کہ فقر و احتیاج یا ذلت وغیرہ میں گرفتار کر دیا جائے یا کسی عارضہ میں مبتلا کر دیا جائے مگر بعد مرنے کے اس سے کچھ مواخذہ نہ ہو گا اس کا جواب یہ ہے کہ ان احادیث سے کہ جن میں جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میری شفاعت میسر نہ ہوگی اس شخص کو کہ جو تاخیر کرے نماز واجبہ میں اسکے وقت فضیلت سے (ملاحظہ ہوں احادیث حروف (ذ) و (ھ) و (و) مندرجہ نمبر ۳۹ باب ہذا) مواخذہ کا بعد مرنے کے بھی ثابت ہے اور شفاعت کا ہونا یا نہ ہونا بعد مرنے کے ہونے قبل مرنے کے پس جب شفاعت کا ہونا بعد مرنے کے ہو تو اس کا مواخذہ بھی بعد مرنے کے ثابت رہا اور یہ بھی جانتا چاہیے کہ زمانہ برزخ میں (یعنی جو زمانہ بعد مرنے کے قیامت تک ہوا نہیں) شفاعت نہیں ہے شفاعت کا ہونا یا نہ ہونا روز قیامت پر منحصر ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ مواخذہ کا ہونا بھی قیامت تک باقی ہے اور بروز قیامت بھی جب تک شفاعت آنحضرت کی میسر نہ ہوے۔ لامحالہ اپنی اعمال بد کی سزا بھگتا ہوگی۔

(پنجم) بعض کا یہ قول ہے کہ اوقات فضیلت مستحب ہیں نہ واجب پس ترک مستحب میں کوئی مواخذہ یا کوئی عذاب دنیا کا یا آخرت کا نہیں ہو سکتا اس کا جواب یہ ہے کہ درحقیقت اوقات فضیلت کے مستحب ہیں نہ واجب مگر مستحب بھی ایسے مستحب ہیں کہ جن کا عداً بلا عذر شرعی کے ترک کرنا خطا میں داخل کیا گیا ہے اور ان کے ترک میں طرح طرح کے عذاب مقرر ہیں ملاحظہ ہوں احادیث مندرجہ نمبر (۵) باب ہذا۔

(۵۳) جس طرح اس سنت موکدہ کے یعنی اوقات فضیلت کے عداً ضایع کرنے میں مواخذہ ہیں اسی طرح مستحبات ایسے ہیں کہ جنکے ترک میں مواخذہ ہے۔

(الف) حدیث از عداۃ الداعی جناب شیخ ابوالعباس ابن فہر علیہ الرحمہ



فرمایا جناب امام حسینؑ نے کہ جو برادرِ مؤمن اپنے برادرِ مؤمن سے کسی حاجت کی استدعا کرے اور وہ برادرِ مؤمن اُس حاجت کے ادا کرنے پر قادر ہو اور روا نہ کرے تو خدائے تعالیٰ اُسکی قبر میں ایک فرشتہ کو موقوف کرے گا کہ تمام عقد ہائے جسم کو بدترین عذاب کے ساتھ جدا کرے اور پھر پیوستہ کرے اور پھر جدا کرے ایسی طرح ہمیشہ وہ عذاب میں معذب رہے گا۔  
**من مؤلف**۔ حاجت روائیِ مؤمن کی مستحب ہی نہ واجب پھر اس ترکِ مستحب میں یہ عذاب کیوں مقرر ہے۔

(ب) حدیث جمال الصالحین جناب حسن بن عبد الرزاق لا تجزئ علیہ الرحمہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جو شخص باوجود استطاعت کے جناب امام حسینؑ کی زیارت کو ترک کرے اُسکی عمر میں تین سال کم ہو جائے ہیں اور اگر وہ شخص ہشت ہجرت میں جائیگا تو اُسکا مرتبہ مؤمنین سے پست تر ہوگا۔

**من مؤلف**۔ زیارت جناب امام حسینؑ کی مستحب ہی نہ واجب پھر اس ترکِ مستحب میں یہ عذاب کیوں ہے۔  
 (ج) حدیث۔ ایضاً حلبی نے کہا کہ میں نے جناب امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ اے مولا کیا حکم ہے اُس شخص کے حق میں کہ جو شخص قدرت زیارت جناب امام حسینؑ کی رکھتا ہو اور زیارت نہ کرے فرمایا کہ وہ شخص عاق ہے (یہاں عاق سے مراد وہ ہی اصلی عاق مراد ہے)۔

**من مؤلف**۔ زیارت جناب امام حسینؑ کی مستحب ہی واجب نہیں ہے پھر اس ترکِ مستحب میں کیوں مواخذہ ہے۔

(د)۔ حدیث۔ از عقاب لاعمال جناب شیخ ابن بابویہ علیہ الرحمہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جو شخص باوجود قدرت کے اپنے برادرِ مؤمن کی نصرت نہ کرے گا تو خدائے تعالیٰ بھی دنیا و آخرت میں اُسکی نصرت چھوڑ دیگا۔

**من مؤلف**۔ نصرت کرنا برادرِ مؤمن کی مستحب ہی نہ واجب پھر اس ترکِ مستحب میں یہ عذاب کیوں ہے۔



(۹۸) حدیث۔ اذوار السلام بحوالہ معانی الاخبار خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ فرمایا جناب امام زین العابدین ؑ نے کہ جن گناہوں سے مینہ کا برسنا موقوف ہوتا ہے (منجملہ اُن کے یہ ہیں) غریبوں کو قرض نہ دینا سائل کو جھڑکنا رات کے سائل کو خالی پھیر دینا اور جو گناہ رزق کو کم کرتے ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ فقیری کا اظہار کرنا۔  
 من مؤلف۔ غریبوں کو قرض کا دینا اور رات کے سائل کو دینا مستحب ہے نہ واجب پھر اس ترک مستحب میں یہ عذاب کیون ہے اور فقیری کا اظہار کرنا گناہ کبیرہ نہیں ہے پھر اس فعل میں کیون ایسا عذاب مقرر ہوا۔

(۹۹) حدیث۔ از محاسن جناب برقی علیہ الرحمہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جناب یعقوب ؑ کی آزمائش جو گم گشتگی یوسف ؑ کے سبب سے ہوئی اُسکی بنا وہ یہ تھی کہ ایک دن موٹا سا دنبہ اُنھوں نے قربانی کیا تھا اور ان کے ہم سایہ میں ایک شخص محتاج روزہ سے تھا اُسکو افطار کے لئے کچھ بھی میسر نہ آیا (سوائے اُسکے کہ کھانسی خوشبو اُسکو ہو گئی) چونکہ جناب یعقوب ؑ سے غفلت ہو گئی اور اُسکو اُس میں سے کچھ نہ ملا لہذا اسکے عیوض میں باری تعالیٰ نے یوسف ؑ کو اُن سے جدا کر کے غم و ہنم میں مبتلا کیا۔  
 من مؤلف۔ حدیث طویلانی و اخیر فقرات اسکے قلم انداز کیے گئے پس جناب یعقوب ؑ سے یہ مستحب ترک ہو گیا تھا نہ واجب پھر خدائے تعالیٰ نے اس ترک مستحب پر جناب یعقوب ؑ سے کیون ایسا مواخذہ فرمایا۔

(۱۰۰) حدیث۔ از محاسن برقی فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جب جناب یعقوب ؑ کا بیٹا ابن یاسین بھی اُنکے پاس سے چلا گیا تو اُنھوں نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ کیا تجھ پر رحم نہ فرمایا گا میری بصارت بھی جاتی رہی اور دونوں نور چشم بھی پس خدائے تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اے یعقوب اگر اُن دونوں کو میں نے موت بھی دیدی ہوتی تو بھی اُنکو زندہ کر کے تجھ سے ملا دیتا لیکن اے یعقوب کیا تجھ کو وہ دنبہ یا ابن



کہ جس کو تم ذبح کر کے بھون کر آپ ہی آپ کھا گئے اور فلان شخص تمہارا بیٹا روزہ سے رہا اُس کو اُسہین سے کچھ نہ ملا۔

**من مؤلف**۔ اس ترک مستحب میں کیون ایسا مواخذہ جناب یعقوب سے فرمایا گیا۔

(ح) حدیث۔ از دار السلام بحوالہ قصص الانبیاء راوندی۔ فرمایا ائمہ نے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے محل بنایا اور اُس کے خوشے میں کھانا پکوا یا امیر و نکو بلایا غریبوں کو نہ پوچھا پس دو فرشتہ منجانب خدا اول غریبوں کی صورت میں آئے اُن سے کہدیا کہ تم ایسوں کے لئے یہ کھانا نہیں ہی پھر خدا نے حکم دیا کہ تم امیرون کے صورت میں جاؤ اُس صورت میں اکرام کیا گیا ہی پس خدا نے حکم کیا دفرشتوں کو کہ اسی بنا پر اُس شہر کو زمین میں دھسا دین پس وہ شہر کا شہر زمین میں دھسا دیا گیا۔

**من مؤلف** غریبوں کا کھانا کھانا مستحب محض واجب پھر اس ترک مستحب میں کیون عذاب ہوا اور اگر اسکی یہ تاویل کی جائے کہ یہ ممکن ہو کہ فعل بنی اسرائیل میں واجب ہی ہو تو اسکا جواب یہ ہو کہ اگر واجب ہوتا تو ائمہ حدیث میں صراحت کر دیتے اور قطع نظر اس کے ایسے ترک مستحبات میں اس امت میں بھی ایسے عذاب نازل ہوئے ہیں کہ قطعاً فقر میں مبتلا ہو جانا یا مرگ مفاجات وغیرہ وغیرہ میں ملاحظہ ہوں احادیث مندرجہ باب صدقات وغیرہ یہ کوئی ضروری بات نہیں ہو کہ ترک مستحب یا ترک واجب میں یا کسی گناہ کبیرہ میں فوراً ہی عذاب نازل کر دیا جائے بلکہ آیات قرآنی و احادیث سے (ملاحظہ ہو باب ۵ معاصی کتاب ہذا) ثابت ہو کہ باری تعالیٰ اول ڈھیل دیتا ہی اس واسطے کہ یہ اور گناہ سمیٹ لے پھر جب حد سے متجاوز ہو گیا تو ایک ساتھ عذاب نازل کر دیا جاتا ہی پس فعل کہ اُس نے غریب کو کھانا نہ کھلایا کہ جو مستحق ایسے کھانے کے تھے حد سے متجاوز ہو گیا اسذا باری تعالیٰ نے اس کے ساتھ اورون کو بھی عذاب میں سمیٹ لیا اور یہ تو خود کلام باری تعالیٰ اور احادیث سے بھی ثابت ہو کہ وقت نزول غضب باری تعالیٰ کے اہل معاصی



کے ساتھ نیک لوگ بھی قبر باری تعالیٰ میں آجاتے ہیں یہاں تک کہ جانور و درخت وغیرہ وغیرہ بھی ملاحظہ ہو باب کیا کر۔

(ط ۹) حدیث - از دارالسلام بحوالہ عقاب الاعمال خلاصہ یہ کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق نے کہ جو مؤمن کسی بادشاہ دنیوی کے سامنے اس نیت سے گڑ گڑائے کہ جو کچھ اُس کے اختیار میں ہو اُس میں سے کچھ اسکو ملجائے تو خدائے تعالیٰ اُسکو ذلیل کرے گا اور اگر کچھ اس کے ہاتھ آ بھی گیا تو برکت اپنی اُس سے اٹھالیگا۔

من مؤلف - یہ فعل گناہ کبیرہ نہیں ہی پھر کیوں ایسا عذاب مقرر ہو۔

(ی ۱) حدیث - از کتاب امالی جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حرام کیا میں نے بہشت کو اُس شخص پر کہ جو صدقہ دیکر منت رکھی۔

من مؤلف - صدقہ دیکر منت رکھنا گناہ کبیرہ نہیں ہی پھر اس میں ایسا عذاب کیوں ہو۔

(ی ۱۱) حدیث - از دارالسلام بحوالہ معانی الاخبار خلاصہ یہ ہے کہ فرمایا جناب امام

زین العابدین نے کہ جن گناہوں سے وعار و کر و بجاتی ہو وہ یہ ہیں - خیرات و صدقات میں قربت کی نیت نہ کرنا جنت باطن۔

من مؤلف - خیرات و صدقات میں نیت قربت مستحب ہی نہ واجب پس اس ترک

مستحب میں یہ عذاب کیوں ہو اور جنت باطن داخل کیا نہیں ہی پھر اس میں یہ عذاب کیوں

مقرر ہو اور بہت احادیث بعض ترک مستحبات میں ایسے ہیں کہ جن سے مواخذہ کا ہونا ظاہر

پس ثابت ہوا کہ بعض مستحبات ایسے ہیں کہ جن کے ترک میں خدائے تعالیٰ عذاب فرماتا ہے

پس اسی طرح یہ ترک مستحب بھی (یعنی بلا عذر شرعی کے عمدًا وقت فضیلت کو ترک کر کے آخر وقت

نماز کا ادا کرنا) قابل مواخذہ ہی لہذا ہر مؤمن کو لازم ہو کہ پابندی اوقات فضیلت کی کرے

منجملہ خصلتہاے مؤمن کے ایک خصلت پابندی اوقات فضیلت کی بھی ہے۔

(۴۵) حدیث - از دارالسلام فرمایا جناب امام جعفر صادق نے کہ ہمارے



شیعہ میں دو باتوں کو تلاش کروا گروہ اُن میں ہیں تو ٹھیک ہیں اگر وہ خصلتیں اُن میں نہیں ہیں تو نہایت تعجب ہو راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ وہ دو خصلتیں کیا ہیں فرمایا کہ ایک تو اوقات فضیلت نماز کی پوری پوری حفاظت کرنا اور دوسرے اپنے بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کرنا گو کسی تھوڑی ہی چیز سے ہو۔

(۵۵) فوائد اوقات فضیلت پر نماز کے ادا کرنے کے بہت ہیں منجملہ اُن کے یہ ہیں کہ باری تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اُسکے سوال کو عطا کرونگا اور بہشت اُسکے لئے مباح کرونگا۔ ملاحظہ ہوں احادیث مندرجہ نمبر ۵ و ۱۱ باب ہذا۔ اور فرمایا جنابے سوکھدام نے کہ جو شخص اوقات فضیلت نماز کا اہتمام کرے میں صائم ہوں اُسکی راحت کا بوقت موت اور غم و اندوہ کے رفع ہوونیکا اور نجات کا آتش و نزع سے ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۱۵۔ باب ہذا اور وقت فضیلت کی پابندی سے نماز نورانی بلند ہوتی ہے اور پڑھنے والے سے کہتی ہے کہ جیسی تو نے میری حفاظت کی خدا تعالیٰ تیری حفاظت کرے ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۲ باب ہذا اور باری تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو شخص نماز کو اوقات فضیلت پر پڑھے تو اُسکے لئے میرے پاس عہد ہے کہ میں اُسکو بہشت میں داخل کرونگا ملاحظہ ہوں احادیث نمبر ۳۳ و ۳۴ و ۳۹ باب ہذا علاوہ انکے اور بہت فوائد ہیں مثل ترقی رزق وغیرہ وغیرہ۔

(۵۶) نقصانات اوقات فضیلت کے عمداً بلا عذر شرعی کے ضائع کرنے کے بہت ہیں منجملہ اُنکے یہ ہیں کہ جو شخص محافظت وقت فضیلت کی نہ کرے تو نماز اُس کی واپس ہوتی ہے تاریک و سیاہ یعنی قبول نہیں ہوتی اور پڑھنے والے سے کہتی ہے کہ جس طرح تو نے مجھ کو ضائع کیا خدا نے تعالیٰ تجھ کو ضائع کرے ملاحظہ ہوں احادیث مندرجہ نمبر ۲۲ و ۲۶ باب ہذا اور فرمایا باری تعالیٰ نے کہ جو کوئی نماز کو وقت فضیلت پر نہ پڑھے اور اوقات فضیلت کی محافظت نہ کرے پس اُسکا اختیار مجھ کو ہے چاہے اُسپر عذاب کر دوں یا بخش دوں ملاحظہ ہوں احادیث مندرجہ نمبر ۳۳ و ۳۴ و ۳۹ باب ہذا اور اگر اصرار پراصرار کرے تو وہ شخص



مزید عذاب کا مستحق ہوگا اس لئے کہ وہ عدا خلافت حکم خدا اور رسول کے کرہا ہی یعنی ہر روز بلا عذر شرعی کے عدا وقت فضیلت کو ضائع کر کے آخر وقت پر نماز کو ادا کر رہا ہو اور فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو کوئی تاخیر کرے نماز واجبہ میں اس کے وقت فضیلت سے اس کو میری شفاعت میں نہ ہوگی ملاحظہ ہوں احادیث مندرجہ نمبر ۳۵ و ۳۸ باب ہذا اور جو شخص نماز کے ادا کر نہیں اتنی تاخیر کرے کہ اس کا وقت فضیلت جاتا رہے تو اس شخص کی دعا رد کر دی جاتی ہے یعنی قبول نہیں ہوتی ملاحظہ ہو حدیث حرف (نہ) مندرجہ نمبر ۵۱ باب ہذا علاوہ ان کے اور انواع و اقسام کے عذاب سپر نازل ہوتے ہیں مثل فقر و تنگدستی وغیرہ وغیرہ ان جمیع عذابوں میں سے یہ عذاب سخت ترین ہے کہ شفاعت جناب رسول خدا کا میسر نہ ہوتا اگرچہ کسی مدت تک ہو اس لئے کہ اگر امید بخشش کی ہے تو شفاعت ہی سے ہی دویم نماز کا قبول نہ ہونا اس سبب سے کہ حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس چیز کا اول سوال کیا جائیگا وہ نماز ہی پس اگر نماز قبول ہوئی تو تمام اعمال بھی قبول ہونگے اور اگر نماز قبول نہ ہوئی تو کوئی عمل قبول نہ ہوگا۔

من مؤلف۔ پس غور کرنا چاہیے کہ نماز کا قبول نہ ہونا کیسا سخت تر عذاب ہے۔ (۵۷) جس مؤمن کے قلب میں اس قدر نور ہے کہ جس کی وجہ سے وہ ان نفع و نقصات دینی و دنیوی پر (ملاحظہ ہوں نمبر ۵۵ و ۵۶ باب ہذا) غور کر سکتا ہے تو غالباً ایسا مؤمن اپنے نفع اور فوائد چھوڑ کر دیدہ و دانستہ اپنے لئے نقصانات دینی و دنیوی گوارا نہیں کر سکتا اور اگر اتنا بھی اس کے قلب میں نور نہیں ہے بلکہ سیاہی نور پر غالب ہے تو ایسے شخص کے قلب کا اس طرف متوجہ ہونا مشکل بلکہ غیر ممکن ہے اور یہ بات یعنی حصول فوائد عقبی کچھ زیادتی علم پر منحصر نہیں ہیں میں نے ان لوگوں میں سے کہ جو عربی زبان سے واقف ہیں اور کتب فقہ و احادیث بھی حسب ضرورت دیکھے ہوئے ہیں اکثر کو اس طرف متوجہ نہیں پایا وجہ اس کی ہی خرابی قلب ہے کہ ان کے قلب پر سیاہی غالب ہے کہ جس کی وجہ سے



قلب اس طرف متوجہ نہیں ہونے دیتا اور یہ بات ذرا سمجھنے کی ہے کہ مثلاً ایک شخص نے کچھ زحمت اٹھا کر ایک فعل کو عمداً اس طرح کیا کہ اُس کا نتیجہ نہ ملے اور وہ زحمت رائگانہ ہائے تو وہ شخص صاحبان عقل سلیم میں شمار نہیں ہو سکتا یہ ہی مثال نماز کی ہو کہ مثلاً ایک شخص نے وضو کرنے اور نماز کے ادا کرنے کے زحمت تو اٹھائی مگر عمدہ بلا عذر شرعی کے نماز کو آخر وقت پر ادا کیا کہ جسکی وجہ سے وہ اُن فوائد سے محروم رہا کہ جو اول وقت فضیلت پر ادا کرنے سے حاصل ہو سکتے تھے تو ایسا شخص باعتبار عقوبت کے عقل سلیم نہیں رکھتا اگر عقل سلیم ہوتی تو وہ نماز کو اول وقت پر ہی ادا کر لیتا کہ جو باعث حصول فوائد دینی و دنیوی کا ہوتا اس شخص سے زیادہ ہو قوت اور کم عقل کون شخص ہو گا کہ جو نماز کے ادا کرنے کی زحمت تو گوارا کرے مگر وہ زحمت عمداً ایسے وقت پر کہ جس وقت پر نماز کے ادا کرنے سے فوائد دینی و دنیوی سے محروم ہو کر نقصانات دینی و دنیوی حاصل کرے پس مؤمنین کو لازم ہے کہ اوقات فضیلت کو عمدہ بلا عذر شرعی کے ضایع نہ کر کے پابندی اوقات فضیلت کی فرمائیں اور صاحبان علم اور پیشمازون میں سے جو پابندی اوقات فضیلت کے نہیں ہیں انکو دیکھ کر مثل اُن کے اوقات فضیلت کو ترک نہ کریں اس لئے کہ جو شخص جیسا عمل کرے گا ویسا نتیجہ پائے گا اور جیسا رواج ہمارے مذہب شہداء عشری میں ترک اوقات فضیلت کا ہو گیا ہے کہ عمدہ بلا عذر شرعی کے وقت فضیلت کو ضایع کر کے غیر وقت فضیلت پر نماز کو ادا کرتے ہیں ایسا حکم احادیث میں نہیں ہوا اور نہ علما سے رضوان اللہ علیہم نے اسکو جائز قرار دیا ہے لہذا پابندی اوقات فضیلت کی لازم ہے۔

### سوال

خدمت اکمل العلماء افضل الفضلانا سب مام غائب مولانا مقتدا ناجا سید آقا حسن صاحب مجتہد العصر و الزمان مدظلہ العالی۔ عرض یہ ہے کہ جو کچھ میں نے پابندی اوقات فضیلت و ترک اوقات فضیلت میں یہاں تک تحریر کیا ہے عمل اسپر صحیح ہے یا نہیں۔



## جواب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى كَرَمِ الْبَرَائَاتِ وَفَضْلِ الْبِرِّ بِرِجَالِزِ وَمُوجِبِ الْجَزَاءِ بِرِجَالِزِ  
حَبْرُ اللَّهِ الْمُصَنِّفِ عَنَّا وَعَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ خَيْرَ الْجَزَاءِ وَوَقَّعْنَا وَآيَاهُمُ التَّوْفِيقُ  
لِمَا يَحِبُّ وَيَرْضَاهُ رَحْمَةً خَادِمِ الشَّرِيعَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ السَّيِّدِ آقَا حَسَنِ عَفَى عَنْهُ  
نَقْل مَر

اليسر لله بكاف ۱۳۱۲  
عبد  
السَّيِّدِ آقَا حَسَنِ

## باب بیسواں فضیلت نماز جماعت میں

- (۱) حدیث۔ از جواہر الکلام فرمایا جناب ائمہ نے کہ ایک رکعت نماز جماعت کی بمقابلہ چوبیس رکعت کے ہو کہ ہر رکعت نزدیک خدا تعالیٰ کے چالیس برس کی عبادت سے محبوب تر ہو۔
- (۲) حدیث۔ ایضاً نماز جماعت کی دو ہزار رکعت فراویٰ پر فضیلت رکھتی ہو۔
- (۳) حدیث۔ ایضاً جو شخص مسجد میں نماز جماعت کے لئے جاوے ہر قدم پر خدا تعالیٰ اُسکو ستر ہزار حسنہ عطا فرماتا ہو اور ستر ہزار درجہ بلند کرتا ہو اور جو شخص اس حالت میں جاوے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو مقرر کرتا ہو اور وہ اُسکے قبر میں عبادت کرتے ہیں اور اُسکو قبر میں بشارت دیتے ہیں اور اُسکے مونس ہوتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اُسکے لئے تار و زیامت۔
- (۴) حدیث۔ از جمال الصالحین فرمایا جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ چاہیے کہ امام سے وہ لوگ قریب تر ہوں کہ جو عقل کامل رکھتے ہوں اور افضل صفوف سے صفت اول ہوں اور صفت اول میں اُس جگہ کی فضیلت زیادہ ہو کہ جو امام سے نزدیک ہو۔



(۵) حدیث۔ ایضاً فرمایا جناب امام موسیٰ کاظم ؑ نے کہ نماز صفت اول میں مثل جہاد کے ہو کہ جو راہ خدا میں کیا جائے اور بائیں طرف پر سیدھی طرف کو یہی فضیلت ہو کہ جیسے فرادی پر جماعت کو فضیلت ہو۔

(۶) حدیث۔ ایضاً فرمایا جناب ائمہ ؑ نے کہ رحمت خدا امام سے اول ان لوگوں کی طرف منتقل ہوتی ہو کہ جو امام کے سیدھی طرف میں اور بعد اُس کے بائیں طرف کی جماعت پر اور بعد اُس کے اوروں پر۔

(۷) حدیث۔ ایضاً فرمایا جناب ائمہ ؑ نے کہ جماعت کی صفیں مثل ملائکہ کی صفوں کے ہوتی ہیں اور خداوند کریم جیا کرتا ہو عدم استجابت دعا سے یعنی جو بندہ نماز کو جماعت پڑھ کر حاجت طلب کرے اور اُسکی حاجت روانہ کرے۔

(۸) حدیث۔ ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ نماز جماعت نماز فرادی سے چوبیس درجہ افضل ہو اور دیگر احادیث سے پچیس درجہ۔

(۹) حدیث۔ ایضاً فرمایا جناب ائمہ ؑ نے کہ ایک رکعت جماعت کی برابر ان چوبیس رکعتوں کے ہو کہ جو ہر رکعت محبوبتر ہو خدا کے نزدیک چالیس برس کی عبادت سے۔

(۱۰) حدیث میں نماز صبح و نماز عشا کی جماعت سے پڑھنے کی بہت تاکید ہو چنانچہ حدیث میں ہو کہ نماز جماعت صبح و عشا سے زیادہ ترک کوئی چیز گران شیطاں پر نہیں ہو۔

(۱۱) حدیث۔ از جواہر الکلام و جمال الصالحین۔ فرمایا جناب ائمہ ؑ نے کہ جو کوئی نماز صبح کو جماعت کے ساتھ بجالا دے اور تا طلوع آفتاب جا نماز پڑھتا ہوا ذکر خدا کرے

پس خدائے تعالیٰ واسطے اُسکے جنت فردوس میں شتر درجہ عطا فرما دے کہ درمیان ہر دو درجوں کے اس قدر مسافت ہو کہ اس پوندہ شتر سال تک طو کرے۔ اور جو کوئی نماز ظہر

کو جماعت پڑھے تو خدائے تعالیٰ جنت عدن میں واسطے اُسکے پچاس درجہ عطا فرمائے کہ بائیں ہر درجہ کے پچاس سال کی راہ ہو۔ اور جو کوئی نماز عصر کو جماعت ادا کرے



خداے تعالیٰ ثواب سکوا سقد عطا فرماوے کہ گویا اُسے اتنی بندہ اولاد حضرت اسمعیل ؑ سے آزاد کئے ہوں کہ وہ سب ہل بیت و عیال سے ہوں اور جو کوئی نماز مغرب کو جماعت ادا کرے خداے تعالیٰ ثواب یکسج و عمرہ مقبول کا اُسکو عطا فرماوے اور جو کوئی نماز عشا کو جماعت سے طے کرے ایسا ہو کہ تمام شب قدر میں عبادت کی ہو۔

(۱۲) حدیث۔ از کتاب روضہ جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ کہ اگر نماز پنجگانہ میں سے ایک نماز میں عالم کی اقتدا کرے تو ثواب ہزار نمازون کا رکھتا ہو اور اگر مسجد میں ہو تو ثواب در زیادہ ہو پس مسجد جامع میں اگر عالم کی اقتدا نہ کی تو ثواب دو ہزار سات سو نمازون کا رکھتا ہو اور اگر عالم کی اقتدا کی ہو تو ثواب لاکھ نمازون کا رکھتا ہو اور یہ اُسوقت ہو کہ جب ماموم ایک ہو اور اگر متعدد ہوں تو بہ نسبت ہر ایک کے ثواب مضاعف ہوگا اور یہ اُسوقت ہو کہ جب ماموم دس سے زیادہ نہ ہوں اور جبوقت دس سے زیادہ ہوں تو ثواب اُسکا بجز پروردگار عالم کے کوئی احصا نہیں کر سکتا۔

(۱۳) حدیث۔ ایضاً و حدائق۔ محمد ابن عمار نے عرض کیا جناب مام رضاء کی خدمت میں کہ نماز واجب فراڈمی پڑھنا مسجد کوفہ میں افضل ہو یا نماز جماعت پس فرمایا کہ نماز جماعت افضل ہو پس اس حدیث سے مستفاد ہوتا ہو کہ نماز جماعت افضل ہو ہزار نماز سے کیونکہ ایک نماز مسجد کوفہ میں ہزار نمازون سے افضل ہو۔

(۱۴) حدیث از نقلیہ جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ جناب مام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ نماز جماعت پیچھے عالم کے ثواب ہزار رکعت کا رکھتی ہو اور پیچھے قریشی کے تسکوت کا اور پیچھے عربی کے پچاس رکعت کا اور پیچھے مولیٰ کے پچیس رکعت کا اور اسکی شرع میں شہید ثانی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ مراد قریشی سے وہ شخص ہو کہ جو پیغمبر خدا صلم کے ہمدرد و نصرت کنندہ کی طرف منسوب ہو اور وہ اس قوم کے اشرف سادات ہیں و مولیٰ کا اطلاق کے معنی پروردگار ہو اس مقام میں غیر عربی ہو۔



(۱۵) حدیث۔ از جامع الاخبار۔ جبریلؑ نے جناب رسول خدا صلعم سے کہا کہ اے محمدؐ جو مومن کہ پاوے ایک تکبیر کو نماز جماعت کے پس بہتر ہو اسکے لئے ستر حج سے اور ہزار عمرہ واجب سے اے محمد صلعم جو ایک رکعت کو امام کے ساتھ پڑھے بہتر ہو اسکے لئے ایک لاکھ دینار مسخ سے کہ جو مساکین پر صدقہ و بجاوین اور ایک سجدہ کرنا بہتر ہو اسکے لئے ایک سال کی عبادت سے اور جو مومن رکوع کرے امام کے ساتھ بہتر ہو سو بندہ آزاد کرنے سے اے محمد صلعم جو شخص جماعت کو دوست رکھے اسکو خدا اور ملائکہ دوست رکھتے ہیں۔

(۱۶) حدیث۔ از حدائق و جواہر الکلام جو بندہ نماز جماعت پڑھے اور بعد اسکے اپنی حاجت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اُس سے شرم کرتا ہے کہ وہ چلا جائے اور اُسکی حاجت روانہ ہو سکے۔

(۱۷) حدیث۔ از جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ بعد نماز ظہر کے میرے پاس جبریلؑ ۴۰۰۰۰ ستر ہزار فرشتوں کے آئے اور کہا کہ اے محمد صلعم تمہارے پروردگار نے تمکو سلام فرمایا ہے اور تمہارے لئے دو ہدیہ بھیجے ہیں کہ کسی اور پیغمبر کے لئے نہیں بھیجے گئے ہیں میں نے اُنسے پوچھا وہ کیا ہیں انھوں نے کہا کہ وتر کی تین رکعتیں پڑھنا اور تین رکعت سے دو رکعت شفع اور ایک رکعت وتر کی ہی دوسرے نماز پنجگانہ جماعت سے بجا لاتا میں نے کہا کہ اے جبریلؑ میری امت کے لئے جماعت میں کیا ثواب ہے جبریلؑ نے کہا کہ اے محمد صلعم جسوقت دو شخص جماعت سے نماز کو بجا لائیں حق تعالیٰ ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے مقابل میں چھ سو نمازین لکھتا ہے اور جس وقت چار شخص ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے عیوض میں ایک ہزار دو سو نمازین لکھتا ہے اور جسوقت کہ چھ شخص ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے عیوض میں ایک ہزار دو سو نمازین لکھتا ہے اور جسوقت کہ چھ شخص ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے عیوض میں چار ہزار آٹھ سو نمازین لکھتا ہے اور جسوقت کہ سات شخص ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے عیوض میں نو ہزار چھ سو نمازین لکھتا ہے اور جسوقت کہ آٹھ شخص ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے



عیوض میں انیس ہزار دوسو نمازین لکھتا ہے اور جس وقت کہ نو شخص ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت کے عیوض میں اڑتیس ہزار چار سو نمازین لکھتا ہے اور جس وقت کہ دس شخص ہوں تو ہر شخص کے عیوض میں بہتر ہزار آٹھ سو نمازین لکھتا ہے اور اگر دس سے زیادہ ہوں پس اگر تمام آسمان اور زمینوں کے دریا بمنزلہ دوات کے ہوں اور تمام درخت قلم ہوں اور تمام جن وانس اور ملائکہ لکھنے والے ہوں تو اس نماز کی ایک رکعت کا بھی ثواب نہیں لکھ سکتے اسے محمد صلعم جو مومن کہ امام کے کسی تکبیر کو پاوے وہ ساٹھ ہزار حج و عمرہ سے بہتر ہے اور جو مومن کہ امام کے ساتھ کسی رکعت کو بجالاوے وہ لاکھ دینار سے بہتر ہے کہ اسکو فقرا و مساکین تصدق کرے اور جو مومن کہ جماعت میں امام کے ساتھ سجدہ کرے وہ تلو بندہ آزاد کرنے سے بہتر ہے (۱۸) دوسری حدیث میں ہے کہ ایک سجدہ امام کے ساتھ بجالانا لاکھ بندہ آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

### باب چوبیسواں ترک نماز جماعت میں

(۱) ضروریات دین اسلام سے نماز جماعت کا سنت ہونا ہے اور منکر اسکا زمرہ کفار و دغل تارہ پس لازم یہ ہے کہ نماز جماعت کو بلا عذر شرعی کے ہرگز ہرگز ترک نہ کرے۔

(۲) حدیث۔ از حدائق جناب شیخ یوسف بحرینی علیہ الرحمہ شیخ ابو جعفر طوسی نے زرارہ و فضیل سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم نے پوچھا جناب امام جعفر صادق سے کہ نماز جماعت فریضہ ہو فرمایا حضرت نے کہ نماز فریضہ ہے اور اجتماع نماز کے لئے سنت ہے جو شخص ترک کرے گا نماز کو اور اس سے روگردانی کرے گا بدون کسی عذر کے اسکی نماز نہیں ہے۔

(۳) حدیث ایضا زرارہ نے روایت کی ہے کہ میں بخدمت جناب امام محمد باقر حاضر تھا ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ فدا ہوں آپ پر سے۔ میں ہمسایہ میں مسجد کے رہتا ہوں پس جبکہ میں اُن لوگوں کے ساتھ نماز جماعت نہیں پڑھتا ہوں تو وہ مجکو شتم

علہ ان الفاظ سے کہ اسکی نماز نہیں ہے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ نماز اسکی مقبول نہیں ہے چنانچہ ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۴) باب ہذا۔



کرتے ہیں فرمایا حضرت نے کہ آگاہ ہو کہ فرمایا جناب میرے نے کہ جو شخص آواز سے اذان کی اور جماعت میں نہ آوے بدون کسی عذر کے پس اسکی نماز نہیں ہے پس وہ شخص چلا گیا اور کبھی جماعت کو ترک نہیں کیا۔

(۴) حدیث۔ از جمال الصالحین فرمایا جناب میرے نے کہ جو شخص بغیر کسی علت یا بہانے مثل ناخوشی و بیماری و بارش وغیرہ کے جماعت میں شریک نہ ہو کہ تو نماز اسکی مقبول نہیں ہے۔  
(۵) حدیث۔ از جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ فرمایا جناب رسالت آب صلعم نے کہ اگر تین شخص کسی قریہ یا بیابان میں جمع ہوں اور ان میں نماز جماعت برپا نہ ہو تو ان پر شیطان مسلط ہوتا ہے۔

(۶) حدیث۔ از جمال الصالحین جناب حسن بن عبدالرزاق لاہجی علیہ الرحمہ عبد اللہ ابن ابی یعفور نے حدیث بیان کی ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جناب رسول خدا ؐ نے قصد کیا ان لوگوں کے گھروں کو آگ سے جلادینے کا کہ جو لوگ نماز جماعت میں حاضر نہیں ہوتے یہ خبر ایک نابینا کو پہونچی پس وہ خدمت میں جناب رسول خدا ؐ کے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے جناب رسول خدا صلعم میں اندھا ہوں جب کبھی میرے کان میں اذان کی آواز آتی ہے تو اسوقت مجھ کو کوئی شخص نہیں ملتا کہ نماز جماعت میں حاضر کرے حضرت نے فرمایا کہ تو ایک رستی اپنے گھر سے مسجد تک باندھ اور اس پر ہاتھ رکھ کر جماعت میں حاضر ہو  
من مؤلف۔ اس حدیث سے بہت تاکید جماعت کی ثابت ہوتی ہے کہ جناب رسول خدا ؐ نے عذر نابینائی کو قبول نہیں فرمایا۔

(۷) حدیث۔ ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ بڑا بڑا جناب رسول خدا ؐ ایک قوم نے جماعت میں آنا چھوڑ دیا پس جناب رسول خدا ؐ نے قصد کیا کہ انکے گھر و لوگوں سے جلادیں پس وہ لوگ گھر سے باہر آئے اور واسطے نماز جماعت کے حاضر ہو گئے

علامہ مراد اس سے کہ اسکی نماز نہیں ہے یہ ہے کہ نماز اسکی مقبول نہیں ہے۔



جناب علامہ مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ظاہر یہ وجوب جماعت پر دلالت کرتے ہیں۔  
 (۸) حدیث۔ ایضاً فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ بزمانہ جناب امیر انحضرتؐ کو خبر ہوئی کہ ایک قوم واسطے نماز جماعت کے حاضر نہیں ہوتی حضرت نے خطبہ میں فرمایا کہ جو قوم جماعت کے لئے حاضر نہیں ہوتی وہ ہمارے ساتھ نہ کھائے اور نہ پیے اور نہ ہماری عورتوں سے نکاح کرے پس مسلمانوں نے اُنکے ساتھ کھانا پینا اور نکاح موقوف کیا یہاں تک وہ قوم نماز جماعت میں حاضر ہوئی۔

(۹) حدیث۔ از صادق عبداللہ بن سنان نے جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ سنا میں نے کہ فرمایا حضرتؑ نے کہ ایک گروہ نے بزمانہ جناب رسول خداؐ مسجد میں نماز کے لئے آنے میں تاخیر کی پس فرمایا آنحضرتؐ صلعم نے کہ جو لوگ نماز کو مسجد میں نہیں پڑھتے ہیں حکم کرو نگاہ میں کہ اُن کے گھروں کو جلا دیا جاوے۔

### باب پچیسواں اوصاف پیش نمازیں

امامت وہ شخص کر سکتا ہے کہ جس میں یہ اوصاف پائے جاوے اور وہ شخص مومن ہو وے پس غیر مومن کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے۔ دویم عاقل ہو مجنون نہ ہو۔ سویم بالغ ہونا بالغ نہ ہو۔ چارم مولد اسکا پاک ہو یعنی ولد الزنا نہ ہو۔ پنجم قرأت جانتا ہو یعنی حروف کو محتاج سے نکالتا ہو ششم امام مرد ہو جبکہ ماموم سب مرد ہوں یا مرد و عورت ہوں اور عورت مردوں کی امامت نہیں کر سکتی ہاں البتہ اگر شرط تحقق ہوں تو عورتوں کی امامت کر سکتی ہے ہفتم زبان میں کوئی آفت یعنی عارضہ ایسا نہ ہو کہ حروف کو تبدیل کر دیتا ہو یا حروف کو سا قط کر دیتا ہو مگر محض لکنت کا ہونا کہ جو بالغ قرأت نہ ہو اس میں داخل نہیں ہے ششم امام با وضو اور با غسل ہو وے پس اگر امام با تیمم ہو اور ماموم با وضو اور با غسل ہوں تو ماموم اسکی اقتدا نہیں کر سکتا۔ اگر ماموم بھی تیمم سے ہوں تو پڑھ سکتے ہیں۔ نهم امام کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہو پس اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو اور



ماموم کھڑا ہو پس امامت نہیں کر سکتا۔ دہم امام مبروص یا مجزوم یا نابینا نہ ہو پس اگر مبروص یا مجزوم یا نابینا ہو تو اُس کے پیچھے صحیح و سالم شخص کا نماز پڑھنا مکروہ ہی یا زہم امام عادل ہو پس غیر عادل کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہو اور معنی عدالت کے یہ ہیں کہ اُس کے نفس میں ایسی قوت حاصل ہو گئی ہو کہ جو باعث اسکا ہو کہ ہمیشہ با تقوی رہے منجھانکے احکام دین و مسائل ضروریہ کا جانتا ہو کہ جو ہر شخص پر واجب ہو اور گناہ کبیرہ کا تارک ہو اور گناہ صغیرہ پر اصرار نہ کرتا ہو اور کوئی فعل جو نظر میں اہل تقویٰ کے قبیح ہو نہ کرے مثلاً اسکے کہ بازار میں راستہ چلتے چلتے کچھ کھانا یا پینا یا برہنہ چلنا یا انگلی باندھے بازار میں جانا خلاصہ یہ کہ جو امور مباح ہیں مگر خلقت اُنکو برا سمجھتی ہو اور متنفر ہو نہ کرتا ہو اور عدالت ہر شخص کی معلوم ہو سکتی ہو بسبب معاشرت و امتحان کے یا بسبب شہادت عدلین کے اور یا بسبب شہرت عدالت کے کہ جو حد تو اترا کر پوچھی ہو یا یہ کہ وہ دو عادل کہ جنکو جانتا ہو اُس شخص کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں تو بھی عدالت ثابت ہوتی ہو اور اگر کوئی شخص قبل حد بلوغ کے معصیت کرتا تھا اور بعد بلوغ کے وہ متقی و عادل ہو تو بعد ثبوت عدالت کے اُس کے پیچھے بھی نماز پڑھ سکتا ہو اور جو شخص کہ بعد بلوغ کے مرتکب کبائر ہو گیا اور بعد اس کے توبہ کی اور ملکہ عدالت حاصل کیا تو بعد ثبوت عدالت کے اُس کے پیچھے بھی نماز جائز ہو۔

مسئلہ امام کا آزاد ہونا شرط نہیں ہو پس غلام بھی امامت کر سکتا ہو۔

### باب چھیسواں احکام نماز جماعت میں

چونکہ احکام نماز جماعت تحریر کردہ جناب سرکار میر آغا صاحب علی اللہ مقامہ حاوی ہیں جمیع مسائل ضروریہ نماز جماعت پر لہذا وہ مجسّم تحریر کیے جاتے ہیں۔

سوال۔ بخضور مولانا و مقتدا نا قبلہ و کعبہ جناب سید مصطفیٰ صاحب مجتہد العصر و الزمان مدظلہ العالی۔ امیدوار ہوں کہ احکام ضروریہ جماعت کے ارشاد ہوں خصوصاً وہ احکام جو متعلق مامومین سے ہیں۔ بینوا و توجروا۔



**الجواب** بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ شرائط و احکام متعلقہ جماعت بہت ہیں لیکن جو کچھ کہ بیان اُسکا اہم اور ضرور ہو وہ چند امور ہیں۔

۱۔ مخفی نہ رہے کہ نماز جماعت میں اقتدا امام کی جب جائز ہو کہ امام نماز واجبی اصلی پڑھتا ہو یعنی یومیہ پنجگانہ میں سے ہو یا نماز آیات یعنی نماز گن وغیرہ کی ہو یا نماز جنازہ ہو لیکن تفرقہ درمیان ادا و قضا اور درمیان دور کعتی اور غیر دور کعتی منجملہ نماز یومیہ نہیں، ہی پس اگر امام نماز ظہر کی مثلاً قضا پڑھتا ہو تو ہو سکتا ہے کہ ماموم اقتدا کرے اُسکے در حالیکہ نماز ماموم کی ظہر کی ہو یا عصر کی ہو یا مغرب کی یا عشا کی یا صبح کی ادا یا قضا اور سب طرح سے بالعکس ہو سکتا ہے اور ماموم جہر نہ کرے مطلقاً اگرچہ نماز اُسکی جہر یہ ہو لیکن یہ جائز نہیں کہ امام مثلاً نماز آیات پڑھتا ہو یا نماز جنازہ اور ماموم کوئی نماز پنجگانہ میں سے با اقتدا اُسکی پڑھے اور نہ عکس اُسکا اور اگر زید مثلاً نماز ظہر اپنی ادا کرے بالانفراد پڑھ چکا ہو بعد اُسکے نماز جماعت کی مہیا ہو اور اُس میں کچھ لوگ ایسے ہوں کہ اُنھوں نے نماز واجبی اپنی نہیں پڑھی تو زید کو شریک ہونا اُس جماعت میں بہ نیت استحباب سنت ہو خواہ زید اس جماعت میں ماموم بنے یا امام بنے باوجود لیاقت کے بلکہ صورت مذکورہ میں زید شریک ہو سکتا ہے اگرچہ زید نے نماز اپنی پہلی مرتبہ جماعت میں پڑھی ہو پس اس صورت میں باوجود نیت استحباب کے جماعت ہو سکتی ہے اور اسی طرح جائز ہے جماعت نماز استسقا اور نماز عیدین میں جبکہ شرائط و وجوب اُسکے نہ پائے جاوین اور سوا مقامات مذکور کے اور نوافل اور نماز ہائے سنتی کو جماعت نہیں پڑھ سکتا یہاں تک کہ نماز عید غدیر میں بھی ترک جماعت احتیاطاً

**ف** اس جگہ جناب میر آغا صاحب اعلیٰ اللہ مقامہ کی عبارت کا یہ مطلب ہے کہ نماز پاسے یومیہ میں ماموم اقتدا امام کی کر سکتا ہے خواہ دونوں کی قضا ہو خواہ ادا خواہ ایک کی قضا ہو دوسرے کی ادا پس اگر ماموم کی دور کعتی نماز ہو اور امام کی سترہ کعتی یا چار کعتی ہو تو جب ماموم کی نماز تمام ہو تو سلام پھیر دے اور اگر امام کی نماز دور کعتی ہو اور ماموم کی سترہ کعتی یا چار کعتی یا امام کی سترہ کعتی ہو اور ماموم کی چار کعتی تو جب ماموم کی نماز تمام ہو جاوے تو ماموم اپنی باقی نماز کو تمام کر لے گا۔



لازم ہو اور احوط یہ ہو کہ نماز جاریہ بھی بغیر جماعت کے بجا لاوے اور اسی طرح سے بعد نماز جمعہ کے جو ظہر احتیاطاً پڑھی جاتی ہو اُسکو بھی افرادِ پڑھے نہ جماعت۔

د۔ اقل جماعت دو شخص ہیں ایک امام و دوسرا ماموم پس اس صورت میں اگر امام مرد ہو اور ماموم عورت ہو تو اُسکو لازم ہو کہ پیچھے امام کے استادہ ہو اس طور پر کہ سر زن کا سجدہ میں پیچھے مقامِ پایاے امام سے واقع ہو کرے اور اگر ماموم مرد ہو تو ہر چند کہ اُسکو بھی پیچھے امام کے استادہ ہونا جائز ہو لیکن مستحب ہو کہ داہنی جانب امام کے استادہ ہو لیکن احوط یہ ہو کہ باوجود اسکے جاے قدمائے ماموم پیچھے ہو جائے قدمائے امام سے اور اگر ماموم ایک مرد ہو اور ایک عورت پس مرد داہنی جانب بطریق مذکور ہو اور عورت پیچھے ماموم مذکور کے استادہ ہو اور اگر چند مرد ہوں تو وہ سب امام کے پیچھے استادہ ہوں اور اس صورت میں اگر عورت ایک ہو یا کئی ہوں وہ دوسری صف میں پیچھے سب مردوں کے ہوں۔

ج۔ لازم ہو کہ جماعت میں جاے قیام امام زیادہ بلند نہ ہو مقامِ مامومین سے اگر ایک یا کثرت تک بلند ہو تو مضائقہ نہیں بخلاف جاے قیام ماموم کہ اگر زیادہ بلند ہو جس طرح سے کہ ماموم دوسرے مکان کے سقف پر ہو اور امام سامنے اور قریب کے صحن خانہ میں ہو مثلاً جب بھی جماعت صحیح ہو بشرطیکہ حد متعارف سے زیادہ نہ ہو مثل مینار کے۔

د۔ یہ کہ کوئی چیز مثل پردہ وغیرہ کے حائل نہ ہو درمیان امام اور ماموم کے الا جبکہ امام مرد ہو اور ماموم عورت ہو تو حائل ہونا پردہ کا اُن میں مضائقہ نہیں رکھتا اور اسی طرح سے لازم ہو کہ امام اور ماموم کے درمیان میں زیادہ فاصلہ نہ ہو لیکن اگر درمیان پشت قدم امام اور سجدہ گاہ ماموم کے فاصلہ ایک ہاتھ کا ہو تو ظاہراً جائز ہو اور احوط یہ ہو کہ اس مقدار سے بھی فاصلہ کم ہو اور یہ ہی حکم ہے ہر صف متاخر کا بہ نسبت صف مقدم کے اور ظاہراً جائز ہو کہ صف متاخر والی نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہیں بعد ازاں کہ امام نماز کو

فل نماز جاریہ وہ ہو جو اجرت پر پڑھی جاوے۔



شرعی کرچکا ہو اگرچہ سامنے کی صف میں کسی نے نماز شروع نہ کی لیکن احوط یہ ہے کہ جب تین چار مامومین یا زیادہ نے ہر صف متقدم میں نماز شروع کی ہو تب صف متاخر والی نماز شروع کریں نہ قبل اسکے اور اگر اثنائے صف میں طفل ممیز نماز جماعت میں شریک ہو تو کچھ ہرج نہیں ہر اللہ اگر صف اول ہو تو احوط یہ ہے کہ دو طفل برابر ستادہ نہ ہوں اور اگر صف دوم ہو مثلاً تو اُمہیں چند اطفال کا برابر ستادہ ہونا مضائقہ نہیں رکھنا اور صف سوم کے لئے نماز صحیح ہوگی جبکہ صف دوم میں علاوہ اطفال کے کچھ مکلفین بھی جماعت میں شریک ہوں اور اگر اثنائے نماز میں جدائی اور فاصلہ بے اختیاری حاصل ہو اس طور پر کہ مثلاً صف اول والوں میں چند شخص کی نماز باطل ہو گئی ہو کسی وجہ سے یا سافر تھے اور ان کی نماز تمام ہو گئی پس اگر وہ سب لوگ فوراً نیت اقتدا کی کر کے نماز جماعت میں بار دیگر شریک ہو گئے تو کچھ ہرج و مضائقہ نہیں ہے بلکہ اگر وہ نیت انفراد کر کے نماز اپنی علیحدہ علیحدہ پڑھنی شروع کریں اس مقام میں جب بھی حکم بصیحت نماز باقی مامومین بعید نہیں اور اگر وہ لوگ صف سے علیحدہ چلے جاویں پس اس حال میں کئے صورتیں فرض ہو سکتی ہیں ایک صورت یہ ہے کہ وہ لوگ صف اول میں قریب امام کے تھے پس جب وہ چلے گئے تو بعض ماموم جو باقی رہے امام کے بائیں جانب یا دائیں جانب یا جانبین میں سے وہ امام سے دور ہو گئے بقاصلاً بعیدہ پس ان باقی ماندہ کو احتیاطاً لازم ہے کہ نیت انفراد کر کے نماز اپنی تمام کریں اور اسی طرح سے اُنکے بعد جنہی صف میں ہوں سب نیت انفراد کریں بلکہ اگر وہ لوگ اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں بدون اشتغال نماز جب بھی حکم مذکور جاری کرنا احوط ہے۔ اور اگر ان لوگوں کو یہ مسئلہ معلوم نہ تھا یا صفائے متاخرہ کو حال اس تفرقہ کا معلوم نہ ہو اس جہت سے ان مامومین نے نماز جماعت بدستور ادا کی پس احتیاطاً سب اعادہ نماز کریں دوسری صورت یہ ہے کہ وہ لوگ جو چلے گئے صف اول میں نہ تھے لیکن وہ جس صف میں تھے وہ صف اُنہیں سے منعقد تھی یعنی سوا اُنکے اور کوئی ماموم صف میں نہ تھا پس اس



صف کے بعد جو صفین ہوں اُن سب کو نیت انفراد کرنی چاہیے جیسا کہ صورت سابقہ میں بیان کیا گیا ہے اور جو صف یا صفین اُن جانے والوں پر مقدم ہونگی اُن میں کچھ خلل نہ ہوگا اور سوا ان دو صورتوں کے اگر اور کوئی صورت ہو مثل اسکے کہ وہ لوگ کسی صف کے کنارہ تھے یا غیر صف اول کے آشنا ہیں تھے یا صف اخیر میں تھے تو باقی مامومین کی نماز میں کچھ خلل نہ ہوگا۔  
**فصل** - امام پر لازم ہے کہ نیت امامت کی کرے الا اُس جماعت میں کہ جو واجب ہی مثل جماعت نماز جمعہ لیکن ماموم کو ضرور ہے کہ نیت کرے اقتدا امام معین کی خواہ اسکا نام لیکر تعین کرے خواہ اس طرح کہے کہ نماز جماعت پڑھتا ہوں میں باقتدا اس پیش نماز کے کہ جو سامنے میرے نماز پڑھواتا ہے بشرطیکہ اس وقت ماموم نے اُس پیش نماز کو دیکھا ہو اور اُس کی پیش نمازی سے واقف ہو اگرچہ اسکا نام نہ جانتا ہو اور اگر کسی شخص نے یہ گمان کیا کہ زید مثلاً نماز پڑھواتا ہے پس اقتدائی زید کی نیت کے اور بعد ازاں خلاف ظن معلوم ہوا یعنی

**فل** چندا حادث مناسبات موقع کے تحریر کیجاتی ہیں۔ اسنچ البلاغہ۔

**حدیث** خلاصہ یہ ہے کہ جناب امیر نے مالک اشتر اشتر رضوان اللہ علیہ سے فرمایا کہ جس وقت تم واسطے نماز کے کھڑے ہو پس اس قدر طول نہ دو کہ باعث نفرت مامومین اور انکی حرج اوقات کا ہوا سیلے کہ کبھی مامومین میں غلیل شریک ہوتا ہے اور وہ شخص کہ حاجت رکھتا ہے تحقیق کہ میں نے جناب رسول خدا سے سوال کیا کہ جس وقت مجھ کو میں میں بھیجا تھا کہ میں کیونکر اُن کے ساتھ نماز پڑھوں فرمایا حضرت نے کہ مثال اُس شخص کے کہ جو اُن میں سے نہایت ضعیف ہو اور تم مومنین پر رحم کرنے والے ہو۔

**حدیث** فرمایا جناب امیر نے کہ جناب سالت ماب کی آخری وصیت یہ تھی کہ مجھ سے فرمایا کہ اعلیٰ جس وقت کہ تم کسی نماز کو پڑھو پس اسکو مثل نماز اُس شخص کے کر دو کہ جو تمہارے ساتھ نہایت ضعیف پڑھتا ہے اور جناب شہید علیہ الرحمہ نے کتاب ذکر میں تحریر فرمایا ہے کہ امام کے لئے مستحب ہے کہ نماز میں سورہ چھوٹے چھوٹے پڑھے اور رکوع و سجود میں تسبیح میں مرتبہ سے زیادہ نہ کہے اگر معلوم ہو کہ مامومین میں کسی کو حاجت درپیش ہے تو اس سے بھی زیادہ تخفیف کرنا مستحب ہے مگر یہ حکم اس وقت میں ہی کہ جبے جانے کہ مامومین کو طول مغرب ہو والا طول دینا بہتر ہوگا فقط



معلوم ہو کہ خالد تھا مثلاً پس اگر اثناء نماز میں یہ بات معلوم ہو تو نیت انفراد کر کے علیحدہ نماز تمام کرے اور اگر بعد نماز علم ہوا تو اعادہ نماز احوط ہے۔

۶۔ اثناء نماز جماعت میں ماموم نیت انفراد کر کے نماز علیحدہ تمام کر سکتا ہے جبکہ کوئی عذر ہو بلا تردد چنانچہ یعنی اعذار کی طرف سابقاً اشارہ کیا گیا اور قول مشہور قوی جواز اسکا ہو مطلقاً یعنی اگر کوئی عذر نہ ہو جب بھی نیت انفراد کر کے علیحدہ نماز پڑھ سکتا ہے ہر چند اولیٰ اور بہتر یہ ہو کہ بغیر عذر کے جماعت سے علیحدہ نہ ہو اور جبکہ ماموم نیت انفراد کر لے رکعتیں اولین میں پس اگر امام نے ابھی قرأت نہیں شروع کی ہے تو لازم ہے ماموم کو قرأت اور اگر سورہ حمد شروع کر چکا ہو یا تمام کیا ہو اسکو لیکن دوسرا سورہ نہیں شروع کیا پس ماموم بعد نیت انفراد کے الحمد پڑھے علی الاحوط۔ اور دوسرا سورہ بھی پڑھے جو سورہ چاہے اور یہی حکم ہے اگر امام دوسرا غیر سورہ توحید و کافرون پڑھتا تھا مثل سورہ انا انزلناہ وغیرہ کے اور نصف سورہ تک نہ پہنچا تھا اور اگر نیت انفراد کرے در حالیکہ امام نصف سورہ پڑھ چکا ہو یا زیادہ تو ماموم کو احوط یہ ہے کہ الحمد کے بعد وہ ہی سورہ تمام پڑھے جو امام نے پڑھا تھا اور اسی طرح سے اگر امام نے سورہ توحید یا قل یا ایہا الکافرون شروع کیا تھا جب بھی ماموم کو احوط یہ ہے کہ بعد حمد کے منجملہ ہر دو سورتیں مذکور تین جو امام پڑھتا تھا اسی کو تمام پڑھے اور اگر رکعتیں آخر تین میں نیت انفراد کرے قبل از رکوع پس عیناً ایک مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھ لے اور اگر اثناء رکوع میں یا بعد اسکے نیت انفراد کرے تو قرأت اور تسبیحات اربعہ مطلقاً ساقط ہے خواہ رکعتیں اولین میں نیت انفراد کرے خواہ آخر تین میں۔

نہ۔ آداب مستحبہ جماعت بہت ہیں از انجملہ یہ ہے کہ مامومین استاد ہوں اسوقت کہ مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہے اور بعد اسکے کچھ بات نہ کریں الا دربارہ دستہ صفوف

۷۔ نیت انفراد کی دل میں کرے زبان سے کچھ نہ کہنا چاہیے۔



اور مانند اسکے اور صفوں کو بھر دیوین کہ بیچ میں رخنہ نہ رہے اور صفوں کو درست و راست کرین اور صف اول میں اطفال و مجاہدین کو جگہ نہ دیں بلکہ وہاں پر اہل فضل و علم و صلاح جگہ دے جاویں اور جانب یمن صف اول افضل ہو بہ نسبت جانب چپ کے اور ماموم کے لئے وہ جگہ کہ جو اقربا مام سے ہو۔

شرح۔ اگر امام کی نماز اخفاتی ہو مثل ظہر کے تو ماموم کو چاہیے کہ چپ وہ تکبیرۃ الاحرام کہے چپکے تونیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہے اور قرات کو ترک نہ کرے یعنی نہ حمد پڑھے اور نہ کوئی اور سورہ لیکن قرات کرنا جائز ہو بکراہت علی الظاہر المشہور حسب طرح سے کہ اگر بالکل ساکت رہے تو یہ بھی جائز ہو مع الکراہت پس ماموم کے واسطے رکعتیں اولتین میں منجملہ نماز اخفاتی مستحب یہ ہو کہ ذکر الہی کرتا رہے زبان سے آہستہ یعنی سُبْحَانَ اللہ کہے یا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے یا درود پڑھتا رہے یا تسبیحات اربعہ پڑھتا رہے یا زمان انتہا قرات امام خواہ نماز ماموم کی اخفاتی ہو خواہ جہر یہ ہو اور جب امام تیسری رکعت یا چوتھی رکعت پڑھتا ہو منجملہ نماز اخفاتی پس ہر چند بنا بر ایک قول کے جائز ہو کہ ماموم سورہ حمد پڑھے جس طرح سے کہ حال انفراد میں جائز ہو اور یہ قول خالی قوت سے نہیں ہو لیکن حوطیہ ہو کہ تسبیحات اربعہ کو بالخصوص پڑھتا رہے اور اگر الحمد پڑھے تو بقصد قربت پڑھے نہ بقصد خبر نیت پس اگر مخالف اسکے کہے نسیاناً یا سہواً مطلق ذکر الہی کرتا رہا یا ساکت کھڑا رہا تو کچھ ہرج نہیں۔

**حدیث۔** فرمایا جناب رسالت مآب ﷺ نے کہ اپنی صفوں کو برابر اور سیدھا کر دو اور اپنے شانوں کو اور دون کے شانوں سے ملا دو کہ تمہیر شیطان غالب نہ ہو۔

**حدیث۔** فرمایا کہ تخالف نہ کرو کہ حق تعالیٰ تمہارے دلوں میں مخالفت دے فقط۔

**ف۔** فی زمانہ اسکا رواج ہو کہ جب امام سورہ حمد پڑھ چکا ہو تو مامومین آواز بلند الحمد للہ سب العلمین کہتے ہیں اسکا ترک بہتر ہو بلکہ آہستہ کہے کہ جسطرح نماز ظہر و عصر آہستہ پڑھتا ہو کیونکہ مامومین کو آہستہ کہنا اسکا سنت ہو۔ یہ ہی حکم جناب میر آغا صاحب علی اللہ مقامہ کا ہے۔



(ط ۹)۔ اگر نماز امام کی جہر یہ ہو مثل مغرب کے اور ماموم ابتدا سے نماز سے شریک ہو پس اگر قرات امام کی یعنی الفاظ حمد اور سورہ کے بخوبی سنتا ہو یا ہمہ فقط سنتا ہو یعنی آواز امام کی آتی ہو لیکن الفاظ نہیں سمجھائی دیتے ہر صورت ماموم کو ترک قرات لازم ہی بلکہ کوئی ذکر زبان پر جاری نہ کرے اور متوجہ ہو کر آواز کو سنتا رہے اور اگر ہمہ نہ سمجھے یعنی بالکل امام کی آواز نہ آتی ہو بسبب دور ہونے کے پس احتیاطاً حمد و سورہ پڑھے بقصد قربت نہ بقصد جبرئیت اور ظاہر یہ ہی حکم ہے اس ماموم کا جو بھرا ہو اور امام کی آواز مطلقاً نہ سنتا ہو پس اگر تمام ہو جاوے قرات ماموم کی تو جائز ہے کہ ساکت کھڑا رہے اور اگر اس وقت میں ذکر الہی کرے مثل سبحان اللہ کے تو ظاہر بہتر ہے۔ اور اگر ماموم ایسے مقام میں ہو کہ کسی وقت ہمہ امام کا سنائی دیتا ہو اور کسی وقت میں نہیں پس ظاہر لازم یہ ہے کہ در وقت استماع بالکل ساکت رہے اور جب آواز مطلقاً نہ سنے تو ذکر الہی کرے یا قرات کرے بقصد قربت اور احتیاطاً اور جب آواز امام کی آئے تو ساکت آئے پھر جب آواز نہ آوے تو جس آیت سے ترک کیا تھا وہاں سے پڑھنا شروع کرے اور حکم رکعات اخیرہ نماز جہر یہ کا وہ ہی ہے جو رکعات اخیرہ نماز اخفائی کا تھا جیسا کہ سابقاً بیان کیا گیا ہے۔

ح ۱۔ اگر امام رکوع رکعت اول میں ہو اور ماموم بعد نیت تکبیر الاحرام در حالت قیام کہکر رکوع میں جھک جاوے پس اگر فقط سبحان اللہ یا سبحان ربی کہ چکا تھا کہ سر امام نے اٹھالیا تو کافی ہوگا اور حکم اسکا وہ ہی ہے کہ جو ابتدا سے شریک ہونے والے کا ہو اور اگر ایک لفظ بھی تمام نہ کہنے پایا تا حد رکوع پہنچ گیا تھا یقیناً اور قبل اسکے امام رفع راس کرے پس جب بھی رکعت پاویگا علی الاقویٰ اور اگر تا حد رکوع نہ پہنچا تھا کہ امام نے رفع راس کیا پس چاہیے کہ اس وقت میں نیت انفراد کرے اور قرات کرے رکوع میں جاوے اور نماز اپنی علیحدہ تمام کرے اور اگر تا حد رکوع پہنچ گیا تھا مگر شک ہے کہ قبل اسکے امام نے رفع راس کیا یا بعد اسکے تو نماز باطل ہو علی الاظہر پس نماز کو قطع کرے اور بعد اسکے رکعت زندہ میں شریک



جماعت ہو سکتا ہو اسکی تفصیل آئندہ بیان کیجاویگی۔

یا۔ ماموم پر لازم ہو کہ متابعت کرے امام کی نماز میں بایں طریق کہ جب امام تکبیرۃ الاحرام کہے چکے تو ماموم نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کے نہ قبل اسکے اور تکبیر مستحب جو قبل از رکوع وغیرہ ہو اسکو قبل از امام کے نہ کہے علی الاحوط لیکن ساتھ کہنے امام کے کہہ سکتا ہو اور جب امام رکوع میں جاوے تو یہ بھی رکوع میں داخل ہو نہ قبل اسکے اور اسی طرح جب امام رکوع سے سر اٹھاوے تو بعد اسکے یہ سر اٹھاوے لیکن زیادہ تاخیر بھی نہ کرے اور یہ ہی حکم سجدہ کا ہو اور تشهد بھی قبل امام کے شروع نہ کرے علی الاحوط اگر سنتا ہو اسکے تشهد کو ہاں ساتھ امام کے تشهد پڑھ سکتا ہو اور لیکن سلام پس اگر ماموم قبل امام کے سلام پھیرے حالت ضرورت میں بلا قصد انفراد یا بغیر کسی ضرورت کے لیکن بعد قصد انفراد تو کچھ مضائقہ نہیں ہو اور اگر عمدہ بلا ضرورت اور بلا قصد انفراد سلام پھیرے جب بھی نماز صحیح ہو لیکن احتمال گناہ کا ہی جبکہ سلام پھیرنا امام کا مستنہا ہو والا گناہ بھی نہیں ہے۔

یہ۔ اگر ماموم تکبیرۃ الاحرام کے قبل امام کے تو نماز باطل ہو علی الظاہر اگرچہ سہواً کہی ہو اور اگر ماموم رکوع میں داخل ہو قبل اسکے کہ امام رکوع میں جاوے از روئے سہوئیان کے یا اس گمان پر کہ امام رکوع میں داخل ہوا ہو حالانکہ امام استادہ تھا تو ماموم کو لازم ہے کہ رکوع سے سر اٹھا کر استادہ ہو اور ساتھ امام کے دوبارہ رکوع کرے پس اگر عمدہ سر نہ اٹھاوے تو بعد اتمام نماز مذکور کے اعادہ نماز کرے احتیاطاً ہاں اگر سر اٹھانا بھول گیا یا اہملت اسکی نفلی اور امام رکوع میں داخل ہو گیا تو کچھ حرج نہیں ہو اور اسی طرح سے اگر امام کے ساتھ رکوع میں گیا تھا لیکن سر اٹھا لیا رکوع سے ماموم نے سہواً یا بگمان رفع راس امام جب بھی لازم ہو ماموم پر کہ پھر داخل ہو رکوع میں ہمراہ امام کے الاہملت اسکی نہ نفلی یا بھول گیا اور یہی حکم ہو علی الظاہر اگر ماموم داخل مسجد ہو سجدہ میں قبل امام بگمان سجود امام یا سہواً سر اٹھا کر دوبارہ ساتھ امام کے سجدہ کرے اور اگر سجدہ میں اسکے ساتھ گیا تھا لیکن سر سجدہ سے



اٹھالیا قبل امام کے گمان مذکور یا سو واپس لازم ہی کہ سر سجدہ میں رکھ دے اور امام کی متابعت کرے لیکن اگر بھول جاوے یا مہلت نہ پاوے تو نماز صحیح ہوگی واللہ یعلم۔

بیچ۔ جب ماموم کو رکوع رکعت اول نہ ملے تو رکعت اول امام کی فوت ہوئی ماموم سے پس اسکے بعد شریک جماعت ہو سکتا ہی لیکن جب شریک ہو کہ امام ایستادہ قبل از رکوع یا رکوع میں ہو پس اگر دوسری رکعت امام میں شریک ہونا چاہے تو اولیٰ یہ ہی کہ انتظار کرے رکوع امام کا پس جب امام فارغ ہو قرأت سے تو نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہے رکوع میں شریک امام ہو اور قبل رکوع امام بھی شریک ہو سکتا ہی لیکن اولیٰ یہ ہی کہ اگر حمد تمام پڑھنے کی مہلت ہو تو شریک ہو جاوے اور قنوت بھی بقصد متابعت امام پڑھے والا انتظار رکوع کا کرے اور بعد سجدہ دویم جس وقت امام تشهد پڑھے تو ماموم کو تجانی کرنا ظاہر لازم ہی یعنی اچھی طرح نہ بیٹھے بلکہ اکڑ بیٹھے پاؤں کی انگلیوں پر اور ہاتھ دونوں زمین پر رکھے اور اس صورت سے بیٹھنا افضل ہی اگر صورت مذکورہ میں گھٹنوں کو زمین پر رکھ دے تو یہ بھی ظاہر جائز ہی اور اس حال میں ماموم کچھ ذکر خدا کرے مثل سبحان اللہ تو بہتر ہی اور سکوت بھی جائز ہی بلکہ جواز تشهد پڑھنے کا بقصد متابعت امام بھی محتمل ہی اگرچہ ترک اسکا حوط ہی اور جب امام کی تیسری رکعت اور ماموم کی دوسری ہوگی تو ماموم سورہ و حمد پڑھے پس اگر دونوں کو تمام نہ پڑھ سکے تو جس قدر مہلت ملے قرأت کرے اور اگر قبل رکوع امام وہ دونوں سورہ تمام ہو جائیں تو جائز ہی کہ ساکت رہے یا ذکر الہی کرے مثل سبحان اللہ کے یا قنوت پڑھے بلکہ یہ مقدم ہے اگر مہلت اسکی پاوے اور بعد سجدہ دوم کے ماموم بیٹھ کر تشهد مختصر پڑھو کے بہ تعجیل استادہ ہو کر امام سے حالت قیام امام میں ملحق ہو اور اگر اس حال میں امام رکوع میں داخل ہو گیا تو ماموم سیدھا استادہ ہو کر رکوع میں داخل ہو اور بعد اتمام کے اعادہ نماز کرے احتیاطاً اور جب ماموم کی تیسری اور امام کی چوتھی رکعت ہوگی تو ماموم تسبیحات اربعہ پڑھے اور جب امام تشهد و سلام کے واسطے بیٹھے اور ماموم کی وہ تیسری رکعت ہوگی پس ماموم اس طرح سے بیٹھے جس طرح کہ بیٹھا



تشہد اول امام میں بیٹھا تھا اور بعد سلام امام کے اٹھ کر ایک رکعت باقیہ کہ رکعت چہارم ماموم کی ہوگی ادا کرے اور اگر سہواً استادہ ہو تو پھر بیٹھ جاوے اور اگر وہان سے نیت انفراد کرے تو پھر استادہ ہو کر علیحدہ رکعت تمام کرنا جائز ہے اور اگر بدون نیت انفراد عمداً اٹھ کھڑا ہو قبل سلام امام کے اور نماز کو تمام کرے تو بعد ازاں اعادہ نماز احوط ہوگا اور اگر امام کی تیسری رکعت میں شریک ہو تو ماموم اپنی پہلی رکعت اور دوسری رکعت دونوں میں حمد و سورہ بقدر مہلت پڑھے اور باقی دو رکعت اخیرہ میں مثل نماز منفرد کے حکم ہے اور جو کچھ کہ بیان ہوا اس سے حکم شرکت کا بیچ رکعت چہارم امام کے بھی معلوم ہو سکتا ہے لیکن جب ماموم شریک ہو امام کی تیسری یا چوتھی رکعت میں اور بسبب تعجیل امام کے ماموم سورہ حمد تمام نہیں پڑھ سکتا ہے اولیٰ میں یعنی نہ اپنی رکعت اول میں پڑھ سکا اور نہ اپنی رکعت دوم میں پس بعد اتمام عمت کے اس نماز کا اعادہ کرنا ماموم کو احوط ہے اور جب تک شریک جماعت ہے تو ماموم کو لازم ہے کہ قرات جہان کرتے ہیں وہان پر اخفات کرے اور جہر نہ کرے اگرچہ مقام جہر کا ہو۔

۱۱۔ اگر ماموم داخل ہو در وقتیکہ امام نماز طہریا عصر میں مشغول ہے لیکن نہیں جانتا کہ امام کی کونسی رکعت ہے پس اگر استفسار کرنے سے یا کسی قرینہ سے معلوم ہو جاوے تو بنا برائے عمل کرے والا شریک جماعت ہو اور حمد و سورہ پڑھے بقصد قربت پس اگر اثنائے قرات میں معلوم ہو کہ امام کی پہلی یا دوسری رکعت ہے تو قرات کو ترک کرے اور کچھ حرج نہ ہوگا اور اگر معلوم ہو کہ اخیر میں امام کے تھیں تو قرات میں مشغول رہے بدستور۔

۱۲۔ اگر اثناء نماز جماعت میں کسی وجہ سے نماز امام کی خاص باطل ہو جاوے مثل طہارت شکنی یا جتھون یا بیہوشی کے پس ماموم کو چاہیے کہ نیت انفراد کر کے نماز علیحدہ تمام کرے اور اگر اثناء جماعت میں ماموم کو علم حاصل ہو کہ امام قبل از نماز با طہارت نہ تھا یا فاسق تھا یا کافر تھا جب بھی ماموم کو چاہیے کہ نیت انفراد کر کے نماز علیحدہ تمام کرے اور نماز ماموم کی اس صورت میں بھی صحیح ہوگی علی الظاہر اگرچہ اعادہ اس حال میں احوط ہے اور اگر بعد



تمام ہونے نماز جماعت کے امر مذکور یعنی محدث ہونا یا فاسق ہونا یا کافر ہونا پیش نماز کا معلوم ہو تو نماز باطل ہے مصلیٰ کی صحیح ہی اور ضرورت اعادہ کی نہیں ہے عَلَی الظَّالِمِ لَکُمْ شَهْرٌ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ حررہ العبد لا یم المصطفیٰ المدعو بمیرا غافغفی عنہ۔

### باب ستائیسواں احکام مکان مصلیٰ

(۱)۔ نماز کے لئے مباح ہونا اس جگہ کا جس جگہ نماز پڑھتا ہے بشرط ہی یعنی غصبی نہ ہو پس اگر مالک اس کا راضی نہ ہو تو نماز اس مقام میں باطل ہو اور اس جگہ نماز پڑھنا جو غیر کی ملک ہو اور مالک نے اس کے صراحتاً اجازت نماز کی دی ہو یا یہ کہ اجازت مطلق تصرف کی اس میں دی ہو مثلاً سکے کہ مکان میں رہنے کے لئے اجازت دیوے پس اس میں نماز پڑھنا ضرر نہیں رکھتا اور اسی طرح سے مالک کی رضا مندی بسبب قرینہ کے معلوم ہو مثل محلہ و باغ کے کہ اکثر لوگ وہاں نماز پڑھا کرتے ہیں تو نماز اسکی صحیح ہے۔

(۲)۔ زمین غصبی و جان نماز غصبی و مسقف غصبی پر نماز صحیح نہیں ہے اور اسی طرح تخت غصبی پر بھی نماز صحیح نہیں ہے خواہ خود غاصب ہو یا غیر غاصب ہو مگر غضب سے مطلع نہ ہو تو معذور ہے لیکن بعد علم نقصیت اعادہ نماز کا احوط ہے خصوصاً جبکہ وقت باقی ہو اور علم غصب کا تھا مگر وقت پڑھنے نماز کے بھول گیا اور نماز پڑھ لی پس ایسی صورت میں نماز اسکی ظاہر درست ہے لیکن اعادہ نماز کا احوط ہے اگر وقت باقی ہو۔ اور جائے سجدہ کا پاک ہونا شرط ہے مگر مصلیٰ کی جگہ کا پاک ہونا شرط نہیں ہے پس اگر وہ نجس ہو اور خشک ہو کہ کسی طرح تعدی یعنی سرایت نجاست کی بدن اور کپڑہ تک نہ ہو تو نماز میں ضرر نہیں رکھتا۔

### باب اٹھائیسواں مکروہات مکان مصلیٰ میں

(۱)۔ حمام میں نماز پڑھنا جہاں حوض گرم پانی کا بنایا جاتا ہے مکروہ ہے اور اس جگہ کہ جہاں کپڑہ اتارتے ہیں اور سطح حمام میں کراہت ثابت نہیں مگر علامہ حلی اعلیٰ اللہ مقامہ نے تسلیح میں بھی یعنی جس جگہ کپڑہ اتارتے ہیں حکم کراہت نماز کا تحریر فرمایا ہے۔



(۳) - نماز پڑھنا ایسے مقام پر کہ مصلے کے روبرو قبر ہو مکروہ ہے اگر سیدھے یا بائیں یا پشت کی جانب قبر میں ہوں کوئی ضرر نہیں ہو یا نہ بہتر یہ ہے کہ اس صورت میں بھی نہ پڑھے یا نہ اگر کوئی چیز حائل ہو یا میں مصلے و قبر کے اگرچہ ایک لکڑی ہو جو رکھدی جاوے یا کھڑی کر دی جاوے تو کراہت دور ہو جاتی ہے۔

(۴) - اُس مکان میں جہاں شراب یا اور کوئی چیز نشہ کی رکھی ہوئی ہو۔

(۴) - مُصَلّی کے سامنے کسی تصویر کا ہونا خواہ دیوار پر کھچی ہو یا کسی کپڑے پر ہو یا کاغذ پر ہو یا مجسم یعنی سایہ دار ہو خواہ ذی روح کی ہو مکروہ ہے مگر بعض علما تصویر ذی روح سایہ دار کا ہونا باعث بطلان نماز جانتے ہیں۔

(۵) - اُس جگہ جہاں بکری یا گائے یا بھینس یا خچر یا اونٹ یا اسب واسطے گھاس کھانے یا آرام کرنے کے باندھے جاتے ہوں۔

(۶) - اُس جگہ کہ جہاں روبرو چراغ جلتا ہو یا قندیل روشن ہو یا آگ روشن ہو یا نگیٹھی وغیرہ میں یا زمین پر جلتی ہوئی آگ ہو اگرچہ شعلہ ورنہ ہو پس چراغ یا قندیل یا آگ کی طرف نماز مکروہ ہے اور اسی طرح اوس مقام میں نماز مکروہ ہے جہاں ہمیشہ آگ جلائی جاتی ہو خواہ وہ عبادت گاہ گمراہوں کا ہو یا نہ ہو۔

(۷) - اُس جگہ کہ جہاں مُصَلّی کے مونہ کی طرف دیوار یا کھانا کی ہو اور اسکی رطوبت کا اثر دیوار پر یا زمین پر ہو مکروہ ہے۔

(۸) - مکانات مجوس و یہود و نصاریٰ کے مکان میں مگر انکے عبادت خانوں میں مشہور یہ ہے کہ نماز مکروہ نہیں ہے۔

(۹) - نماز پڑھنا ایسے مقام پر کہ جہاں مُصَلّی کے سامنے دروازہ قبلہ کی جانب کھولا ہوا ہو۔

(۱۰) - مُصَلّی کے روبرو کوئی چیز لوہے کی مثل ہتھیار وغیرہ کے یا محض لوہا کھلا ہوا رکھا ہو اگر ہتھیار غلاف میں ہو تو قباحت نہیں ہے۔



( ۱۱ ) - جس گھر میں کُتا ہو مگر سگ معلّم و شکاری معاف ہے۔

( ۱۲ ) - مصلیٰ کے روبرو قرآن کھولا ہوا رکھا ہو۔ مکروہ ہے۔

( ۱۳ ) - ایسی جگہ کہ جہاں مصلیٰ کے روبرو کوئی انسان ہو یعنی سوتا ہو یا بیٹھا ہو یا کھڑا ہو۔

( ۱۴ ) - لوگوں کے آمد و رفت کے راستہ پر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اگر ان لوگوں کے

راستہ کے چلنے میں اسکا نماز پڑھنا مانع ہے تو نماز باطل ہے۔

( ۱۵ ) - خانہ کعبہ کے اندر یا اُس کے چھت پر نماز واجبہ مکروہ ہے۔

( ۱۶ ) - ایسے مقام پر کہ جہاں مصلیٰ کے حواس پر نشان ہو جائیں مثلاً سکے کہ زمین بہت

گرم ہو یا سرد ہو یا اُس گھر میں کہ جہاں دھواں بھر گیا ہو۔

( ۱۷ ) - زمین شورہ زار پر اور برف پر۔

( ۱۸ ) - ایسے مقامات پر کہ جو واسطے روانی آب کے بنائے گئے ہوں جس طرح خشک نہون

( ۱۹ ) - چونٹیوں کے رہنے کی جگہ پر نماز مکروہ ہے۔

( ۲۰ ) - گھورے پر یعنی جس جگہ نجاست و کثافت ڈالی جاتی ہو۔ اور نزدیک

ابوالصلاح رض کے حرام ہے۔

( ۲۱ ) - مصلیٰ کے سامنے کیچڑیا انبار گندم و جو کا ہو مکروہ ہے۔

( ۲۲ ) - ایسے گھر میں کہ جس میں کوئی جنب ہو۔

## باب انتیسواں شرائط لباس و جسم مصلیٰ

( ۱ ) - اوّل مصلیٰ کے لئے وہ لباس کہ جس سے ستر عورتیں کر سکیں شرط ہے مرد کی نسبت

عورتیں سے مراد ذکر و دُہر و بیضتین ہے اور عورت کا تمام جسم ہے اور عورت کے لئے

ایسا لباس ہو کہ جس سے تمام جسم اُسکا ستر ہو جاوے شرط ہے۔

( ۲ ) - دو یکم۔ لباس و جسم مصلیٰ کا پاک ہو پس اگر نجس ہے تو نماز باطل ہے مگر بحالت عذر

مثلاً ایسا وقت ہو کہ کپڑہ یا جسم کو طاهر کرنے تک نماز کا وقت فوت ہو جائیگا یا جسم کے



طہارت میں خوف مرض کا اُس وقت ہووے تو ایسے وقت میں بلا طہارت کے نماز بجا لائیگا اور بعد اُسکے ازالہ نجاست کر کے قضا احوط ہے۔

(۳) مسئلہ۔ مثلاً اگر نجاست کا علم اول سے نہ ہو بلکہ بعد نماز کے علم نجاست کا حاصل ہو تو نماز صحیح ہے اگر وقت باقی ہو تو اعادہ کرے علی الاحوط والا قضا واجب نہیں۔

(۴) مسئلہ۔ اگر کوئی شخص بعد نماز کے نجاست کو اپنے لباس یا بدن میں دیکھے اور اور شک کرے کہ قبل نماز کے یہ نجاست تھی یا بعد نماز کے حاصل ہوئی ہے تو اس صورت میں نماز اُسکی صحیح ہے اگر وقت باقی ہو تو اعادہ نماز احوط ہے۔

(۵) مسئلہ۔ اگر علم نجاست کا تھا اور بھول گیا اور بعد نماز کے یاد آیا تو اگر وقت باقی ہو تو اعادہ واجب ہے اور اگر وقت باقی نہیں ہے تو قضا احوط ہے۔

(۶) مسئلہ۔ اگر اثنائے نماز میں نجاست کا علم حاصل ہوا اور یہ جانتا ہو کہ قبل از نماز کے نجاست تھی پس اگر ممکن ہو تو اُس لباس کو دور کرے بدون فعل کثیر کے اور ستر عورتین کرے دوسرے کپڑے سے اگر ممکن ہو بدون فعل کثیر کے پس نماز کو تمام کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو نماز کو قطع کر دے اور بعد ازالہ نجاست کے نماز کو پڑھے اور اگر یہ نہیں جانتا کہ قبل نماز کے نجاست تھی اور نماز میں علم نجاست کا ہو تو اس صورت میں بھی بدون فعل کثیر کے کپڑے کو پھینک دیوے اور دوسرے کپڑے سے بغیر فعل کثیر کے ستر کرنا ممکن ہو تو ستر کر کے نماز پڑھے ورنہ قطع کر دے اور اگر اثنائے نماز میں علم بہ نجاست ہوا اور وقت تنگ ہے کہ ازالہ نجاست کر کے پھر مکرر نماز نہیں پڑھ سکتا تو اس صورت میں نماز کو اسی طرح سے تمام کر دے اور قضا احوط ہے۔

(۷) تیسرے۔ اگر لباس جنب کا نجس ہو اور دوسرا کپڑہ سوائے اُس کے نہ ہو اور نجاست کو یہ سبب پانی نہ ملنے کے دور نہ کر سکے تو تیمم کر کے اُسی لباس میں نماز پڑھے بعد ازاں جب پانی ملے کپڑہ کو پاک کرے اور اعادہ و قضا احوط ہے۔



(۸) چوتھے۔ لباس غصبی میں نماز صحیح نہیں ہے خواہ غاصب ہو یا غیر غاصب اگر علم غصب کا نہ ہو تو معاف ہوا اور بعد علم غصبیت کے اعادہ نماز احوط ہے۔

(۹) پانچویں۔ لباس حریر خالص یعنی ریشم خالص کا مرد و ن کے لئے پہننا جائز نہیں ہے اور انکی نماز اس میں صحیح نہیں ہے بان بضرورت مثل جہاد یا سہرا وغیرہ میں اگر پہنے ضرر نہیں ہے اور اگر لباس حریر خالص ساتر عورتین نہ ہو مثل ٹوپی و ازار بند کے تو جائز ہے مگر احوط ترک ہے مرد و ن کو حریر سے مطلقاً احتیاط کرنا چاہیے۔ چنانچہ جناب شیخ مفید و ابن جنید و ابن باپویہ نے مطلقاً جائز نہیں جانا ہے خواہ ساتر بھی نہ ہو اور صدوق علیہ الرحمہ نے من لایحضرہ الفقیہ میں روایت کی ہے کہ نماز جائز نہیں ہے اس زار بند میں کہ جس کا سیرا ریشم خالص کا ہو اور رومال ریشمی یا ڈورہ ریشمی کسی ٹھونڈ کا گلے میں یا بازو پر بندھا ہو تو ضرر نہیں ہے کہ جو لباس خالص ریشم کا نہ ہو اس کا پہننا مرد و ن کو جائز ہے خواہ ریشم زیادہ ہو اور مخلوط اس کا کم ہو یا بالعکس مگر اس قدر ریشم نہ ہو کہ مستہلک سوت سمجھا جاوے اور اس کو ریشم خالص کہیں۔ اور عورتوں کے لئے لباس خالص ریشم کا پہننا جائز ہے مگر احتیاط ان کے لئے بھی ہے کہ نماز میں خالص ریشم کے لباس سے بنا بر احوط اجتناب کریں کیونکہ حدیث میں مطلق نہیں وارد ہے۔

حدیث۔ ازدارک۔ محمد بن عبد الجبار نے روایت کی ہے کہ فرمایا امام ۴ نے کہ نماز جائز نہیں ہے حریر محض میں اور دوسری حدیث میں صاف حکم ہے۔

حدیث۔ ازدارک۔ زرارہ نے جتا بلامام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ حضرت نے منع فرمایا لباس حریر کو مرد و ن اور عورتوں کے لئے مگر جبکہ حریر خالص نہ ہو اور مخلوط ہو کسی چیز کے ساتھ۔ اور فرش ریشمی کا اور تکیہ ریشمی استعمال کرنا مضائقہ نہیں رکھنا اور سنجاق ریشمی کو کپڑہ میں لگانا صحیح و درست ہے اور بعض علما نے حدائلی چار انگشت کی معین کی ہے کہ چار انگشت تک نماز میں جائز ہے بشرطیکہ اسم سنجاق سے



خارج نہ ہو و لیکن احتیاطاً ترک ہے۔

(۱۰) چھٹے۔ طلائی لباس سے نماز حرام ہے لباس طلائی دو طرح کا ہوتا ہے اول وہ لباس طلائی کہ طلا خالص سے بنایا گیا ہو مثل تار طلا کے پس ایسے لباس کا استعمال عورتوں کو جائز ہے اور نماز میں ہو یا غیر نماز میں اور مردوں کو مطلقاً حرام ہے خواہ حالت نماز میں یا غیر نماز میں۔ اور نماز بھی ایسے لباس میں مردوں کی صحیح نہیں ہے اور اگر طلائے خالص نہ ہو بلکہ آب طلا ہو کہ جیسے کلاہوں ہوتا ہے پس اسکا استعمال جائز ہے مگر احتیاطاً ترک ہے۔

(۱۱) ساتویں۔ پوست میتہ کا یعنی کھال جانور مردہ کی حلال گوشت ہو یا حرام گوشت ہو نجس ہے اور نماز ناجائز ہے اگرچہ کھال پکا لی ہو اور دباغت کی ہوئی ہو۔ (۱۲) آٹھویں۔ پوست غیر ماکول اللحم یعنی حرام گوشت کا مثل شیر و غیرہ کے اگر فنج کیا جاوے پاک ہے مگر کھال کو پس نہ نماز صحیح نہیں ہے۔

(۱۳) نویں۔ جو کھال یا چمڑہ کافر سے خریدا جاوے حکم اسکا میتہ کا ہے یعنی نجس ہے استعمال اسکا نماز میں جائز نہیں ہے بان اگر یقین ہو کہ وہ کھال ذبیحہ کی ہے تو کچھ ضرر نہیں ہے۔ (۱۴) دسویں۔ وہ پوست کہ جو کسی جگہ پڑا پالے اور اٹھیں شک ہو یا اس شخص مسلم سے لیا ہو کہ وہ اس کے حال سے آگاہ نہ ہو تو حکم اسکا بھی میتہ کا ہے۔

(۱۵) گیارہویں۔ ہڈی اور بال در روئگے اور ناخن جانور حرام گوشت کے اقتباب لازم ہے اور اگر بال وغیرہ کپڑہ میں لگ گئے ہوں تو اس کپڑے سے بھی اقتباب چاہیے۔

(۱۶) بارہویں۔ ایسا کپڑہ باریک ہو مثل جامی وغیرہ کے کہ جس میں جسم مصلیٰ کا نمایان ہو پس ایسے کپڑہ میں نماز عورتوں کی صحیح نہیں ہے اور مردوں کے لئے ایسے لباس میں کہ اسکی عورتین کی جلد نمایان ہو نماز صحیح نہیں۔

(۱۷) تیرہویں۔ جو تا کافر کا بنایا ہو نجس ہے بشرطیکہ چمڑہ اسی کے پاس کا ہو



اور خریدنا بھی اُسکا ناجائز ہے اور وہ آب کثیر میں بھی پاک نہیں ہو سکتا ہاں اگر چہ مسلمان کے پاس کا ہوا اور کافر بناوے اور مس بر طوبیت کیا ہو تو نجس ہو جائے گا تطہیر اُسکی آپ کثیر میں ہو سکتی ہے۔

(۱۸) چھوڑھوین۔ روغن یا عطر وغیرہ کافر سے خریدا جاوے اور علم اُسکی نجاست کا ہو پس نجس ہے اور اگر علم نجاست کا نہ ہو تو پاک ہے۔

(۱۹) پندرھوین۔ انگشتی طلائی یا زنجیر طلائی کا استعمال مردوں کو قطعاً حرام ہے اور باعث بطلان نماز ہے البتہ اشرفی یا کوئی شے طلائی جیب میں رکھی ہو یا کمر سے بندھی ہو تو قباحت نہیں ہے عورتوں کو طلائی زیور جائز ہے۔

(۲۰) سوٹھوین۔ عورتوں کو وقت نماز کے تمام جسم چھپانا واجب ہے مگر مونہ جفتہ و ضومین دھوتے ہیں اور دونوں ہاتھوں کو بند دست سے اور دونوں پاؤں کو ٹخنہ تک بلکہ باطن قدمین کو احتیاطاً چھپانا چاہیے۔

(۲۱) سترھوین۔ اگر کوئی کپڑہ ساتر نہ ملے اور برہنہ ہو تو بیٹھ کے نماز پڑھنا چاہیے اور رکوع و سجود کو باشارہ بجالا دے۔

**باب تیسواں ان چیزوں کے بیان میں کہ جو نماز میں معاف ہیں**

(۱)۔ وہ خون جو درہم بغلی سے کپڑہ میں کم ہو وے بشرطیکہ وہ خون حیض و استحاضہ و نفاس و نجس العین مثل کافر و سگ و خوک و خون مردہ کے نہ ہو تو نماز میں معاف ہے اور اگر درہم بغلی سے زیادہ ہو تو معاف نہیں ہے اور درہم بغلی بقدر پورا انگشت کے ہے مگر جسم میں خون مثل کپڑہ کے عفو نہیں ہے۔

(۲)۔ ٹوپی یا جراب یا ازار بند نجس ہو اور خشک ہو اور نجاست تعدی نہ کرے معاف ہے بشرطیکہ اپنے محل پر ہو یعنی جس عضو میں اُسکو پہنتے ہیں اسی جگہ ہو نہ اور کسی جگہ۔

(۳)۔ لباس اُس عورت کا بھی معاف ہے کہ جو بچہ کو پرورش کرتی ہو بشرطیکہ وہ نجاست



بچہ کے پیشاب کی ہو اور دوسرا کپڑہ بھی نہ ہو پس ہر روز ایک مرتبہ اُسکو دھو ڈالے اگرچہ پھر نجس ہو جاوے مضائقہ نہیں ہو مگر احتیاط یہ ہو کہ آخر وقت میں کپڑہ کو پاک کر کے نماز ظہر میں کو پڑھے تاکہ بعد اسکے نماز مغرب میں کی بھی ادا ہو جاوے۔

## باب کتیسواں مستحبات لباس مصلیٰ مد کیفیت تحت الحنک

(۱) - عمامہ باندھ کر نماز پڑھنا مستحب ہے چنانچہ حدیث ہے کہ عمامہ باندھ کر نماز چار نمازوں کے برابر ہو۔  
(۲) - مستحب ہے کہ عمامہ میں تحت الحنک ہو اس واسطے کہ حدیث ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جو کوئی عمامہ باندھے اور تحت الحنک نہ رکھے پس اگر بلا ہو پچھے تو ملامت نہ کرے مگر اپنے نفس کو اور اسی حدیث سے جناب صدوق علیہ الرحمہ نے حکم کیا ہے کہ عمامہ میں تحت الحنک واجب ہے بلکہ غیر نماز میں بھی ثابت ہے خصوصاً سفر کے لئے چنانچہ حدیث ہے فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ میں حاضر ہوں اُس شخص کا کہ وہ سلامت واپس آئیگا۔  
(۳) - حدیث ہے فرمایا جناب امامؑ نے کہ جو شخص تحت الحنک کا عمامہ باندھ کر حاجت کے لیے جاوے تو عجیب و غریب ہو کہ کیونکر حاجت روانہ ہووے۔

(۴) - کیفیت تحت الحنک - بسبب اختلاف فہم اخبار کے اقوال علماء میں اختلاف ہے بعض سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستحب ہے کہ ایک طرف عمامہ کے واسطے قرار دین در دوسری طرف یعنی دوسرے سر کو ٹھڈی کے نیچے سے باہر نکالیں اور عمامہ کے واسطے دوسری طرف داخل کریں مثل ڈھاٹھ کے یا یہ کہ کاندھے پر مقابل میں ڈالیں اور بعض اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس سرے کو یعنی کونہ کو باہر نکالا ہو ٹھڈی کے نیچے سے قریب حلق کے لاکر سینہ پر لٹکا دیں اور بعض حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ عمامہ کے دو کونے یعنی دونوں سرے نکالیں ایک چھوٹا کہ اُسکو پشت کی جانب لٹکا دیں دوسرا اُس سے بڑا کہ اُسکو سینہ پر لٹکا دیں پس ظاہر ہے کہ اقوال مذکور میں سے جس پر عمل کیا جاوے داخل تحت الحنک ہو کر سنت ادا ہو جاوے گی۔

(۵) - مستحب ہے کہ نماز میں عمدہ اور پاکیزہ کپڑہ پہنے جیسا کہ آیت خذوا زینتکم عند کل مسجد کی



تفسیر پاکیزہ کپڑہ۔ کی لباس میں ہوئی ہو اور احادیث بھی خاص اس باب میں ہیں چنانچہ حدیث ہے کہ فرمایا: جناب رسول خدا ص نے کہ خدائے تعالیٰ جمیل ہو اور دوست رکھتا ہو سکو کہ واسطے اسکے زینت کی جاوے۔

(۷۴)۔ نماز میں لباس سفید پہننا مستحب ہو اس واسطے کہ حدیث ہے کہ آنحضرت ص نے فرمایا کہ لباس سفید پہننا اس سبب سے کہ وہ پاکیزہ ہوتا ہو اور اسی میں اپنے اموات کو کفن دو پس لباس سفید پہننا اور لباس سفید میں کفن دینا مستحب ہے۔

(۷۵)۔ وقت نماز کے عطر لگانا مستحب ہے حدیث ہے کہ ایک نماز ساتھ خوشبو کے شتر نمازوں کے برابر ہے کہ جو بغیر خوشبو کے ادا کی ہوں اور مبالغہ بھی استعمال عطر میں محبوب ہے کہ جناب امام جعفر صادق ع کے جائے سجدہ خوشبو سے شناخت کیجاتی تھی۔

(۸)۔ نعلین عربی میں نماز مستحب ہے۔

(۹)۔ ردائے ساتھ نماز مستحب ہو خصوصاً امام کو اور کیفیت ردائی یہ ہے کہ ایک کپڑہ مثل دوپٹہ وغیرہ کے اپنے کاندھے پر ڈالے اور اسکے دونوں آچل جمع کر کے سیدھے کاندھے پر ڈالے اور دونوں آچل یعنی سرے لٹکے ہوئے ہوں بہتر ہے پس بنا بر اسکے ردائی جگہ عبا و جتہ کافی ہیں۔

(۱۰)۔ مستحب ہے عورت کے لئے دونوں قدموں کا چھپانا۔

(۱۱)۔ کینز کو نماز میں سر کا چھپانا مستحب ہے۔

(۱۲)۔ مستحب ہے مردوں کو نماز میں ناف سے زانو تک چھپانا بلکہ تمام بدن کا چھپانا۔

(۱۳)۔ مستحب ہے پانچواں پہنکر نماز پڑھنا حدیث ہے کہ پانچواں پہنکر نماز چار نمازوں کے برابر ہے جو بغیر پانچواں کے پڑھی ہوں۔ چنانچہ جناب شہید علیہ الرحمہ نے کتاب ذکر بی اور نیز صدوق علیہ الرحمہ نے بھی حدیث مذکور کو تحریر فرمایا ہے۔



## باب بیستون مکروہات لباس مصلیٰ میں

- (۱)۔ مکروہ ہی مردون کو سیاہ لباس میں نماز کا پڑھنا اور یہی حکم شیخ و زورنگ کے کپڑہ کا ہی بلکہ جو کپڑہ شوخ رنگ ہو اس میں نماز مکروہ ہی اور تین کپڑوں کے رنگین ہونے میں کراہت نہیں ہی۔ اول عمامہ۔ دوم موزہ۔ سوم ردائینی عبا اور مراوا استنار سے رفع کراہت نہ ثبوت استیجاب بلکہ بہتر یہ ہو گا کہ عمامہ سفید اور عباسے سفید سے نماز پڑھے۔
- (۲)۔ مردون کو ایک باریک کپڑہ میں نماز پڑھنا مکروہ ہی کہ جو عورتین کے رنگ کو چھپا دے اور حجم کو نہ چھپا دے۔
- (۳)۔ مکروہ ہی عورتون کو جامہ واحد میں نماز پڑھنا ہر چند کہ موٹا کپڑہ ہو۔
- (۴)۔ ایسا کپڑہ پہنکر نماز پڑھنا مکروہ ہی کہ جس میں تصویر ذی روح کی بنائی گئی ہو مثل چھینٹ وغیرہ کے کہ اگر اسپر بذریعہ چھاپہ وغیرہ کے تصویر ذی روح کی بنائی گئی ہو پس اس سے نماز مکروہ ہی اور اگر غیر ذی روح کی ہو تو مکروہ نہیں ہی۔
- (۵)۔ پیراہن پر تنگی باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہی۔
- (۶)۔ ایسے شخص کے لباس سے نماز پڑھنا کہ جو نجاست سے مہینا نہ کرنا ہو مکروہ ہی۔
- (۷)۔ مکروہ ایسے لباس سے نماز پڑھنا کہ جو بہت تنگ اور بدن سے ملا ہوا ہو۔
- (۸)۔ مکروہ ہے ایسے لباس میں نماز کہ جس کی نجاست نماز میں عفو ہے مثل ٹوپی وازار بند وغیرہ کے۔
- (۹)۔ مکروہ ہی نماز کا ادا کرنا اس حالت میں کہ انگشتی لوہے کی ہاتھ میں ہو یا اور کوئی چیز لوہے کی کھولی ہوئی مثل زنجیر یا چھری یا خنجر یا تلوار وغیرہ کے یا خاص لوہا کھولا ہوا رکھا ہوا ہو اور اگر غلاف میں ہو یا غلاف میں کر سے بندھا ہوا ہو تو ضرر نہیں ہی مگر انگشتی میں کراہت زیادہ ہی۔
- (۱۰)۔ مکروہ ہی اس انگشتی کو پہنکر نماز پڑھنا کہ جس میں حیوانات ذی روح کی تصویر ہو۔



(۱۱)۔ نماز پڑھنا ایسا روپیہ پیسا لیکر کہ جس میں تصویر ہو خواہ تصویر برت کی ہو یا کسی اور کی اگر جیب وغیرہ میں رکھا ہوا ہو تو کراہت نہیں ہے۔

(۱۲)۔ بھضاب لگا کر نماز پڑھنا یعنی قبلہ دھو ڈالنے بھضاب کے۔

(۱۳)۔ مکروہ ہے نماز پڑھنے کی حالت میں باتوں کو لباس میں داخل کرنا خواہ پیرہن کے نیچے ہو خواہ قبا کے نیچے ہو۔

(۱۴)۔ مکروہ ہے نماز پڑھنا عورتوں کو اس حالت میں کہ پاؤں میں زیور کی کوئی چیز جو آواز دیتی ہو مثل گھونگر وغیرہ کے پہنکر۔

(۱۵)۔ مکروہ ہے عورتوں کو بغیر گروں بند کے نماز پڑھنا۔

(۱۶)۔ مردوں کو مونہہ باندھ کر نماز پڑھنا جبکہ مانع قرائت نہ ہو اور اگر مانع قرائت ہو تو حرام ہو گا۔

(۱۷)۔ ایسی چیز پہنکر نماز پڑھنا کہ جو پاؤں کے اوپر ٹخنہ کو نہ چھپا دے اور قدم کے گٹھ کے نیچے تک ہو مکروہ ہے بعض کے نزدیک احوط ترک ہے۔

### باب تینتیسواں کیفیت و شناخت قبلہ میں

(۱)۔ قبلہ رخ یعنی کعبہ کی جانب نماز پڑھنا واجب ہے پس اگر پشت بقبلہ ہو نماز باطل ہو اور قضا اسکی لازم ہے۔

(۲)۔ محراب مساجد سے قبلہ کی شناخت ہوتی ہے بشرطیکہ یقین اسکے خلاف بنا ہونے کا نہ ہو اور قبور مسلمانان سے بھی شناخت قبلہ کی ہوتی ہے بشرطیکہ علم خلاف قبلہ کا نہ ہو۔

(۳)۔ اگر کوئی شخص صحرا میں ہو اور قبلہ کی شناخت نہ ہو سکے تو ہر چار جانب نماز پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ وقت وسیع ہو اور اگر وقت وسیع نہ ہو تو جس قدر وسعت رکھتا ہو اس سمت میں پڑھے اور اگر کسی ایک سمت پر گمان قبلہ کا ہو تو اسی سمت پڑھے اور



اور اگر بعد نماز کے تھوڑا انحراف ثابت ہو تو تھوڑا انحراف بہن و بسیار ضرر نہیں رکھتا اور اگر پشت بقبلہ پڑھنے کا علم ہو جاوے تو نماز کا اعادہ کرے۔

## باب چونتیسواں فضائل بنامساجد و عقاب ویرانی مساجد میں

(۱) مسجد کا بنانا مستحب ہے اگرچہ چھوٹی ہو اور کتریہ ہو کہ سنگریزہ وغیرہ چنکر زمین کا ہموار کر دینا اگرچہ صحرا میں ہو اور عمارت بنانا بھی مستحب ہے۔

(۲) - حدیث - از وسائل الشیعہ - ابی عبیدہ حذاء نے روایت کی ہے کہ سنا میں نے جناب امام جعفر صادق سے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص مسجد بنا کرے اللہ تعالیٰ اُسکے لئے بہشت میں گھر بناتا ہے ابو عبیدہ نے کہا کہ مکہ معظمہ کے راستہ میں جناب امام جعفر صادق سے ملاقات ہوئی میں نے سنگریزوں کو بقصد مسجد کے درست کیا پس میں نے عرض کیا کہ فدا ہوں آپ پر سے امید کرتا ہوں کہ یہ آپ کے اُس ارشاد میں داخل ہو حضرت نے فرمایا ہاں۔

(۳) - حدیث - ایضاً ابو عبیدہ حذاء نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ فرمایا جو شخص مسجد بنا کرے مثل جائے مرغ کے اللہ تعالیٰ اُسکے لئے بہشت میں گھر بناتا ہے۔

من مؤلف - کنایہ ہے مسجد کے چھوٹے ہونے سے یعنی چاہے اس قدر چھوٹی ہو کہ ایک آدمی نماز پڑھ سکے۔ ابو عبیدہ نے کہا کہ مابین مکہ و مدینہ کے بغرض مسجد میں پتھروں کو رکھ رہا تھا کہ جناب امام محمد باقر کا گذر ہوا میں نے کہا کہ یہ آپ کے اُس ارشاد میں داخل ہو فرمایا حضرت نے ہاں۔

(۴) حدیث - ایضاً یاشم ہلال نے کہا کہ میں اور ابو الصلاح بخمدت جناب امام جعفر صادق حاضر ہوئے پس ابو الصلاح نے حضرت سے کہا کہ کیا ارشاد ہے آپکا درباروان مساجد کے کہ جنکو حجاج نے راہ مکہ میں بنا کیا ہے حضرت نے فرمایا بشارت ہے کہ فضل مساجد میں جو شخص بنا کرے مسجد کو مثل جائے مرغ کے اللہ تعالیٰ بنا کرتا ہے اُسکے لئے گھر بہشت میں۔

(۵) حدیث - ایضاً سکونی نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق نے



کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین عذاب نازل کر نیکا ارادہ کیا فرمایا کہ اگر نہ ہوتے رہ لوگ جو بکج دوست رکھتے ہیں اور تعمیر میری مساجد کی اور استغفار کرتے ہیں ہر آئینہ میں عذاب کو نازل کرنا۔  
(۶) حدیث۔ از عقاب الاعمال جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرمایا جناب رسول خدا ص نے کہ جو شخص مسجد بنا کرے دنیا میں اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہو اسکو بایعوض ہر بالشت میں یا ایک ہاتھ زمین مسجد کے ایک شہر سونے اور چاندی اور درو یا قوت و زبرد و مروارید کا کہ جسکی مسافت چالیس ہزار برس کی ہوگی۔

عقاب ویرانی مساجد۔ جو شخص مسجد کو ویران کرے یا اس میں ذکر خدا کرنے سے کسی کو منع کرے پس وہ شخص اہل جہنم سے ہی چنانچہ خدائے تعالیٰ سورہ بقرہ میں مابین رکوع ۱۳ و ۱۴ کے فرماتا ہو وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ تَاعَذَابٌ عَظِيمٌ یعنی اور کون ہی زیادہ اس شخص سے کہ منع کرے اللہ کی مسجدوں کو یہ کہ ذکر کیا جائے اُن میں نام اسکا (یعنی خدا کا) اور کوشش کرے اسکے ویران کرنیکی یہ لوگ نہیں ہی واسطے اُنکے یہ کہ داخل ہوں اس میں مگر ڈرنے والے واسطے اُنکے دنیا میں رسوائی ہو اور واسطے اُنکے آخرت میں عذاب ہی بڑا (یعنی عذاب دوزخ)

### باب پنہیسواں فضائل مسجد میں

(۱) حدیث۔ از عقاب الاعمال فرمایا جناب رسول خدا ص نے کہ جو شخص چلے کسی مسجد کی طرف مساجد خدا سے اسکے لئے ہر قدم پر کہ جو اٹھائے گا اور رکھیگا یہاں تک کہ واپس ہو جائے گھر میں خدا تعالیٰ دس احسنہ اسکو عطا فرمائے گا اور محو کریگا دس گناہ اور بلند کریگا دس درجہ۔  
(۲) حدیث از رسال الشیعہ علی ابن حکم نے روایت کی ہو کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق نے کہ جو شخص مسجد کی طرف نہ رکھیگا پاؤں کسی تر و خشک پر مگر یہ کہ تسبیح کرے گی اس کے لئے ہر جگہ قدم کے ساتوین طبقہ تک۔

(۳) حدیث۔ از جمال الصالحین فرمایا جناب اممہ نے کہ جو کوئی مسجد کو جاوے پس جو قدم رکھے ہر جگہ اسکے قدم کی زمین ہفتہ تک تسبیح کرتی ہو اور جو کوئی اپنے



مگر سے طہارت کر کے مسجد میں جاوے گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور ایسا ہے کہ گویا اس نے زیارت خدا کی کی اور خدا پر حق ہے کہ اکرام اُسکا کرے۔

(۳) ایضاً مروی ہے کہ بہترین اہل مساجد وہ ہیں کہ سب سے اول داخل ہوں اور سب سے پیچھے باہر آویں۔

(۵) حدیث۔ از وسائل الشیعہ۔ طلحہ بن زید نے روایت کی ہے جناب امام جعفر صادق سے اور انھوں نے اپنے پدر بزرگوار سے اور انھوں نے جناب میرے سے کہ فرمایا جناب میرے نے کہ نہیں ہے نماز اس شخص کی کہ جو ہمسایہ مسجد سے ہو اور نماز پائے یومیہ کے لئے مسجد میں حاضر نہ ہو۔ (۶) حدیث۔ ایضاً محمد ابن الحسن نے کہا کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ نہیں ہے نماز ہمسایہ کے لئے مگر مسجد میں۔

من مؤلف۔ یعنی نماز کامل نہیں ہے۔

(۷) حدیث۔ از مقنعہ فرمایا کہ توریت میں لکھا ہوا ہے کہ گھر میرے زمین مساجد میں پس خوشحال اس شخص کا جو طہارت کرے اپنے گھر میں بعد اسکے میری زیارت کرے میرے گھر میں اور حق ہے صاحب خانہ پر کہ اکرام کرے آنے والے کا۔

(۸) حدیث۔ از جمال الصالحین فرمایا جناب مہمے نے کہ جو کوئی آواز افان منکر بغیر ادائے نماز کے باہر چلا جاوے منافق ہے مگر یہ کہ ارادہ پڑھنے کا رکھتا ہو اور بہترین مساجد واسطے عورتوں کے مکان ان کے ہیں۔

من مؤلف۔ پس عورتوں کو گھر میں نماز کا ادا کرنا چاہیے۔

(۹) حدیث۔ ارشاد دینی میں حدیث ہے کہ فرمایا جناب میرے نے کہ بیٹھنا جامع مسجد میں بہتر ہے میرے لئے بہشت میں بیٹھنے سے کیونکہ بہشت میں بیٹھنے سے میرے نفس کی خوشی ہے اور مسجد میں بیٹھنے سے خدا کی خوشی ہے۔

(۱۰) حدیث۔ از وسائل الشیعہ۔ حدیث فرمایا جناب امام جعفر صادق نے کہ مساجد میں



شکایت کی خدائے تعالیٰ سے اُن لوگوں کی کہ جو ہمسایہ مسجد سے تھے اور مسجد میں حاضر نہیں ہوتے تھے پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے طرف مساجد کے کہ قسم ہی مجھ کو اپنے عزت و جلال کی کہ میں اُنکی ایک نماز کو بھی قبول نہ کروں گا اور اُنکی عدالت کو لوگوں پر ظاہر نہ کروں گا (یعنی لوگ اُنکو عادل نہ سمجھیں گے) اور اپنی رحمت کو اُنکے ساتھ شامل نہ کروں گا اور بہشت میں اپنے ہمسایہ میں قرار نہ دوں گا۔

(۱۱) حدیث۔ کلمہ طیبہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ نماز ادا کرو تم مساجد اور جائے مختلفہ میں اس واسطے کہ جس جگہ نماز ادا کی ہوگی وہ جگہ گواہی دیتی ہو واسطے نماز گزار کے بروز قیامت۔

(۱۲) حدیث۔ ایضا جو شخص صبح کے وقت مسجد میں جاوے اور ارادہ اُسکا کسی امر خیر کے سیکھنے یا سکھانا ہو اُس شخص کے لئے خدائے تعالیٰ ایک عمرہ مقبول کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جو شخص شام کے وقت مسجد میں اُسی قصد سے جاوے تو خدا تعالیٰ اُسکو ثواب حج مقبولہ کا عطا فرماتا ہے۔

(۱۳) حدیث۔ از وسائل الشیعہ فضل عبد الملک نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جو شخص مسجد میں آوے واپس نہیں جاتا مگر یہ کہ ان خصلتوں میں سے ایک خصلت اُسکو حاصل ہوتی ہو یا جو دعا طلب بہشت کی اُسنے طلب کی مستجاب ہوگی یا جو دعا رتہ بلا کے لئے کی ہو وہ قبول ہوگی یا یہ کہ اُسکو کسی سے فائدہ پہونچے گا۔

(۱۴) حدیث۔ از کلمہ طیبہ۔ شیخ شہید ثانی علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب ائمہ علیہ السلام نے کہ نماز مسجد جامع میں پیچھے عالم کے مقابل ہی ستون ہزار رکعت کے اور غیر مسجد میں پیچھے عالم کے برابر ہی ہزار رکعت کے۔

(۱۵) حدیث۔ از ثواب الاعمال جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرمایا جناب ائمہ علیہ السلام نے کہ ایک نماز مسجد الحرام میں برابر ہی ایک لاکھ نماز کے اور مسجد نبی صلوات اللہ علیہ میں ایک



نماز برابر ہی دس ہزار نماز کے اور ایک نماز مسجد کو فہم میں برابر ہی ایک ہزار نماز کے اور بیت المقدس میں ایک نماز برابر ہی ایک ہزار نماز کے اور ایک نماز مسجد جامع میں برابر ہی ایک سو نماز کے اور ایک نماز مسجد محلہ میں برابر پچیس نماز کے اور ایک نماز مسجد بازار میں برابر ہی بارہ نمازوں کے اور گھر میں ایک ہی نماز کا ثواب حاصل ہوگا اس حدیث کو جناب کفعمی علیہ الرحمہ نے مصباح میں بھی تحریر فرمایا ہے۔

(۱۶) حدیث - از عذہ - جناب علامہ ابن ہمدانیہ رحمہ فرمایا جناب رسول خدا ﷺ نے کہ جب وقت وضو کر کے مسجد کو جاوے اور یہ دعا پڑھے **بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ یَهْدِیْنِیْ وَالَّذِیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ وَ اِذَا مَوْتُتُ فَهُوَ یُشْفِیْنِیْ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِیْ وَالَّذِیْ هُوَ اَطْمَعُ اَنْ یَّعْفِرَ لِیْ خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ رَبِّ کُفِّ لِیْ حُكْمًا وَ اَلْحَقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ وَ اَجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِیْ الْاٰخِرِیْنَ وَ اَجْعَلْنِیْ مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ وَ اَعْفِرْ لِّاَیِّ ظُلْمَةٍ یَّهْدِیْ تَعَالٰی اَسْ شَخْصَ کَوَ اٰیْمَانِیْ کِیْ ہدایت فرماوے۔ اور اطعمہ و اشرب بہشت سے سیر فرماوے اور پڑھنا اس دعا کا کفارہ اُسکے گناہوں کا ہووے اور خدا تعالیٰ موت اسکی مثل موت شہداء کے فرماوے اور حیات اسکی مثل حیات نیکوں کے گذرانے اور رب گناہ اُسکے بخشداری سے اگر چہ کف دریا سے زیادہ ہوں اور علم اُسکو عطا فرماوے اور اُسکو صاف دین میں لکھو اور اُسکو مکان جنت نعیم میں عطا فرماوے اور جمیع گناہ اُسکے پروردگار کے بخشداری سے۔**

(۱۷) حدیث ہے کہ راہ مسجد میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ بہت کہے۔

(۱۸) - وقت داخل ہونے مسجد کے کفش نجس نہ ہو دین جناب کفعمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت پائے راست کو اول مسجد میں رکھے اور یہ دعا پڑھے **بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ مِنَ اللّٰهِ وَ اِلٰی اللّٰهِ وَ خَیْرُ الْاَسْمَاءِ کُلُّهَا لِلّٰهِ وَ کُلُّتْ عَلٰی اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ**



وَأَفْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَتَوَكَّلْ وَأَغْلِقْ عَنِّي أَبْوَابَ مَعْصِيَتِكَ وَاجْعَلْنِي  
مِنْ تَرْوَاهِ وَعُمَّتِكَ مَسَاجِدَكَ وَمِمَّنْ يُنَاجِيكَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنَ  
الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ وَادْخُرْ عَنِّي الشَّيْطَانَ الرَّجِيمَ  
وَجَبُودًا بَلِيسًا أَجْمَعِينَ ۝

(۱۹) حدیث ہے کہ وقت داخل ہونے مسجد کے یہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ  
اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللهِ  
مُبَكَّرَةً وَاَصْلَاهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ  
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ ثَوَابِ اسکا برابر ہو ایک حج مقبول کے۔

(۲۰) کفعمی علیہ الرحمہ مصباح میں تحریر فرمایا ہے کہ شہید ہونے یا نہ مین لکھا ہے کہ  
وقت دخول مسجد کے پانچ آیہ آخر سورہ آل عمران یعنی اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ  
وَالْاَرْضِ الْاَحْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ تا آخر سورہ اور آیہ سحرہ یعنی اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي  
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ تَاقِرِبُ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور  
آیہ الكرسی اور معوذتین پڑھے اور حمد بار تعالیٰ بجالا دے و صلوٰۃ محمد و آل محمد  
و جمیع انبیاء و رسل و ملائکہ پر بھیجے پس اس طرح کہے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى مُحَمَّدٍ  
وَاٰلِهِ وَعَلَى اٰبِيَائِهِمْ وَوَلَدِهِمْ وَرُسُلِهِمْ۔

(۲۱) حدیث ہے کہ اگر مسجد میں بیٹھنے کا ارادہ ہو تو مسجد میں بے طہارت  
داخل نہ ہو دے اور شعر بڑھانا چاہیے اور مسجد میں ٹھوکنا بھی خطا میں داخل ہے  
اور کفارہ اسکا یہ ہے کہ دفن کر دے۔

(۲۲) جمال الصالحین میں حدیث ہے کہ جو شخص بسبب تعظیم مسجد کے آب و ہن  
و دماغ کو نہ گرا دے۔ خدا سے تعالیٰ واسطے اُسکے حسنہ ثبت فرماتا ہے اور گناہ  
محو فرماتا ہے اور قوت بدن کی زیادہ کرتا ہے اور کسی عارضہ میں مبتلا نہ کرے



مگر یہ کہ زائل ہووے اور قیامت کے دن خوشحال و خندان ہووے۔

(۲۳) - جمال الصالحین میں ہے کہ مسجد میں لغو گفتگو یا دنیاوی باتیں نہ کرے اس سے کہ مسجد جائے عبادت ہو اور مسجد میں تجارت وغیرہ نہ کرے۔

(۲۴) - ایضاً حدیث ہے کہ جو شخص مسجد میں ایک چراغ جلاوے جب تک کہ وہ چراغ روشن رہے سلطان عرش و ملائکہ واسطے اُسکے استغفار کرتے ہیں اور جو کوئی مسجد میں جھاڑو دیوے ثواب اُسکا خدائے تعالیٰ مثل بندہ آزاد کرنے کے عطا فرماتا ہے اور جو کوئی روزِ پنجشنبہ اور شبِ جمعہ میں مسجد میں جھاڑو دیوے اگرچہ بقدر سہرہ کے خاک نکلے خدائے تعالیٰ جمیع گناہ اُسکے بخش دیتا ہے۔

(۲۵) - کفعمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ جس وقت مسجد سے باہر آوے تو پائے چپ کو اول رکھ کر بسم اللہ کہے اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کہے اور اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنِيْ وَ اَقِمَّ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

(۲۶) - مروی ہے کہ وقتِ باہر آنے مسجد کے اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ دَعَوْتَنِيْ فَاجَبْنِيْ دَعْوَتَكَ وَ صَلَّيْتَ مَلَكُوتُكَ وَ اَنْتَ شَرْتُ فِيْ اَرْضِكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَاسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَمَلِ بِطَاعَتِكَ وَ اجْتِنَابِ سَخَطِكَ وَ الْكَفَاةِ مِنَ الرِّزْقِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝۔

### باب چھتیسواں فضائل اذان و اقامت میں

(۱) - جمال الصالحین میں حدیث ہے کہ فرمایا جنابِ امام جعفر صادق ؑ نے جو کوئی وقتِ شروع کرنے فریضہ کے اول اذان و اقامت کہے تو پیچھے اُسکے دو صفیں ملائکہ کی نماز پڑھتی ہیں کہ اقل اس صفت کا مشرق سے مغرب تک ہو اور کثرت اُسکی ما بین زمین و آسمان ہو پس سفر میں ہو یا حضر اذان و اقامت کا کہنا قبل نماز فریضہ کے مستحب ہے۔

(۲) - حدیث - ایضاً فرمایا جنابِ امام ؑ نے جو شخص بغیر اجرت کے اور بغیر یا کے



محض برضائے خدا اذان کے تو خدائے تعالیٰ بروز قیامت اُسکو مشک کے ٹیلے پر بٹھلا دیگا اور مابین اذان و اقامت کے ثواب اُس شہید کا خدا تعالیٰ عطا فرماتا ہے کہ جو راہ خدا میں شہید ہو کر اپنے خون میں لوٹا ہو۔

(۳۲) حدیث - فرمایا جناب امامؑ نے کہ ایک شخص نے جناب رسالت مآب سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگ اذان میں پیشدستی کرتے ہیں فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا ایگاہ کہ اذان آرزو سے تکرار خود نہ کہیں گے بلکہ ضعیفون پر منحصر رکھیں گے۔

(۳۳) حدیث - ایضاً ایک شخص نے جناب امام رضاء سے عرض کیا کہ میں بیمار و پریشان رہتا ہوں اور میرے اولاد نہیں ہوتی حضرت نے فرمایا کہ اپنے مکان میں اذان کہو راوی کہتا ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا بیماری زایل ہوئی اور اولاد بہت ہوئی

### باب سینتیسواں اذان و اقامت میں

(۱) حدیث - اذکار کافی فرمایا امامؑ نے کہ قبل نماز کے اس دعا کو پڑھے پس و قبلہ ہو کر قبل اذان کے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُقَدِّمُ مُحَمَّدًا اَنْبِیَاکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَدَیْ حَاجَتِیْ وَ اَتَوَجَّہُ بِہٖ فِیْ طَلِبَتِیْ فَاجْعَلْ بَیْہٖ وَجِہًا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنْ الْمُقَرَّبِیْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَتِیْ بِہُمْ مُّتَقَبِّلَةً وَ ذُنُوبِیْ بِہُمْ مَغْفُورَةً وَ دُعَاۃَیْ بِہُمْ مُسْتَجَابًا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۵ اور بعد اقامت کے بھی اس دعا کو پڑھے بہتر ہے۔

(۲) مستحب ہے اذان کو کھڑے ہو کر و قبلہ آواز بلند کہنا اذان یہ ہے اول چار مرتبہ اللّٰہُ اکْبَر بعد اذان دو مرتبہ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر دو مرتبہ اَشْہَدُ اَنْ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰہُ پھر ایک مرتبہ اَشْہَدُ اَنْ عَلِیًّا وَرِیُّ اللّٰہُ کہ یہ فقرہ داخل اذان نہیں ہو مگر زنجیت اذان ہوا و مستحب ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآبؐ نے کہ جبکہ شہادت میری رسالت کی دیجاوے تو شہادت ولایت



جناب میرے کی بھی و بجا دے پس بنا براس حدیث کے شہادت ولایت جناب میرے کی ایک مرتبہ کہنا کافی ہے اور مستحب دا ہو جاتا ہے اور دو مرتبہ کہنے میں تو ہم ہوتا ہے جزا اذان کا تسبیح اور فقرات دو دو مرتبہ میں یہ بھی فقرہ انھیں میں سمجھا جاوے گا اور اگر استحباً با دو مرتبہ کہے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے پھر دو مرتبہ حیّ علی الصلوٰۃ پھر دو مرتبہ حیّ علی الفلاح پھر دو مرتبہ حیّ علی خیر العمل پھر دو مرتبہ اللہ اکبر پھر دو مرتبہ لا الہ الا اللہ پس اذان تمام ہوئی اذان میں اٹھارہ فقرات ہیں فقرہ اشہد ان علیاً ولی اللہ داخل اذان نہیں ہے۔

(۳) مستحب ہے کہ مابین اذان و اقامت کے فاصلہ ایک جگہ کا دیوے یعنی ٹپنے کا دیوے (اول حدیث) از وسائل الشیعہ۔ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ مؤذن کے لئے درمیان اذان و اقامت کے بیٹھنا ثواب مثل اس شہید کے ہے کہ جو راہ خدا میں اپنے خون میں لٹا ہو۔ (دویم حدیث) ایضاً۔ اسحاق جریری نے جناب امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو شخص بیٹھے مابین اذان اور اقامت مغرب کے تو ثواب اس کا مثل اس شخص کے ہے کہ جو راہ خدا میں شہید ہو کر اپنے خون میں لٹا ہو۔

(سویکم حدیث) ایضاً زریقی نے روایت کی ہے امام جعفر صادق سے کہ فرمایا حضرت نے کہ بیٹھنا مابین اذان و اقامت کے نماز صبح و نماز مغرب و نماز عشا میں سنت ہے اور مابین اذان و اقامت نماز ظہر و عصر کے سنت ہے نوافل کا پڑھنا اور مستحب ہے درمیان اذان و اقامت کے دعا کا پڑھنا۔

(چہارم حدیث) ایضاً محمد بن یحییٰ نے حدیث مرفوعہ میں روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امیر نے کہ جبکہ اذان سے فارغ ہو بیٹھے اور یہ کہے اللہم اجعل قلبی بکراً و ریحاً فی دار اذاجعل لی عند قبر نبیک قرآناً و مستقراً۔  
من مؤلف۔ اختیار ہے کہ مابین اذان و اقامت کے دعائے مذکور کو بیٹھ کر پڑھے



یا سجدہ کرے اور سجدہ میں کہے پس اگر نماز ظہر کی ہو تو مابین اذان و اقامت ظہر کے فاصلہ دو رکعت نافلہ ظہر کا دے اور اگر نماز عصر کی ہو تو مابین اذان و اقامت عصر کے بھی دو رکعت نافلہ عصر کا فاصلہ دے اور اگر نماز مغرب کی ہو تو مابین اذان و اقامت مغرب کے بیٹھ جاوے یا سجدہ میں جا کر دعا پڑھے اور اسی طرح مابین اذان و اقامت عشا کے بیٹھنا سنت ہے۔ پس اذان کی تحمید یا تسبیح خداے تعالیٰ کی کرے یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یَا مُبْتَحَانَ اللّٰہِ کہے جناب کفعمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ بعد اذان کے سجدہ کرے اور کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّ سَجَدْتُ لَكَ خَاشِعًا خَاضِعًا ذَلِيلًا فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَبِنِ عَلٰی اِنَّكَ اَنْتَ الثَّوَابُ الرَّحِيْمُ ہ حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی اس دعا کو پڑھے خداے تعالیٰ جمیع گناہ اُس کے بخشدے اور یہ دعا بھی مابین اذان و اقامت کے وارد ہے کہ جس دعا کا ذکر حدیث نمبر چہارم میں ہے وہ دعا با صافہ چند فقرات کے ہر فقرہ پر اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِيْ بَاسِرًا وَعَيْنِيْ قَاسِرًا وَرِزْقِيْ دَاسِرًا وَاَوْكَادِيْ اَبْرَارًا وَاجْعَلْ لِيْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُسْتَقَرًّا وَقَرَارًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ہ اور جو دعا چاہے طلب کرے کہ مستجاب ہو۔

(۴) حدیث - از مفتاح الفلاح فرمایا جناب رسول خدا ص نے کہ مابین اذان و اقامت کے جو دعا طلب کرے خداے تعالیٰ مستجاب فرماتا ہے۔

من مؤلف - اختیار ہے کہ دعا سے مذکور کو بعد اذان کے کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر پڑھے مگر سجدہ میں پڑھنا افضل ہے کہ جیسا جناب کفعمی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے۔

(۵) - جناب کفعمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ بعد دعا سے مذکور کے سر سجدہ ہے۔ اَعْلَاکَیْہِ کَیْ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَبْدُ مَعَالِمُہٗ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَنْشِیْ مَنْ ذَکَرَہٗ سُبْحَانَ مَنْ لَا یُجِیْبُ سَاۡئِلُہٗ سُبْحَانَ مَنْ لَیْسَ لَہٗ حَاجِبٌ یُّغْضِیْ وَلَا بَوَّابٌ یُّرْشِیْ وَلَا تَرْجَمَانٌ یُّنَاجِیْ سُبْحَانَ مَنْ اِخْتَارَ لِنَفْسِہٖ



أَحْسَنَ الْأَسْمَاءِ سُبْحَانَ مَنْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوسَى سُبْحَانَ مَنْ لَا يَزْدَادُ  
عَلَى كَثْرَةِ الْعَطَاءِ إِلَّا كَرَمًا وَجُودًا سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هَكَذَا وَلَا هَكَذَا  
غَيْرُهُ - بعد اسکے اقامت شروع کرے۔

(۶) مستحب ہو کہ اقامت کھڑے ہو کر پڑھ لے کہ دو مرتبہ اللہ اکبر پھر دو مرتبہ  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پھر دو مرتبہ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُولُ اللَّهُ پھر دو مرتبہ  
حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ پھر دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پھر دو مرتبہ حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ  
پھر دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ پھر دو مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ پھر ایک مرتبہ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ پس اقامت ختم ہوئی اقامت میں سترہ فقرہ ہیں۔

(۷) بعد اقامت کے اس دعا کو پڑھے چنانچہ کافی میں حدیث ہو کہ جو کوئی قبل نماز کے  
اس دعا کو پڑھے بہشت میں محمد و آل محمد کے ساتھ رہے اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَوَّجُّهُ  
إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَقْدِمُهُمْ بَيْنَ يَدَيَّ صَلَاتِي وَاتَّقَرَّبُ بِهِمْ  
إِلَيْكَ فَاجْعَلْنِي بِهِمْ عِنْدَكَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ  
مَنْتَ عَلَى يَا رَبِّ بِمَعْرِفَتِهِمْ فَاحْتِمِلْ بَطَاعَتَهُمْ وَمَعْرِفَتِهِمْ وَوَلَا تَنْهَكْهُمْ  
فَإِنَّهَا السَّعَادَةُ اخْتِمِ لِي بِهَا فَإِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور کفعمی علیہ الرحمہ  
تحریر فرماتے ہیں کہ بعد اقامت کے اس دعا کو پڑھے اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ  
الثَّامَةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ بَلِّغْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الدَّرَجَةَ  
وَالْوَسِيلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيلَةَ بِأَنَّهُ اسْتَفْتِيَّ وَبِأَنَّهُ اسْتَشِيرَنِي وَبِأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَآتَوْجُّهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي بِهِمْ  
عِنْدَكَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ کفعمی علیہ الرحمہ نے  
اس دعا کو بھی بعد اقامت کے تحریر فرمایا ہو یا مُحْسِنٌ قَدْ أَتَاكَ الْمُسْتَعِينُ وَقَدْ آمَنَ  
الْمُحْسِنُ أَنْ يَنْجَاوَرَ عَنِ الْمُسْتَعِينِ وَأَنْتَ الْمُحْسِنُ وَأَنَا الْمُسْتَعِينُ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ



وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَحَا وَزَعْنُ قَبِيحٍ مَا تَعْلَمُ مِنِّي أَوْ بَعْدَ اِقَامَتِ  
 كے اس دعا کو بھی پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُقَدِّمُ مُحَمَّدًا اَنْبِيَاكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 بَيْنَ يَدَيَّ حَاجَتِيْ وَاتَّوَجَّهُ بِهِ فِيْ طَلِبَتِيْ فَاجْعَلْنِيْ بِهِ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا  
 وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِيْ بِهِمْ مُتَقَبَلَةً وَذَنْبِيْ  
 بِهِمْ مَغْفُورَةً وَدُعَائِيْ بِهِمْ مُسْتَجَابًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ یہ دعا منبر پر  
 باب ہذا میں بھی تحریر ہو چکی ہو اور کافی میں ہو کہ جناب امام جعفر صادق ؑ بعد  
 اقامت کے قبل تکبیرات کے یہ دعا پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ تَوَلِّئْنِيْ مِنْ رُّوْحِكَ  
 وَلَا تَقْطَعْ نَفْسِيْ مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تَوَمِّئْ مَلَكًا فَاِنَّهُ لَا يَأْمَنْ مَكْرَ اللّٰهِ  
 اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ۝ پس کفعمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ قبلہ کی جانب  
 توجہ کرے اور یہ کہ اَللّٰهُمَّ اِيْلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَمَرْضَاتِكَ طَلَبْتُ وَثَوَابَكَ  
 اُبْتَغَيْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
 وَافْعَلْ مَسَامِعَ قَلْبِيْ لِذِكْرِكَ وَتَبَتَّنِيْ عَلَى دِينِكَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ  
 اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَكَابُ ۝

(۸) پس تکبیرات سابعہ کہے کہ قبل ہر نماز واجبہ کے مستحب میں منجملہ ان کے ایک  
 تکبیرۃ الاحرام قرار دیوے کہ تکبیرۃ الاحرام واجب ہو کفعمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں  
 کہ اول میں مرتبہ اللہ اکبر کہے بعد ازان ایک مرتبہ اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ  
 اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ  
 نَفْسِيْ وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاعْفِرْ لِيْ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ  
 بعد ازان دو مرتبہ اللہ اکبر کہے پھر ایک مرتبہ اس دعا کو پڑھے لَبَّيْكَ  
 سَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِيْلَيْكَ وَالْمُهْدِيْ مِنْ  
 هَدَيْتِ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ بَيْنَ يَدَيْكَ مِنْكَ وَبِكَ وَلَكَ



وَالْيَكْلَامُ وَلَا مَنَاجَا وَلَا مَقْرَمًا إِلَّا إِلَيْكَ بُسْحَانُكَ وَحَنَانُكَ  
 بُسْحَانُكَ رَبِّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ پھر ایک مرتبہ کہے اور قلب سے نیت کرے کہ نماز  
 پڑھتا ہوں میں صبح یا ظہر یا عصر یا مغرب یا عشا کی واجب قرینۃ الی اللہ بعد اسکے پھر  
 اللہ اکبر بقصد تکبیرۃ الاحرام کہے اور ان آیات کو پڑھے جناب کفعمی علیہ الرحمہ نے  
 اسی طرح تحریر فرمایا ہر وَجْهًا وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ  
 حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي  
 لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ  
 وَأَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ عَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ہ پس قرأت سورہ حمد کی  
 شروع کرے اور جناب شیخ بہائی علیہ الرحمہ منقول الفلاح میں تحریر فرماتے ہیں کہ کافی  
 میں بسند حسن جناب امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہو کہ بعد تکبیرۃ الاحرام کے اس دعا کو پڑھے  
 وَجْهَتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ آبَائِهِمْ وَدِينِ مُحَمَّدٍ  
 وَمِنْهَا جَعَلِي حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا تَا آخِرَ آيَاتِ مَذْكُورِ اور سہین کجا اول المسلمین  
 کے میں المسلمین ہی یہ بعنوان دعا ہے کہ جو حدیث میں وارد ہو اور اگر دعائے مذکور کو  
 نہ پڑھے سکے تو اول چھ مرتبہ تکبیرات کہہ کر ساتویں مرتبہ تکبیرۃ الاحرام کہے۔

(۹) اذان و اقامت سنت مؤکدہ ہے خصوصاً اقامت کی زیادہ تاکید ہے چنانچہ  
 نماز صبح و نماز مغرب میں سید مرتضیٰ علم الہدیٰ و ابن عقیل وغیرہ رضوان اللہ علیہم نے  
 اقامت کو واجب جانا ہر حال میں اذان و اقامت کو نماز یومیہ میں بلکہ نماز جمعہ میں بھی ترک  
 نہ کرے علاوہ نماز یومیہ و جمعہ کے اور نماز دن میں اذان و اقامت نہیں ہے۔

(۱۰) حدیث ہے کہ اگر کوئی جنگل میں راہ بھولے تو اذان کہے انشاء اللہ راہ جلد پائے۔

(۱۱) آیات مثل آندھی سرخ یا سیاہ وغیرہ کے لیے یا مولود کے کان میں اذان  
 کہے تو اذان کہنا صحیح ہے۔



(۱۲) اذان کو بآواز بلند اور سہولت سے پھر پھر کے وقت میں طول دیکر کہے مگر اقامت کو بہ نسبت اذان کے آہستگی کے ساتھ جلد مختصر وقت سے کہے اور چاہیے کہ مؤذن مسلمان عاقل ہو تاکہ اذان اُسکی مقبرہ ہو اور اسے صراط سے مستحب ہی کہ مؤذن با طہارت و قبلہ کھڑا ہو اور وقت کو بھی پہچانتا ہو اور عادل ہو اور بلند آواز ہو لیکن بالغ اور آزاد ہونا کوئی ضرور نہیں ہی اور چاہیے کہ مؤذن مرد ہو مگر عورت عورتوں کے لئے اذان کہہ سکتی ہی جب نماز جماعت پڑھیں مگر شرط یہ ہی کہ نا محرم آواز اُنکی نہ سنے۔

(۱۳)۔ جب مؤذن اذان کہے تو سننے والے کو چاہیے کہ اُنھیں فقرات کو خود بھی کہے کہ ثواب اور فوائد اسکے بہت ہیں ملاحظہ ہوں احادیث از حضرت (ج قاط) مندرجہ نمبر (۵۳) باب شلوہ اسرار الصلوۃ کتاب ہذا اور مؤذن کو چاہیے کہ وقت کہنے اذان کے سیدھے اور بائیں جانب توجہ نہ کرے بلکہ موئذہ قبلہ کی جانب رہے مابین اذان و اقامت کے اور نیز خاص اقامت میں بات کرنا مکروہ ہی۔ اور اگر اقامت میں بات کہے تو پھر اعادہ اقامت کا کرے اور وقت پڑھنے نماز جماعت کے امام کو آگے کھڑا کرے اور یا جماعت کی صفوں کو برابر اور سیدھا کرنے میں ہنگام اقامت اگر کوئی کلمہ کہے تو قیامت نہیں ہی مگر بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے بات نہ کرے والا اقامت دوبارہ کہے۔

(۱۴)۔ قبل از وقت کے اذان کہنا صحیح نہیں ہی مگر مخصوص اذان صبح میں دو مرتبہ اذان کہہ سکتا ہی اول قبل نماز کے بغرض تنبیہ غافلین کے اور دوسرے بعد دخول وقت کے۔ (۱۵) اگر نماز ظہر و عصر کو یا نماز مغرب و عشا کو بلا نوافل و اگرے تو نماز ظہر و عصر کو اور اسے صراط نماز مغرب و عشا کو ایک ایک اذان سے پڑھنا درست ہی یعنی اول واسطے نماز ظہر کے اذان کہے تو پھر نماز عصر کے لئے اذان کی ضرورت نہیں ہی اور اسے صراط مغرب و عشا کا حکم ہے مگر یہ شرط ہی کہ فاصلہ زمانہ کا یا بہت فاصلہ درمیان میں نہ ہو اور در صورت فاصلہ کے علیحدہ علیحدہ اذان کہے۔



(۱۶)۔ اگر مسجد میں نماز بجاغت ہو چکی ہو بعد اسکے اور مؤمنین آویں پس اگر جماعت اول سے کوئی صفت اپنی جگہ بیٹھی ہو یہاں تک کہ ایک شخص بھی اپنی جگہ پر بیٹھا ہو تو اذان و اقامت کی ضرورت نہیں ہی بدون اذان و اقامت کے نماز ادا کرے اور اگر دوسری نماز جماعت ہو تو اسکا بھی یہی حکم ہے۔

### باب اول یسوان افعال نمازین علیہ

(۱)۔ افعال نماز کی دو قسمیں ہیں ایک واجب رکعتی اور دوسری واجب غیر رکعتی۔ (اول) واجب رکعتی اسکو کہتے ہیں کہ جسکے عمد یا سہوا ترک ہونے سے نماز باطل ہو جاتی ہے وہ یہ ہیں اول نیت و ویکم تکبیرۃ الاحرام سو ویکم قیام کالتکبیرۃ الاحرام و متصل برکوع۔ چہارم۔ رکوع پنجم سجدتین (دو ویکم) واجب غیر رکعتی اسکو کہتے ہیں کہ جسکے سہوا ترک ہونے سے نماز باطل نہیں کہوئی الا عمد ترک ہو جانے سے باطل ہے۔ اول حمد و سورہ کا پڑھنا۔ دو ویکم ذکر رکوع سوم سر اٹھانا رکوع سے چہارم سجدہ کے لئے جھکنا پنجم ذکر سجدہ ششم سجدہ سے سر اٹھانا ہفتم دوسرے سجدہ کے لئے جھکنا ہشتم دوسرے سجدہ کا ذکر نہم دوسرے سجدہ سے سر اٹھانا و نہم تشهد۔ یازدہم سلام۔

(۲) اول نیت ہی جواز ارادہ قلبی ہی یعنی دل میں ارادہ کرنا اگر نماز واجب ہی تو نیت واجب کی کرے کہ نماز صبح یا ظہر یا عصر یا مغرب یا عشا کی واجب پڑھنا ہوں ہیں قرینۃ الی اللہ اور اگر قضا ہی تو نیت قضا کی کرے اور اگر نماز قصر کی قضا ہی تو اسکین بھی نیت قضا سے قصر کی ہوگی اور اگر ناسنت ہی تو نیت سنت کی کرے اگر نیت عمد یا سہوا ترک ہو جائے تو نماز باطل ہے۔

علہ نماز فریضہ مرد پر پندرہ برس کی عمر میں اور عورت پر نو برس کی عمر میں یا یہ کہ جب وہ بالغ ہو جائیں اسی وقت سے واجب ہو جاتی ہے بشرطیکہ وہ دونوں عقل رکھتے ہوں۔



(۴۳) دو رکعت تکبیرۃ الاحرام۔ واجب ہی مراد تکبیرۃ الاحرام سے اللہ اکبر کا کہنا ہے پس بعد نیت کے فوراً اللہ اکبر کہے اس کا نام تکبیرۃ الاحرام ہی اور اس تکبیر کا امام کو باواز بلند کرنا مستحب ہی اس سبب سے کہ مامومین کو معلوم ہو جاوے کہ نماز شروع ہو چکا مگر ماموم آہستہ کہیں تکبیرۃ الاحرام میں مستحب ہی دونوں ہاتھوں کا کانون تک اٹھانا اس طرح کہ ہتھیلیاں اٹھاتے وقت قبلہ کی طرف ہوں در سب انگلیاں ملی ہوئی اور انگوٹھا کھولا ہوا ہو۔

(۴۴) سو رکعت قیام بحالت تکبیرۃ الاحرام متصل برکوع ہی کہ یہ بھی واجب ہی مراد قیام سے دونوں ہاتھوں پر سیدھا کھڑا ہونا ہی اور استقرار یعنی ایک حال پر ثابت رہنا شرط اس طرح کہ حرکت نہ کرے اور ایسی چیز پر کہ جیسے پاؤں قائم نہ ہوں مثل چارپائی یا روئی وغیرہ کے کھڑا نہ ہو دے اور یہ بھی شرط ہی کہ کسی چیز پر سہارا نہ دیوے مثل دیوار یا عصا کے اور اگر سہارا دیگا تو نماز باطل ہی مگر بحالت بیماری جائز ہی اور یہ قیام دو جگہ رکعت نماز ہی ایک وقت کہنے تکبیرۃ الاحرام کے دوسرے متصل برکوع یعنی رکوع میں جانے کے وقت اس کا ترک عمد یا سہوا ہو موجب بطلان نماز ہی اور واجب غیر کئی قیام دو جگہ ہی ایک وقت قرات کے دوسرے بعد سر اٹھانے کے رکوع سے اور حالت قیام میں سجدہ گاہ کی جانب نظر رکھے اور ہاتھوں کو رانوں پر مقابل میں گھٹنوں کے رکھے انگلیاں ملی ہوئی رہیں اور عورتیں اپنے دونوں ہاتھوں کو حالت قیام میں چھاتیوں پر رکھیں۔

(۴۵) چہارم و پنجم رکوع و سجدتیں ہیں کہ یہ بھی واجب ہیں عمد یا سہوا ترک ہو جانے سے نماز باطل ہے۔

(۴۶) قرات سورۃ حمد کی اور دوسرے سورہ کی واجب ہی مگر یہ صرف نماز ہے

قول۔ نماز میں افضل پر پڑھنا سورۃ قدر و سورۃ توحید کا ہی کہ یہ ہر دو سورہ تہم سورہ قرآنی سے ہیں حدیث فرمایا جناب صاحب الامر نے کہ جس نماز میں سورۃ قدر پڑھے تعجب ہی محکم کہ وہ نماز قبول ہوگا حدیث۔ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جو کوئی نماز فریضہ میں یا نوافل یا سنی میں



جمع میں اور دو رکعت اول نماز ظہر و عصر و مغرب و مغرب و عشاء و نماز ہائے کسوف و خسوف و زلزلہ و نماز جمعہ و نماز طواف کعبہ و نماز نذر و عہد میں اور جو نماز مثل نیکے ہیں ان میں واجب ہو مگر تیسری رکعت نماز مغرب و دو رکعت اخیرہ نماز ظہر و عصر و عشاء میں اختیار ہے کہ صرف سورۃ حمد پڑھے یا تسبیحات اربعہ پڑھے اور جمع نوافل میں بھی فقط سورۃ حمد یا اکتفا کر سکتا ہے اور نماز واجب میں سورۃ حمد یا اکتفا کرنا اس وقت ہو سکتا ہے جبکہ وقت اس قدر تنگ ہو کہ حمد کو دوسرے سورہ کے ساتھ نہ پڑھ سکے۔

(بقیہ فائدہ صفحہ ۱۹۴) سورۃ قدر پڑھے وہ نماز علیتین میں جاوے اور قبول ہو دے۔  
حدیث۔ جو کوئی سورۃ ہمزہ کو نماز واجبہ میں پڑھے خداے تعالیٰ اُسکو ثواب بقدر دنیا کے عطا فرماتا ہے اور حدیث ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ خداے تعالیٰ فقر کو اُس سے دور کرتا ہے اور روزی کشادہ کرتا ہے اور محفوظ رکھتا ہے اُسکو بڑی موت سے اور اگر ہمیشہ نماز واجبہ میں پڑھے تو برائے ترقی رزق مجرب ہے۔

حدیث ہے کہ ایک مرتبہ سورۃ توحید کا پڑھنا ایسا ہے کہ ایک ثلث قرآن اور توریٰ طہ و انجیل اور زبور کو پڑھا مستحب ہے کہ رکعت دوم میں سورۃ توحید پڑھے اس سبب سے کہ بعد پڑھنے سورۃ توحید کے جو دعا طلب کرے مستجاب ہو پس بعد پڑھنے سورۃ توحید کے قنوت پڑھے۔

حدیث۔ فرمایا جناب رسول خدا ؐ نے کہ جو کوئی سورۃ کافرون کو پڑھے تو گویا اُس نے پھر قرآن کی تلاوت کی اور شیطان اُس سے دور رہے گا اور ترک سے بری ہوگا اور فرع اکبر سے محفوظ رہے گا۔

حدیث میں آیا ہے کہ اگر باپچون وقت کی نماز میں سے کسی نماز میں سورۃ توحید نہ پڑھے تو ایک فرشتہ نہ اُکرتا ہے کہ اے بندہ تو نماز کنندگان میں سے نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جزو ہر سورہ کا ہے سوائے سورۃ ہرات کے پس جو سورہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ کو ترک نہ کرے اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا باوازا بلند کہنا نماز جبر ہو یا اختیاریہ سب میں مستحب ہے کہ یہ علامت ایمان کی ہے۔



(۷) رکوع۔ رکن نماز ہی اگر عذایا سہوار رکوع نہ کرے یا بجائے ایک رکوع کے دو رکوع بجالادے تو نماز باطل ہو مستحب ہو کہ دست راست کو پائے راست کے گھوٹنے پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں کھولی ہوئی ہوں اور واجبات رکوع سے ہی اس قدر جھکنا کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں پاؤں کے گھوٹنے تک پہنچ جاویں پس اس قدر جھکنا واسطے مردوں کے ہی اور عورتوں کو مستحب ہو کہ اس قدر جھکیں کہ ہاتھ گھوٹنے کے اوپر یعنی گھوٹنے سے قریب دران کے آخر پہنچ جاویں اور بحالت رکوع گردن کو کھینچا ہوا اور پشت کو برابر اور سیدھا رکھنا سنت ہے

(بقیہ فائدہ صفحہ ۱۹) سورہ سجده۔ یعنی جن سورہ ہائے قرآنی میں سجدہ واجب ہے ان سوروں کو نماز فرض میں پڑھنا سنت نہیں ہے مگر نوافل میں پڑھنا جائز ہے پس جب آیہ سجدہ پر پہنچے سجدہ کرے۔

مسئلہ۔ نماز میں بعد سورہ حمد کے دوسرا سورہ شروع کرے اور خوف فوت ہو جائے نماز کا ہو تو ایسی حالت میں باقی سورہ چھوڑ دیوے اور دوسرا چھوٹا سورہ شروع کرے مگر سورہ کافرون میں بعد شروع کے عدول نہیں کر سکتا اور بعد سورہ حمد کے سوائے سورہ توحید کے ایک سورہ دور کھتوں میں پڑھنا مکروہ ہے۔

حدیث۔ فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو کوئی سورہ اذاجاء نصر اللہ نماز فریضہ یا نافلہ میں پڑھے خدائے تعالیٰ اسکو جمیع دشمنوں پر فتح عطا کر دے۔

حدیث۔ فرمایا جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو کوئی سورہ ماعون یعنی سورہ آریات الذیٰ کو نماز فریضہ و نوافل میں پڑھے تو وہ شخص ان لوگوں میں سے ہو کہ جنکا روزہ و نماز خدائے تعالیٰ قبول فرمائے حدیث۔ فرمایا جناب رسول خدا ص نے کہ جو کوئی سورہ والعصر کو نماز ہائے نافلہ میں پڑھے خدائے تعالیٰ اسکو قیامت میں بارے فرمائی و دندان خندان و چشم روشن و خوشحال اٹھادے۔

حدیث۔ فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو کوئی سورہ تکوین کو نماز واجبہ میں پڑھے خدائے تعالیٰ ایک سو شہیدوں کا ثواب واسطے اسکے لکھے اور جو کوئی نافلہ میں پڑھے تو خدائے تعالیٰ



اس طرح پر کہ اگر قطرہ پانی کا پشت پر پڑے تو ٹھہر جاوے۔ اور دونوں پانوں کے مابین فاصلہ بقدر تین انگشت کشادہ سے کمتر نہ ہو اور زیادہ ایک بالشت سے نہ ہو مگر عورتیں دونوں پانوں ملے ہوئے رکھیں اور حالت رکوع میں بازوؤں کو کشادہ رکھے یہ سب مستحبات رکوع سے ہیں اور حدیث میں وارد ہے کہ بحالت رکوع نظر مابین ہر دو قدم کے رکھے اور رکوع میں اس قدر توقف کرنا کہ ذکر رکوع ادا کرے واجب ہے اور اسی طرح سے رکوع میں تسبیح کا کتنا واجب ہے اختیار ہے کہ ایک تسبیح کبریٰ یعنی (بقیہ فائدہ صفحہ ۱۹۴) پچاس شہیدوں کا ثواب واسطے اسکے لکھے۔

حدیث۔ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جو کوئی نماز پڑھے نافلہ میں سورہ اذا زلزلت لا ارض بہت پڑھے خدائے تعالیٰ اسکو زلزلہ درصاعقہ اور جمیع آفتاں سے دنیا سے محفوظ رکھے۔

حدیث۔ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جو کوئی سورہ بلد کو نماز واجب میں پڑھے دنیا میں صالحین سے مشہور ہووے اور اسکا مرتبہ بزرگ ندائے تعالیٰ کے نزدیک ہو اور قیامت میں رفقاءے انبیاء و شہداء و صالحین سے ہووے۔

حدیث۔ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جو کوئی سورہ فجر کو نماز فرائض و نوافل میں پڑھے جو ار امام حسین ؑ میں ہو یہ سورہ جناب امام حسین ؑ کا ہے۔

حدیث۔ حسین بن علیؑ سے تفسیر منہج میں ہے کہ جو کوئی سورہ کافرون و توحید کو نماز فریضہ میں پڑھے توحق تعالیٰ اس کے پدر و مادر اور اولاد کو بخشد تیار ہے اور اگر شقی ہو تو نام اسکا دیوان اشقیاء سے محو کر کے دفتر سعادت میں لکھا جائے اور وہ شخص سعید مرگیا اور سعید مچوٹ ہوگا۔

حدیث۔ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جو کوئی سورہ غاشیہ نماز واجب یا سنت میں پڑھے دنیا و آخرت میں رحمت خدا گہرے ہووے رہے اور قیامت میں ہر ات بیزاری آتش جہنم سے حاصل ہووے۔



سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ کہے یا تین مرتبہ تسبیح صغریٰ یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ کہے مگر ایک تسبیح کبریٰ کا کہنا تین تسبیح صغریٰ سے افضل ہو اور اگر ہر دو تسبیحات کو پڑھے افضل ہو اور وقت تنگ ہونے کے لیے ایک تسبیح صغریٰ یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ کا کہنا کافی ہو اور سب سے بہتر کہ رکوع میں بعد تین مرتبہ تسبیح صغریٰ کے ایک مرتبہ یا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا نو مرتبہ تسبیح کبریٰ کہے ان ہر دو تسبیحات کے فضیلت بہت ہو۔

حدیث۔ فرمایا جناب میرے کہ جو شخص سُبْحَانَ اللَّهِ کہتا ہو جمع ملائکہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں اور تسبیح کبریٰ کی فضیلت اس سے زیادہ تر ہو یہ وہ تسبیح ہو کہ جس کو جناب سالت مآب نے در حجاب القدرۃ میں بارہ ہزار سال کہا ہو۔

حدیث فرمایا جناب میرے کہ جب خداے تعالیٰ نے نور مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق کیا تو اس کو در حجاب القدرۃ میں بارہ ہزار سال رکھا اس جگہ آنحضرت یہ تسبیح کہتے تھے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ۔

(بقیہ فائدہ صفحہ ۱۹۴) حدیث فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جو کوئی سورۃ انفطار و سورۃ انشقاق کو نماز فرائض و نوافل میں پڑھے خداے تعالیٰ کوئی حاجت اسکی رد نہ کرے اور ہر روز قیامت تا حساب ظلال نظر رحمت اُس پر رکھے۔

تفصیل و حکم نماز جہریہ و اخفاتی۔ پس جاننا چاہیے کہ نماز ظہر و عصر کی کُل رکعتیں باخفات ہیں یعنی آہستہ پڑھے اس طرح کہ دو سر شخص نہ سُننے پائے اور نماز صبح کی دونوں رکعتیں اور دو رکعت اول نماز مغرب اور دو رکعت اول نماز عشا کی با بھر ہے یعنی حمد اور دو سر سورہ بآواز پڑھے اس طرح کہ دو سر شخص نہ سُنے اور باقی ایک رکعت نماز مغرب کی اور دو رکعت اخیر نماز عشا کی باخفات ہیں پس اگر کوئی شخص نماز جہریہ کو باخفات یا نماز اخفاتی کو با بھر عدا پڑھے تو نماز اس کی باطل ہو بان البتہ اگر وہ شخص مابل مسئلہ ہو تو نماز اسکی صحیح ہی یہی حکم سہو کا ہو۔



حدیث - از مستدرک صدوق نے ہدایہ میں روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نو کہ رکوع میں تین مرتبہ **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ** اور سجود میں **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ** تین مرتبہ کہے پس اگر **سُبْحَانَ اللَّهِ** تین مرتبہ کہنا کافی ہو اور ایک مرتبہ تسبیح کا کہنا مریض اور مستعمل کے لئے ہے۔

حدیث - از فقہ الرضا خلاصہ یہ ہے کہ فرمایا جناب امام رضاؑ نے کہ بعد تکبیر کے **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ** تین مرتبہ کہہ اور اگر تو چاہے تو پانچ مرتبہ کہہ اور اگر چاہے تو سات مرتبہ کہہ اور اس سے زیادہ تو مرتبہ تک کہہ اور یہ افضل ہے۔

حدیث - از وعایم الاسلام جناب امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار جس وقت نماز شب پڑھتے تھے تو قیام کو طول دیتے تھے اور جس وقت رکوع و سجود کرتے تھے تو اس قدر طول دیتے تھے کہ لوگ کہتے تھے سو گئے۔

اور مستحب ہے کہ رکوع میں قبل شروع تسبیحات کے اس دعا کو پڑھے۔

حدیث - از فلاح السائل فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ رکوع میں (قبل تسبیحات رکوع کے) اسکو ایک مرتبہ کہے۔ **اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ خَشَعْتُ وَبِكَ أَمْسَلْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَفُجِّي وَعَصَبِي وَعِظَامِي وَمَا أَقْلَنَهُ قَدْ مَا يَرْبُّ الْعَالَمِينَ** اس دعا سے رکوع کو جناب کبھی علیہ الرحمہ نے مصلح کبیر میں بھی تحریر فرمایا ہے اور دوسری حدیث میں اس طرح ہے۔

فل اس دعا کو جناب شیخ بہائی علیہ الرحمہ نے مفتاح الفلاح میں اس طرح تحریر فرمایا ہے کہ کافی میں جناب امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے **اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمْسَلْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَفُجِّي وَعَصَبِي وَعِظَامِي وَمَا أَقْلَنَهُ قَدْ مَا يَرْبُّ الْعَالَمِينَ** **مُسْتَكْبِرٌ وَلَا مُسْتَكْبِرٌ وَلَا مُسْتَكْبِرٌ**۔



حدیث - از دعایم الاسلام - فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ رکوع میں کہے - اَللّٰهُمَّ  
لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ خَشَعْتُ وَبِكَ اَمْسُتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَانْتَ رَبِّيْ خَشَعُ  
لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَجْهِيْ وَدَهِيْ وَفُجِّيْ وَعَصَبِيْ وَعِظَامِيْ  
وَمَا اَقْلْتُ قَدْ مَا يَ غَيْرُ مُسْتَنْكِفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ وَلَا مُسْتَحْبِرٍ عَنْ عِبَادَتِكَ  
وَالْحُشُوعُ لَكَ وَالتَّذَلُّ لِيَطَاعَتِكَ پس تین مرتبہ کہے سُبحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ  
من مؤلف ہر دو دعائے مذکور میں سے جس دعا کو چاہے رکوع میں ایک مرتبہ پڑھ کر تسبیح صغرا پڑھے  
پھر تسبیح کبریٰ سات مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا تین مرتبہ کہے کہ جیسا اوپر تحریر ہو چکا ہے اور رکوع  
کو اچھی طرح بجالائے حدیث ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جس شخص کا رکوع  
تمام (دکابل) ہو اُس پر وحشت قبر نہیں ہوتی اور بعد تسبیحات کے بحالت رکوع اَللّٰهُمَّ  
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ کہے اس سبب سے کہ بعد تسبیحات کے درود شریف کا پڑھنا  
مستحب ہے اور حدیث ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جو کوئی رکوع و سجود قیام  
نماز میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ کہے تو خداے تعالیٰ واسطے اُس کے ثواب مثل رکوع  
اور سجود اور قیام کے عطا فرمایا ہے۔ اور واجبات رکوع سے رکوع میں تا ذکر رکوع ٹھہرنا ہے۔  
حدیث ہے کہ جو کوئی رکوع کو تمام کرے یعنی رکوع پورا کرے وحشت قبر سے ایمن ہووے  
اور بعد رکوع کے سر کا بلند کرنا بھی واجب ہے جو سوت سیدھا گھڑا ہودے او سوت  
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے نماز جہریہ ہو یا اخفاتیہ سب میں با بھر کہنا اسکا مستحب ہے  
اور اگر اس طرح کہے تو ثواب اسکا زیادہ ہے سب میں با بھر کہنا اسکا مستحب ہے بعد اسکے  
کھڑے ہو کر یہ کہے وَالحمد لله رب العالمین اهل الجنة والجنة والجنة والجنة  
جناب محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمہ نے کافی میں بعد رب العالمین کے اس طرح تحریر  
فرمایا ہے اهل الجنة والجنة والجنة والجنة والجنة والجنة والجنة والجنة  
من مؤلف - رکوع کے بعد کھڑے ہو کر پڑھنے کی دعائیں بہت ہیں منجملہ ان کے تین حدیث پر اکتفا کیا جاتا ہے



حدیث۔ از دعایم الاسلام فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ جسوقت تو اپنے سر کو رکوع سے بلند کرے یہ کہ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پھر کہو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

حدیث۔ ایضا جناب امام جعفر صادق ؑ نے اپنے آباء طاہرین صلوات اللہ علیہم سے روایت کی ہو کہ فرمایا کہ رکوع (سے سر اٹھا کر کھڑے ہونے) کے بعد بہت سی دعائیں ہیں اُن میں سے ایک یہ ہو کہ یہ کہے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَهْلُ الْجَبَرُوتِ وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْعِظَمَةِ وَالْجَلَالِ وَالْقُدْرَةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْ بَنِي وَارْحَمْنِي فَإِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ۔

حدیث۔ از مستدرک جناب محقق علیہ الرحمہ نے معتبرین ایک جماعت سے روایت کی ہو جن میں سے ایک زہارہ بین اور انھوں نے جناب امام محمد باقر ؑ سے روایت کی ہو کہ فرمایا حضرت نے کہ بعد رکوع کے کہو سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پھر کہو أَهْلُ الْجَبَرُوتِ وَالْعِظَمَةِ۔ من مؤلف۔ پس بعد رکوع کے کھڑے ہو کر تکبیر یعنی اللَّهُ أَكْبَرُ کا کناہ تھا کر سجدے واجب نہیں جب سیدھا کھڑا ہو جاوے تو سجدہ میں جاوے اگر بعد رکوع کے سر اٹھا کر اچھی طرح کھڑا نہ ہووے اور فوراً سجدہ میں چلا جاوے تو نماز باطل ہو پس بعد رکوع کے سیدھا کھڑا ہو کر سجدہ میں جاوے اور سجدہ ہو کہ دونوں ہاتھوں کو قبل زانو کے زمین پر پہونچاوے یعنی جبہ زون یا تھ زمین پر پہونچ جاوے اس کے بعد گھوٹنے زمین پر رکھے پھر سجدہ میں جاوے۔

(۸)۔ سجدہ۔ ہر رکعت میں دو واجب ہیں اور یہ دونوں سجدہ واجب رکعتی ہیں انکو اگر عمداً یا سہواً ترک کر لیا تو نماز اسکی باطل ہو اور یہ بھی واجب ہو کہ بحالت سجود ہفت اعضائے سجود بھی سجدہ میں ہوں ہفت اعضائے سجود ہیں سے اول پیشانی دو ریم و سیم دونوں ہاتھوں کی تیلیاں چہارم و پنجم دونوں انگوٹے پانچوں کے ششم و ہفتم۔ دونوں ہاتھوں کے گھٹنے پس ان سب کو زمین پر رکھے اور پیشانی سے سجدہ کرے اور سجدہ اس طرح کرے کہ پیشانی اچھی طرح آوے اور مستقر زمین پر رہے



اور ایسی چیز پر سجدہ کرنا کہ چسپیشانی اچھی طرح نہ آدے اور مستقر نہ ہے جائز نہیں ہے جیسے  
توشک وغیرہ کہ جس میں روئی بہت ہو اور سجدہ کرنے سے اُسکو حرکت ہوتی ہو یا چارپائی وغیرہ  
اور سجدہ جن چیزوں پر جائز ہے۔ وہ یہ ہیں زمین پر یا جُنُرِ زمین پر مثل پتھر و سنگ ریزہ  
وغیرہ کے اور جو چیز زمین سے پیدا ہو مثل لکڑی و گھاس و پتہ وغیرہ کے مگر جو چیز میں کھائی  
جاتی ہیں اگرچہ حالت مرض میں کھاتے ہوں مثل بنفشہ دگ و زبان وغیرہ کے یا اُن چیزوں کا  
لباس وغیرہ بنتا ہو پس اگر سجدہ صحیح نہیں ہے اور سیوہ جات پر اور اُنکے چھلکوں پر بھی سجدہ صحیح  
نہیں ہے اور کاغذ پر سجدہ صحیح ہے کاغذ خواہ سادہ ہو خواہ رنگین ہو اور جو کاغذ ریشم کا بنا یا  
گیا ہو اس پر سجدہ صحیح نہیں ہے اور کاغذ اگر لکھا ہوا ہو تو جس مقام پر کتابت ہو اس پر سجدہ نہ کرے  
اور اگر یہ بھی نہ ہوں تو کپڑہ پر سجدہ کرے کہ روئی کا ہو اور یہ بھی نہ ہو تو معدنیات پر سجدہ  
کرے مثل عقیق و یاقوت وغیرہ کے اور ظروف گلی و خشت پختہ پر بھی سجدہ صحیح نہیں ہے اور جس  
چیز پر کہ سجدہ درست ہے مگر نہ ہو تو ایسی حالت میں جو چیز زمین سے کھانے پینے کے اُگی ہو  
مقدم ہو اور بعد اسکے مختلف مثل روئی کے کہ بالفعل اُسکو پختہ نہیں ہیں اور اگر یہ بھی نہ ہو  
تو کپڑہ پاک پر کہ جو روئی کا ہو اور اگر یہ بھی نہ ہو تو معدنیات پر اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پشت پر  
اور مستحب ہے سجدہ تربت جناب امام حسینؑ پر کرنا حدیث ہے کہ تربت امام حسینؑ پر سجدہ  
کرنا حجابوں کو کہ جو سجدہ کرنے والے اور خدا کے درمیان میں ہوتے ہیں اُٹھاتا ہے اور سات طبقہ  
زمین تک اُسکا نور پہونچتا ہے اور بحالت سجدہ مہتیلیوں کو پھیلا ہوا کانون کے برابر اور  
انگلیوں کو ملا ہوا اور کہنیوں کو زمین سے بلند رکھے اور عورتیں کہنیوں کو زمین سے ملا ہوا  
رکھیں اور واجب ہے بحالت ذکر واجب سجود کے ساکن و مستقر ہنا کہ جسکو عرف میں کہیں کہ یہ  
ساکن ہے اور ذکر سجود بھی سجود میں کرنا واجب ہے یعنی تسبیحات کا پڑھنا پس اختیار ہے کہ تسبیح  
کبریٰ یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ ایک مرتبہ کہے یا تین مرتبہ تسبیح صغریٰ یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ  
سجود میں کہے اور اگر ہر دو تسبیحات کو کہے افضل ہے اور مستحب ہے کہ بعد میں مرتبہ تسبیح صغریٰ کے



ایک مرتبہ ہاتھیں مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ تسبیح کبریٰ کہے۔

حدیث۔ از مسند رک ابراہیم محمد ثقفی نے کتاب غارات میں بھی ابن صلح سے اور  
انھوں نے مالک بن خالد سے اور انھوں نے عبداللہ ابن الحسن سے اور انھوں نے  
عبادہ سے کہا کہ جناب امیر نے محمد ابن بکر کو ایک تحریر بھیجی اُس میں تحریر فرمایا کہ غور کرو اپنے  
رکوع و سجود میں ایسے کہ جناب رسالت مآب کی نماز تمام لوگوں سے افضل تھی اور آخرت  
بسوقت رکوع فرماتے تھے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ تین مرتبہ اور بسوقت سجدہ کرتے  
تھے تو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ تین مرتبہ کہتے تھے۔

حدیث۔ از وعایم الاسلام فرمایا جناب امام جعفر صادق نے کہ رکوع میں سُبْحَانَ  
رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ تین مرتبہ کہو پھر فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو سُبْحَانَ رَبِّيَ  
الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ تین مرتبہ کہو۔ اور قبل تسبیحات سجود کے ایک تہ اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے  
حدیث۔ از وعایم الاسلام فرمایا جناب امام جعفر صادق نے کہ سجود میں کہے اَللّٰهُمَّ  
لَكَ سَجْدَةٌ وَبِكَ اَمْنٌ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَانْتَ رَبِّيُّ وَالْهَيْ  
سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
پس تین مرتبہ کہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ۔

اور دوسری حدیث میں اس طرح ہے اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجْدَةٌ وَبِكَ اَمْنٌ وَلَكَ  
اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَانْتَ رَبِّيُّ سَجَدَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَشَعْرِي وَعَصْبِي  
وَجُنْحِي وَعِظَامِي سَجَدَ وَجْهِي لِبَارِي الْفَاقِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ  
وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ جناب کفعمی علیہ الرحمہ نے مصلح کبیر میں بھی

فل اور جناب شیخ بہائی علیہ الرحمہ نے مفتاح الفلاح میں اس دعا کو اس طرح لکھا ہے کہ کافی میں جناب امام جعفر صادق نے  
منقول ہے اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجْدَةٌ وَبِكَ اَمْنٌ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَانْتَ رَبِّيُّ سَجَدَ لَكَ سَمْعِي  
وَبَصَرِي وَشَعْرِي وَعِظَامِي سَجَدَ وَجْهِي لِبَارِي الْفَاقِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ  
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تَبَارَكَ اللهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔



اسی دعا کو تحریر فرمایا ہے اختیار ہے قبل تسبیحات سجود کے ہر دو دعائے مذکور میں سے جس دعا کو چاہے ایک مرتبہ پڑھے بعد اسکے تسبیحات سجود کو پڑھے اور بعد تسبیحات کے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ کے اس سبب سے کہ بحالت سجود صلوات محمد و آل محمد پر بھیجا مستحب ہو۔ اور بعد صلوات کے بحالت سجدہ اس دعا کو تین مرتبہ یا ایک مرتبہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ الْمَغْفِرَةَ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ حدیث معتبرہ میں وارد ہے کہ جناب امام جعفر صادقؑ و جناب امام موسیٰ کاظمؑ دعائے مذکور کو سجدہ شکر میں بہت پڑھا کرتے تھے اور اس دعا کو بھی پڑھے حدیث۔ از کافی فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ واسطے طلب روزی کے ہر نماز واجبہ کے سجدہ میں اس طرح دعا کر (یعنی اس دعا کو پڑھے) یَا خَیْرَ الْمُسْتَوَلِیْنَ وَ یَا خَیْرَ الْمُعْظَمِیْنَ اَسْرُفْنِیْ وَ اَسْرُفْ عِبَادِیْ مِنْ فَضْلِکَ اَوْ اَسِیْعْ فَاِنَّکَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ وَ الْحَقَّ اَدِ الْکَرِیْمِ ۵۔

من مؤلف۔ جناب ملا غلیل علیہ الرحمہ نے دعائے مذکور کی شرح میں تحریر فرمایا ہے کہ عیالی کے عین کو بکسر پڑھے۔ اختیار ہے کہ دعائے مذکور کو نماز کے ہر سجدہ میں پڑھے

علہ جواز دعا در اثناء صلوة۔ حدیث۔ از دعایم الاسلام۔ فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ جو بندہ اپنے پروردگار سے حالت صلوة میں دعا کرے پس وہ کلام نہیں ہی (یعنی وہ کلام کہ جو مبطل صلوة ہی نہیں ہی)۔

حدیث۔ از فلاح السائل۔ جناب سید علی ابن طاووسؑ نے فلاح السائل میں باسناد خود کہ جو راجح ہے طرف محمد ابن علی ابن محبوب کے کہ جو قائلین میں سے شیخ زمانہ ہیں انہوں نے اپنی کتاب مصنف میں جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جب تو اپنے خدا سے بحالت نماز فریضہ کلام کرے (یعنی دعا کرے) پس وہ کلام (مخل صلوة) نہیں ہے۔



یا آخر سجدہ میں اس دعا کو جناب شیخ زین العابدین مازندران فی اعلی اللہ مقامہ نے  
ذخیرۃ المعاد میں بھی تحریر فرمایا ہو اور ہر نماز واجبہ کے سجدہ اخیر میں یہ دعا بھی وارد ہو  
يَا وَلِيَّ الْعَالَمِينَ سَأَلْتُكَ الْعَافِيَةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ  
وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرَةِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ - مداومت کرنا اس دعا پر  
واسطے دفع بلا ہائے دنیا و آخرت کے نہایت مؤثر ہو۔

حدیث - از مستدرک ابو محمد ہارون ابن موسیٰ نے احمد ابن محمد ابن سعید ابن عقیقہ  
سے اور انھوں نے احمد ابن الحسین ابن عبد الملک سے اور انھوں نے حسن ابن محبوب  
سے روایت کی ہو اور محمد ابن علی ابن ابی قرہ نے اپنے والد سے اور انھوں نے علی  
ابن محمد سے اور انھوں نے حسین ابن علی ابن سفیان سے اور انھوں نے جعفر ابن  
مالک سے اور انھوں نے ابراہیم ابن سلیمان خزاز سے اور انھوں نے حسن ابن محبوب سے  
اور انھوں نے ابو جعفر احول سے اور انھوں نے ابو عبیدہ سے کہ کہا سنا میں نے جناب  
امام محمد باقر علیہ السلام سجدہ اول فرماتے تھے اَسْأَلُكَ بِحَقِّ جَبِيَّتِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّيَ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ لَا بَدَلَ سَبْتًا قِيَّ حَسَنَاتٍ وَحَاسِبَتَنِي حَسَابًا بِسَبْتِكَ لَسِيرًا  
پھر سجدہ ثانیہ میں فرمایا اَسْأَلُكَ بِحَقِّ جَبِيَّتِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَا تَكْفِيَتَنِي  
مَوْنَةُ الدُّنْيَا وَكُلُّ هَوْلٍ دُونَ الْجَنَّةِ پھر تیسرے سجدہ میں فرمایا اَسْأَلُكَ  
بِحَقِّ جَبِيَّتِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِمَا غَفَرْتَ لِي الْكَثِيرَ مِنَ الذُّنُوبِ  
وَالْقَلِيلِ وَقَبَلْتَ مِنْ عَمَلِي الْيَسِيرَ پھر چوتھے سجدہ میں فرمایا اَسْأَلُكَ بِحَقِّ  
جَبِيَّتِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِمَا أَدْخَلْتَنِي الْجَنَّةَ وَجَعَلْتَنِي مِنْ  
سَكَاةِهَا وَلِمَا نَجَّيْتَنِي مِنْ سَفَعَاتِ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ -

حدیث - از جابر مسعدہ ابن صدقہ نے کہا کہ جناب امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ  
میرے والد سجدہ میں یہ کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنَّ طَلَبَ النَّاسِ بِيْ حَسَنٌ



فَاغْفِرْ لِي مَا لَا يَعْلَمُونَ وَلَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ  
 پھر فرمایا حضرت نے کہ میرے والد ماجد سجدہ میں یہ بھی کہا کرتے تھے یا تقیٰ وَرَجَائِی  
 اِنِّیْ شَدِّیْ وَرَجَائِیْ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَطُفِّ بِیْ فِیْ جَمِیْعِ  
 اَحْوَالِیْ فَاِنَّكَ تَلْطِیْفٌ لِّمَنْ تَشَاءُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی  
 مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَ عَلٰی اَهْلِ بَيْتِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَسَلَّمْ کَثِیْرًا۔

حدیث۔ از توحید جناب صدوق علیہ الرحمہ۔ جناب صدوق علیہ الرحمہ نے اپنے  
 والد سے اور انھوں نے سعد بن عبد اللہ سے اور انھوں نے محمد بن احسین ابن ابی خطاب  
 سے اور انھوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے اور انھوں نے ابراہیم عبد الحمید سے  
 کہا کہ سنائیں نے جناب امام ابو الحسن ع سجدہ میں یہ کہا کرتے تھے یا مَنْ عَلَا فَلَاشْیَ  
 فَوْقَهُ وَیا مَنْ دَنٰی فَلَاشْیَ دُونَهُ اِغْفِرْ لِیْ وَلَا تُحْکِبْ لِیْ۔

حدیث۔ از عیون الاخبار الرضاء علی ابن عبد اللہ سے اور انھوں نے محمد بن  
 علی ابن شاہویہ سے اور انھوں نے ابو الحسن الصانع سے اور انھوں نے اپنے چچا سے  
 روایت کی ہو کہ کہا انھوں نے کہ سنائیں نے جناب امام رضا ع سجدہ میں یہ کہتے تھے  
 لَكَ الْحَمْدُ اِنْ اَطَعْتُكَ وَلَا حُجَّةَ لِیْ اِنْ عَصَيْتُكَ وَلَا صُلْحَ لِیْ وَ لَغَيْرِیْ  
 فِیْ اِحْسَانِكَ وَلَا عُذْرَ لِیْ اِنْ اَسَاؤْتُ مَا اَصْحَابِیْ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنْكَ  
 یَا كَرِیْمُ اِغْفِرْ لِمَنْ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ  
 مِنْ مَوَالِفٍ۔ نماز واجبہ ہو یا غیر واجبہ ہر نماز میں بحالت سجدہ بعد ذکر واجب کے جو دعا جس  
 حاجت کے لیے چاہے کرے انشاء اللہ مستجاب ہو اور جناب شہید ثانی علیہ الرحمہ نے بھی اس طرح  
 تحریر فرمایا ہے خصوصاً واسطے نفع عوارض کے حالت سجدہ میں دعا کا کرنا نہایت مؤثر ہے۔

حدیث۔ از مستدرک الوسائل جناب ملا حسین نوری علیہ الرحمہ فرمایا جناب سولہ خدا نے  
 کہ رکوع پس تعظیم کرو اُس میں پروردگار عالم کی لیکن سجدہ پس کوشش کرو دعا میں مستجاب ہوئی ہے



من مؤلف۔ جس دعا کو چاہے اپنی حاجت کے مطابق کتب اوعیہ میں سے دیکھ کر یا دکر لے بعد اُسکے سجود میں پڑھا کرے۔

پس سجدہ اول سے سر کو اٹھاوے اور تکبیر یعنی اللہ اکبر کہے یہ تکبیر مستحب ہو اور تکبیر کے دونوں ہاتھوں کا بلند کرنا بھی مستحب ہو اور سجدہ سے سر کا اٹھانا واجب ہو اور سطح سجدہ اول سے سر کو اٹھا کر جلسہ باطمینان اگرچہ قلیل ہو واجب ہو اگر عمدتاً ترک کرے تو نماز باطل ہو اور اگر سہوا ہو تو نماز صحیح ہو مگر جمیع نوافل و نماز ہائے سنتی میں مطلقاً جائز ہے پس جب نماز واجبہ میں سجدہ اول سے سر اٹھا کر تکبیر کہ کر بیٹھے تو ہاتھیں پہلو کے بھل بیٹھے کہ دونوں ہاتھوں بجانب راست باہر اس طرح رکھے کہ پشت قدم پائے چپ کو زمین پر اور اسی ہاتھوں کے تلوہ پر پشت پائے راست کو رکھے پس سجدہ اول سے بیٹھنے کے بعد ایک مرتبہ استغفار یعنی اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبَّیْ وَآتُوْبُ اِلَیْہِ کہے بعد اسکے اس دعا کو پڑھے اسکی حدیث یہ ہے۔ حدیث۔ از مستدرک۔ محمد بن یعقوب کلینی نے فضیل ابن سیر سے اور انھوں نے جناب ام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جناب امام زین العابدین جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو حضرت کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا اور جب سجدہ فرماتے تھے تو جب تک پسینہ نہ گرتا تھا حضرت سر نہ اٹھاتے تھے پھر سجدہ اول سے سر اٹھا کر بیٹھ کر فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنِیْ وَاعْفُرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ وَاحِدَیْنِ اِیَّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرِ فَقِیْرٌ اور جناب کفعمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ سجدہ اول سے سر اٹھا کر جب بیٹھے تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ اَعْفُرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ وَاحِدَیْنِ اِیَّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرِ فَقِیْرٌ اور بعض نسخ میں اس طرح ہے اَللّٰهُمَّ اَعْفُرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَادْفَعْ عَنِّیْ اِیَّیْ لِمَا تَاْخِرُوْهُ اور شیخ بہائی علیہ الرحمہ نے منقح الفلاح میں بعد خیر فقیر ہ تبارک للہ رب العالمین تحریر فرمایا ہے بعد اسکے تکبیر کہے اور یہ تکبیر بھی مستحب ہو بعد اس تکبیر کے سجدہ ثانیہ میں جائے اور سجدہ ثانیہ کو مثل سجدہ اول کے بجالاتے مستحب ہو کہ جس وقت میں جائے دونوں ہاتھوں کی



انگلیوں کو ملا ہوا اور مٹیلیوں کو پھیلا ہوا کان کے برابر رکھے پس سجدہ ثانیہ کو مثل سجدہ اول کے بجا لا کر تکبیر کہے اور یہ تکبیر بھی مستحب ہو اور اس تکبیر میں بھی ہاتھوں کو بلند کرنا مستحب ہو پس تکبیر کہہ کر جلسہ باطنیان کرے مگر یہ جلسہ جب نہیں ہو مستحب ہو پس بعد سجدہ ثانیہ کے تکبیر کہہ کر ذرا جلسہ ستراحت کر کے کھڑا ہو ورنہ اور وقت کھڑے ہونے کے دونوں ہاتھوں کی مٹیلیاں زمین پر رکھے اور اول دونوں زانوں کو زمین سے اٹھائے بعد ازاں دونوں ہاتھوں کو اٹھائے پس یہ کہتا ہوا کھڑا ہو ورنہ۔ بِحَوْلِ اللَّهِ وَ قُوَّتِهِ أَقُومُ وَ أَقْعُدُ یَا یہ کہے اَللّٰهُمَّ رَبِّیْ بِحَوْلِكَ أَقُومُ وَ أَقْعُدُ پس دوسری رکعت کو مثل رکعت اول کے بجا لاوے مگر رکعت دوم میں بعد سورہ حمد کے بالعیوض کسی دوسرے کے سورہ توحید پڑھے بہتر ہو اور بعد سورہ توحید کے دونوں ہاتھ اٹھا کر قنوت پڑھے۔

(۹) قنوت۔ قنوت نماز میں سنت مؤکدہ ہو واجب نہیں ہو اور مراد قنوت سے دعا کا طلب کرنا جیسے اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنِیْ یَا اَرْبَّ اَعِزَّنِیْ کہے اگر قنوت میں صرف رَبِّ اَعِزَّنِیْ کہے کافی ہو حدیث ہو کہ قنوت میں تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ پر بھی اکتفا کر سکتا ہو اور مستحب ہو کہ بحالت قنوت دونوں ہاتھوں کو ملا ہوا برابر مونہ کے اور مٹیلیوں کو آسمان کی جانب کھلا ہوا رکھے اور سوائے دونوں انگلیوں کے باقی انگلیوں کو ملارکھے اور رفع یدین ہر قنوت میں مستحب ہو اور وقت پڑھنے قنوت کے نظر مٹیلیوں پر رکھے حدیث ہو کہ جس وقت بندہ واسطے دعا کے ہاتھ بلند کرتا ہو پس خداے تعالیٰ کو شرم آتی ہو اس سے کہ اُسکا ہاتھ خالی پھیرے لہذا اپنے فضل و کرم سے ہاتھوں کو بھردیتا ہو۔ اہل علم کا اختلاف ہو کہ قنوت غیر زبان عربی میں پڑھنا جائز ہو یا نہیں ہو بعضوں کے نزدیک غیر عربی میں بھی جائز ہو اور احوط عربی میں پڑھنا ہو اور احادیث سے ثابت ہو کہ بحالت نماز قرأت واجبہ و اذکار واجبہ کے مطلق مناہات بدرگاہ مجیب الدعوات بحالت قنوت اور نیز بحالت سجود اور بحالت رکوع اور بحالت تشهد اور بحالت قیام سب میں جائز ہو اسی سبب سے دعائیں ائمہ سے بحالت



رکوع وسجود وغیرہ منقول ہیں اور افضل تر نماز واجبہ کا قنوت دعائے مغفرت ہی ہیں اپنے اور اپنے والدین کے لئے دعائے مغفرت کرے اس دعا کو پڑھے۔

(الف) حدیث۔ از بحار الانوار۔ سعد بن ابی خلف نے کہا کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کثیرے لئے قنوت میں اس دعا کا پڑھنا کافی ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِنَا وَآسَرِ حَمْنًا وَعَمَّا فَنَا وَاعْفُ عَنَّا فِيْ لَدُنِّكَ نَبَا وَلَا اٰخِرَةً اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ۔

(ب)۔ احادیث میں جمیع مومنین مومنات کے لئے دعائے مغفرت کرنے کی فضیلت بہت ہی خلاصہ یہ کہ جو دعا مومنین غائب کے لئے کی جائے اُس دعا کو باری تعالیٰ اس کے حق میں بہت جلد قبول کرتا ہے لہذا جمیع مومنین مومنات کے لئے بھی دعائے مغفرت ضرور کرے اس طرح کہ اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ لِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَلَا مَوَاتٍ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ۔

(ج) قنوت میں جو دعا چاہے کرے مگر اولیٰ وہ دعائیں ہیں جو اب علیہم السلام سے وارد ہیں اور قبل قنوت کے کلمات فرج کے کلمات فرج کے بعد قنوت پڑھے کلمات فرج یہ ہیں۔

کلمات فرج۔ جناب شیخ بہائی علیہ الرحمۃ مفتاح الفلاح میں تحریر فرماتے ہیں کہ قنوت میں اول کلمات فرج کہ وہ یہ ہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ بُحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ بعد اس کے جس دعا کو چاہے قنوت میں پڑھے۔

(د) حدیث۔ از بحار الانوار۔ بحوالہ جامع بزنطی کہ آئین بعض افاضل کے



خط سے نقل کیا ہو اور انھوں نے جمیل سے اور انھوں نے زرارہ سے اور انھوں نے جناب امام محمد باقر سے روایت کی ہو کہ فرمایا حضرت نے کہ قنوت میں اس دعا کو پڑھو  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاعْفُ عَنِّي إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

(ھ) حدیث۔ از تذکرہ جناب علامہ علیہ الرحمہ فرمایا جناب امام حسن ابن امیر المؤمنین نے کہ جناب رسول خدا نے یہ کلمات قنوت کے محکو تعلیم فرمائے جنکو میں پڑھا کرتا ہوں  
 اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَدُلُّ مِنْ وَالَيْتَ بَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔

(و) حدیث۔ از فقہ الرضا فرمایا حضرت نے کہ قنوت میں ان کلمات کو پڑھو  
 اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَكَ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ يَا اللَّهُ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْنِي وَلَوْ أَلَدَيَّْ وَالْجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

(ز) کتاب نہایہ میں جناب ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ نے اس دعا کو تحریر فرمایا ہے کہ جناب علی بن موسی الرضا علیہ السلام جمیع قنوت پائے نماز واجبہ میں اس دعا کو پڑھا کرتے تھے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَنَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَجَلُّ الْأَكْرَمُ اور جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے مفتح میں بھی اس قنوت کو تحریر فرمایا ہے

(ح)۔ جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار الانوار میں ابن ابی عمیل سے نقل کیا ہے کہ جناب میرے قنوت میں اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اللَّهُمَّ إِلَيْكَ تَخَصَّصْتُ الْأَبْصَارُ وَنَقَلْتُ الْأَقْدَامُ وَرَفَعْتُ الْأَيْدِي وَمُدَّتِ الْأَعْنَاقُ وَأَنْتَ



رُعِيتُ بِالْأَلْسِنِ وَإِلَيْكَ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ فِي الْأَعْمَالِ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا  
وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ۝ اللَّهُمَّ نَشْكُو إِلَيْكَ عِبَادَةَ بَيْنِنَا  
وَقِلَّةَ عَدَدِنَا وَكَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَظَاهِرَ الْأَعْدَاءِ عَلَيْنَا وَوُجُوعَ الْفِتَنِ  
بَيْنَا فَفَرِّجْ ذَلِكَ اللَّهُمَّ بِعَدْلِ تَظْهِرُهُ وَإِمَامِ حَقِّ تَعْرِفُهُ إِلَهَ الْحَقِّ  
أَمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝

(ط) - قنوت میں حتی الامکان طول دے چنانچہ فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام  
کہ دنیا میں جو شخص قنوت میں طول دے آخرت میں راحت طولانی پائے۔

(ی) - جو آیات طلب مغفرت میں وارد ہیں انکو قنوت میں پڑھے جیسے یہ آیت ہو۔  
اَوَّل - رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا -

دویم اس آیت میں طلب مغفرت اپنی اور اپنے والدین و مؤمنین کی ہو رَبَّنَا اغْفِرْ لِي  
وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ -

سوم - اس آیت میں دعاے مغفرت اپنے لئے اور اپنے والدین اور ان مؤمنین  
کے لئے ہو کہ جو گھر میں رہتے ہوں اور نیز جمیع مؤمنین و مؤمنات کے لئے ہے

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِي مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ  
وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝ اگر وہ کسی اور اگر کہے تو واسطے ہلاکت ظالمان مفید ہو

آیہ مذکور میں نہ کہے تو کوئی قباحت نہیں کہی اور اگر کہے تو واسطے ہلاکت ظالمان مفید ہو  
چہارم - یہ آیہ مخصوص واسطے ترقی رزق کے ہو اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً

مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عَيْدًا إِلَّا قَوْلُنَا وَأَجْرُنَا وَآيَةً مِّنْكَ  
وَاْمُرْ رُسُلَنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاسِلِينَ ۝

پنجم - یہ آیہ واسطے نصرت پانے اور قوم مفسدین کے ہو رَبَّنَا نَصُرْ نِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ  
ششم - یہ آیہ براے فتح یابی ہو - رَبِّ إِنِّي مَغْلُوبٌ فَأَنْتَ



ہفتم۔ یہ آیت قوم ظالمین پر نصرت پانے کے لئے ہر رب بخشنی من القوم الظالمین۔  
 ہشتم۔ یہ آیت برائے طلب مغفرت و ثابت قدمی ایمان و فتح یابی بر کفار ہر ربنا اغفر لنا  
 ذنوبنا و اسرا فنا فی امرنا و ثبتت اقدارنا و نصرنا علی القوم الکافرین۔  
 نہم۔ یہ آیت واسطے طلب فرزند کے ہر یارب ہب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ  
 انک اسمیع الدعاء رب لا تدرب فی فرڈا و انت خیر الوارثین۔ اس آیت کے  
 بارہ میں یہ حدیث مکارم الاخلاق میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہو کہ ایک  
 شخص خدمت آنحضرت میں آیا اور کہا کہ میرے کوئی فرزند نہیں ہوتا حضرت نے فرمایا  
 کہ بعد ہر نماز واجبہ کے سجدہ کر اور اس آیت کو پڑھ یا رب ہب لی تاخیر الوارثین  
 راوی کہتا ہو کہ چند روز مداومت کی دو پسر تولد ہوئے ایک کا نام علی اور دوسرے کا نام  
 حسین رکھا۔ اختیار ہی جو دعا چاہے قنوت میں طلب کرے۔ پس بعد قنوت کے رکوع میں  
 جاوے اور بعد رکوع و سجود کے تشہد کے لئے بیٹھے۔

(۱۰) تشہد۔ واجبات نماز سے ہر جمع نماز ہائے واجبہ میں اگر نماز دو رکعتی ہے تو بعد  
 رکعت دوم کے واجب ہی اور نماز مغرب میں بعد رکعت دوم و سوم کے اور اگر نماز چار  
 رکعتی ہو تو بعد رکعت دوم و چارم کے تشہد پڑھے اور سجدہ ہی کہ بحالت تشہد دست راست کو  
 بران راست پر اور دست چپ کو بران چپ پر رکھے اور انگلیوں کو ملا ہوا رکھے اور بحالت  
 تشہد نظر نیچے کو کرے یعنی دامن پر رکھے یہ عبارت قدر واجب تشہد سے ہی اَشْهَدُ اَنْ  
 لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

بحار الانوار میں کتاب علل سے کہ جو محمد بن علی بن ابراہیم کی ہی انھوں نے بحذیف  
 مرسل لکھا ہو کہ تشہد واجب اس قدر ہی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ  
 لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

۱۰



حدیث۔ جناب علامہ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ فرمایا جناب امام محمد باقرؑ نے کہ جو کوئی کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ خدائے تعالیٰ واسطے اس کے ہزار ہزار حسنہ ثبت فرماتا ہو اور بحديث دیگر دو ہزار حسنہ واسطے اس کے ثبت فرماتا ہو۔ اور بعد تشہد کے درود شریف پڑھنا بھی واجب ہے۔

فلاح السائلین جناب سید علی ابن طاووس علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ تشہد میں یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَلَا سَمَاءَ اِلْحُسْنٰی كُلُّهَا لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ فِيْ اُمَّتِهِ وَ اَرْفَعْ دَرَجَتَهُ۔

من مولف۔ بعد اس کے ایک مرتبہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

حدیث۔ بحار الانوار ابو بصیر نے جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ دوسری رکعت میں اس طرح سے تشہد پڑھے مستحب ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ خَيْرُ لَا سَمَاءَ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَ نَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَ اَشْهَدُ اَنْ رَّبِّيْ نَعَمَ الرَّبُّ وَ اَنْ مُحَمَّدًا نَعَمَ الرَّسُوْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ فِيْ اُمَّتِهِ وَ اَرْفَعْ دَرَجَتَهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اگر نماز دو رکعتی ہو تو بعد اس کے یہ کہے اَكْسَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ یہ سلام داخل تشہد ہو اور اگر نماز سہ رکعتی یا چار رکعتی ہو تو بحوالہ اللہ و توفیقہ اقوم و اقعّد کتا ہوا کھڑا ہو وے سہ رکعتی نماز کی تیسری رکعت میں اور چار رکعتی نماز کے چوتھی رکعت میں اختیار ہے کہ سورہ حمد پڑھے یا سجائے الحمد کے صرف تین مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور افضل یہ ہے کہ بعد تسبیحات اربعہ کے



اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ كَمَا كَرِهْتُ مَعْنَى جَنَابِ عَلَامَةِ مَجْلِسِ  
 عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ لَمْ يَكُنْ اِلَّا اَنْوَارِ مِیْنِ تَحْرِیْرُ فَرَمَا یَا اُوْر حُدُیْثِ بَحْیِ نَقْلِ كِیْ هُوَ كَهْ عَبِیدِ بْنِ  
 زُرَّارَہْ لَمْ یَسْأَلْ كِیَا جَنَابِ اِمَامِ جَعْفَرِ صَادِقٍ عَمَّا ظَهَرَ كِیْ اَخِیْرُ دَوْرِ كَعْتُوْنِ سَے حَضْرَتِ  
 لَمْ یَفَرَمَا كِهْ تَسْبِیْحُ اُوْر تَحْمِیْدُ كِرَادِ سَتَغْفَارُ كِرَا پَنے كُنَا هُوْنِ سَے دَمْرَادِ سَبْجِ وَ تَحْمِیْدِ سَے تَسْبِیْحِ اَرَبْعَہْ اُوْر مَرَادِ سَتَغْفَارِ سَے  
 اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ اُوْر جَابِ سُوْرَةِ الْحَمْدِ پڑھے كِهْ سُوْرَةُ الْحَمْدِ تَحْمِیْدُ ہُوْ اُوْر دَعَا بَحْیِ ہُو۔

حَدِیْثِ - اَزْوَ عَا یِمِ الْاِسْلَامِ - جَنَابِ اِمَامِ جَعْفَرِ صَادِقٍ عَمَّا نَشَرَّہْ اَوَّلِ مِیْنِ یَہْ كِهَا كَرْتِے تھے  
 بِسْمِ اللّٰهِ وَ اِلَّا سَمَاءُ الْحُسْنٰی كُلُّهَا لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ  
 لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی حَمِّدٍ وَ اِلِیْ حَمِّدٍ  
 وَ قَبْلُ شَفَاعَتِهِ فِیْ اُمَّتِهِ اُوْر تَشْہِدِ اَخِیْرِ مِیْنِ (یعنے دوسرے تَشْہِدِ مِیْنِ) یَہْ كِهَا كَرْتِے تھے  
 بِسْمِ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الطَّیِّبَاتُ الطَّاهِرَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّكَايَاتُ الْحَسَنَاتُ  
 الْغَادِيَاتُ الرَّائِحَاتُ النَّاعِمَاتُ السَّابِغَاتُ لِلّٰهِ مَا طَابَ وَ صَلَّی وَ خَلَصَ  
 وَ تَرَ كِیْ فِیْہِ اَشْہِدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ وَ اَشْہِدُ اَنْ  
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْهُدٰی دِیْنِ الْحَقِّ بَشِیْرًا وَ نَذِیْرًا بَیْنِ  
 یَدَیْ سَاعَةِ اَشْہِدُ اَنْ اللّٰهُ نَعْمَ الرَّبُّ وَ اَنْ مُحَمَّدًا نَعْمَ الرَّسُوْلُ ثُمَّ اَنْ  
 عَلٰی رَبِّكَ بِمَا قَدَّرْتَ عَلَیْہِ مِنَ الثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَ صَلَّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ  
 پُر اپنے نَفْسِ كے لَئے سَوَالِ كَرے اُوْر جُو چیزِ مَحْبُوْبِ ہُو اَسْكُوْا بِرَبِّیْ عَلٰی سَے طَلَبِ كَرے  
 مِّنْ مَّوْلٰنَا اَزْ جَنَابِ شَیْخِ اِبْرٰہِیْمِ كَفْتَمٰی عَلَیْہِ الرَّحْمَةُ تَحْرِیْرُ فَرَمَاتِے ہِیْن۔

تَشْہِدِ ثَانِیْ مِیْنِ اِسْ تَشْہِدِ كَا پڑھنا مَسْتَحَبُ ہُو۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ  
 وَ خَیْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰهِ اَشْہِدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ وَ اَشْہِدُ اَنْ  
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَ نَذِیْرًا بَیْنِ یَدَیْ سَاعَةِ  
 وَ اَشْہِدُ اَنْ رَبِّيْ نَعْمَ الرَّبُّ وَ اَنْ مُحَمَّدًا نَعْمَ الرَّسُوْلُ پَسْ كِهْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ



وَالصَّلَاةُ الطَّيِّبَاتُ الطَّاهِرَاتُ الزَّكَايَاتُ الْعَادِيَاتُ الرَّائِحَاتُ السَّابِقَاتُ  
 النَّاعِمَاتُ لِلَّهِ مَا طَابَ وَزَكَ وَطَهَّرَ وَخَلَصَ وَصَفَا لِلَّهِ بِسْمِ اللَّهِ أَنْ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
 أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَاشْهَدُ أَنَّ السَّاعَةَ  
 آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
 وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَرَحَّمْ  
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَسَلَّمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
 وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْفُ  
 لَنَا وَلَا خَوْفًا لَنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا  
 لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
 وَآمِنْ عَنَّا بِالْجَنَّةِ وَعَافِنِي مِنَ النَّارِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
 وَاعْفُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ لَا جَاءَ مِنْهُمْ وَلَا مَوَاتٍ وَلَمْ يَدْخُلْ يَتِيمٌ  
 مَوْناً وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارَاهُ  
 پس سلام کے اِسْلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پس یہ نیت ختم نماز کے  
 چشم راست سے جانب گوشہ راست اشارہ کر کے کہ اِسْلَامُ عَلَی جَمِیعِ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ  
 وَمَلَائِکَتِہٖ وَرُسُلِہِ اِسْلَامُ عَلَی اَئِمَّةِ الْہَادِیْنَ الْمُهَدِّیْنَ اِسْلَامُ عَلَیْنَا  
 وَ عَلَی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ جناب کفعمی علیہ الرحمہ نے مصباح میں اور جناب علامہ مجلسی  
 علیہ الرحمہ نے بحار الانوار میں فلاح السائل سے سلام مذکور کو اسی طرح تحریر فرمایا ہے پس وقت  
 کہنے سلام مذکور کے یہ خیال کر کے کہ جمیع انبیاء و ملائکہ و ائمہ علیہ السلام پر سلام کرتا ہوں پس  
 نماز اس سلام پر ختم ہے بعد اسکے جانب چپ گوشہ چشم چپ سے اشارہ کر کے کہ  
 اِسْلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یہ تیسرا سلام محب ہو واجب نہیں ہو۔



(۱۱) سلام بھی واجبات نماز سے ہی پس بعد تشہد کے تین سلام ہیں پہلا سلام **السلام** عَلَیْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ مستحب ہی یہ داخل تشہد ہی کہ جیسا اوپر تحریر ہو چکا ہو اور دوسرا سلام واجب ہی پس بہ نیت ختم نماز اور بقصد وجوب چشم راست سے جانب گوشہ راست اشارہ کر کے کہ **السلام** عَلَىٰ جَمِيعِ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ **السلام** عَلَى الْأَئِمَّةِ الْهَادِيَةِ الْمُهَدِّيَةِ **السلام** عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ چنانچہ اوپر تحریر ہو چکا ہی یا بجائے اس سلام کے اس سلام کو کہ **السلام** عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اختیار ہو ان دونوں میں سے جس سلام کو چاہے بہ نیت وجوب و ختم نماز کے کہے بعد اسکے تیسری مرتبہ بجانب چپ سلام کرے یہ سلام مستحب ہی نہ واجب اور سلام بعد نماز کے امان ہی بلا ہائے دنیا و آخرت سے۔

حدیث۔ از مصلح الشریعہ خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق ؑ نے کہ سلام بعد نماز کے امان ہی یعنی جو شخص حکم خدا اور سنت نبی کو خشوع اور خضوع سے ادا کرتا ہو اسکے لئے امان ہی دنیا کی بلاؤں سے اور عذاب آخرت سے اور سلام ایک اسم اسماء الہی سے ہے جس کو باری تعالیٰ نے اپنے مخلوق کے لئے امانت رکھا ہی تاکہ وہ استعمال کریں اُسکو معنی معاملات اور صحبت و معاشرت اور امانتوں میں۔

(۱۲) شکیات نماز۔ شکیات نماز کی اکیس صورتیں ہیں پانچ صورتوں کا اعتبار نہیں جن پانچ صورتوں کا اعتبار نہیں۔ وہ یہ ہیں **اول** شک بعد سلام نماز کے ہو۔ یعنی بعد سلام نماز کے عدد رکعات میں شک کرے تو اس شک کا اعتبار نہیں نماز صحیح ہے۔

دویم شک بعد از وقت نماز یعنی بعد گزر جانے وقت نماز کے عدد رکعات میں شک ہو تو اس شک کا بھی اعتبار نہیں نماز صحیح ہی۔

سویکم۔ شک بعد از رکعت بعد از رکعت سے ملاویہ کہ مثلاً سجدہ میں ہو اور شک کرتا ہی کہ رکوع کیا یا نہیں



یابہ کہ قنوت میں ہی اور شک کرتا ہی کہ سورہ حمد اور دوسرے سورہ پڑھایا نہیں یا دوسرے سورہ پڑھتا ہے کہ سورہ حمد پڑھایا نہیں پس شک بعد از محل کا اعتبار نہیں نماز صحیح ہے

چہارم۔ شک کثیر الشک۔ پس شک کثیر الشک کا بھی اعتبار نہیں نماز صحیح ہے کثیر الشک اسکو کہتے ہیں کہ جب کو ایک نماز میں تین مرتبہ یعنی تین محل پر شک ہو جائے یا یہ کہ تین وقت کی نمازوں میں ایک قسم کا متواتر شک ہو پس یہ کثیر الشک ہے اور اگر تین وقت کی نمازوں میں مطلق شک نہ ہو یا ایک نماز میں تین محل پر شک نہ ہو تو وہ کثیر الشک کے اطلاق سے خارج ہو جائیگا۔

پنجم۔ شک امام اور ماموم کا یعنی امام اور ماموم میں سے کسی ایک کو شک ہو اور دوسرے کو یا دہو پس اس صورت میں شک کنندہ کا اعتبار نہیں ہے مثلاً امام کو شک ہو تین اور چار میں اور ماموم کو یا دہی کہ تیسری رکعت ہے یا چوتھی رکعت ہے تو امام اپنے شک پر اعتنا نہ کر کے ماموم کے قول پر عمل کرے گا اور اسے طح جب ماموم کو شک ہو تو وہ امام پر اعتماد کرے گا نماز صحیح ہے۔

جن آٹھ صورتیں نماز باطل ہے وہ یہ ہیں اول شک در کعتی نماز واجبہ میں سو نماز احتیاط کے مثلاً نماز صبح اور نماز جمعہ اور نماز قصر ظہر و عصر و عشا کے عدد رکعات میں شک ہو تو نماز باطل ہے دوم۔ تین رکعتی نماز میں شک ہو یعنی نماز مغرب کے عدد رکعات میں شک ہو تو نماز باطل ہے۔ سوم۔ چار رکعتی نماز میں جبکہ پہلی رکعت کا پانچون درمیان میں ہو یعنی چار رکعتی نماز کی جو رکعت پڑھ رہا ہے انہیں شک ہو کہ یہ پہلی رکعت ہے یا دوسری یا پہلی ہے یا تیسری یا پہلی ہے یا چوتھی پس یہ نماز باطل ہے چہارم۔ چار رکعتی نماز میں شک ہو جبکہ دوسری رکعت کا پانچون درمیان میں ہو قبل اكمال سجده تین کے۔ مثلاً جو رکعت پڑھ رہا ہے اس کے دونوں سجدہ تمام نہ ہوئے تھے کہ شک ہو کہ یہ رکعت دوسری یا تیسری یا دوسری تھی یا چوتھی پس یہ نماز باطل ہے اور اگر یہ بعد اكمال سجدہ تین کے شک ہے تو اسکا تدارک صورت صحیحہ میں تحریر کیا جائیگا۔

پنجم۔ چار رکعتی نماز کی دوسری رکعت اور پانچویں رکعت میں شک ہو یعنی جو رکعت پڑھ رہا ہے اس کے دونوں سجدہ تمام نہ ہوئے تھے کہ شک ہو کہ یہ دوسری رکعت ہے یا پانچویں پس نماز باطل ہے۔



ششم - چار رکعتی کی تین اور چہرہ میں شک ہو۔ یعنی جو رکعت پڑھ رہا ہو اس میں شک کرے کہ یہ تیسری رکعت ہی یا چھٹی پس نماز باطل ہے۔

ہفتم - چار رکعتی کی چار اور چہرہ میں شک کرے۔ یعنی جو رکعت پڑھ رہا ہو اس میں شک کرے کہ یہ چوتھی رکعت ہی یا چھٹی رکعت ہی پس نماز باطل ہے۔

ہشتم - شک رکعات میں کہ جسکا علم نہ ہو۔ یعنی شک تعداد رکعات میں اس طرح سے کرے کہ اسکو کچھ علم نہ ہو کہ میں نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں پس نماز باطل ہے اور جن آٹھ صورتوں میں نماز صحیح ہو وہ یہ ہیں اول چار رکعتی نماز کی جو رکعت پڑھ رہا ہو اس میں شک کرے کہ یہ دوسری ہی یا تیسری اگر یہ شک قبل کمال سجدتین کے ہو تو اسکا حکم اوپر تحریر ہو چکا کہ نماز باطل ہے اور اگر بعد کمال دونوں سجدوں کے ہو تو نیا تین پر کر کے نماز کو تمام کرے بعد اسکے فوراً نماز احتیاط کی ایک رکعت کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر بجالائے بعد اسکے بنا برا احتیاط کے اصل نماز کا اعادہ بھی مستحب ہے۔

دویم - چار رکعتی نماز کی جو رکعت پڑھ رہا ہو اس میں شک کرے کہ یہ تیسری ہی یا چوتھی پس جہاں کہیں شک ہو خواہ قبل دونوں سجدوں کے ہو یا بعد دونوں سجدوں کے ہو بنا چار رکعت پر کر کے نماز کو تمام کرے بعد اسکے ایک رکعت نماز احتیاط کی کھڑے ہو کر خواہ دو رکعت بیٹھ کر بجالائے بعد اسکے اصل نماز کا اعادہ بھی بنا برا احتیاط کے مستحب ہے۔

سویکم - چار رکعتی نماز کی جو رکعت پڑھ رہا ہو اس میں شک کرے کہ یہ دوسری ہی یا چوتھی اگر قبل کمال سجدتین کے شک ہو تو حکم اسکا اوپر تحریر ہو چکا ہے کہ یہ نماز باطل ہے اور اگر بعد کمال سجدتین کے شک ہو تو نماز صحیح ہی بنا چار پر کر کے نماز کو تمام کرے بعد اسکے دو رکعت نماز احتیاط کی کھڑے ہو کر بجالائے۔

چہارم - چار رکعتی نماز کی جو رکعت پڑھ رہا ہو اس میں شک کرے کہ یہ دوسری رکعت ہی یا دوسری یا تیسری ہی یا چوتھی پس اگر یہ قبل کمال سجدتین کے ہو تو حکم اسکا اوپر تحریر ہو چکا کہ نماز باطل ہے اور اگر بعد کمال سجدتین کے ہو تو نماز صحیح ہی بنا چار پر کر کے نماز کو تمام کرے بعد اسکے دو رکعت



نماز احتیاط کی اول کھڑے ہو کر بعد اسکے دو رکعت نماز احتیاط کی بیٹھ کر بجالائے۔  
 پنجم۔ چار رکعتی نماز کی جو رکعت پڑھ رہا ہو اس میں شک کرے کہ یہ چوتھی ہی یا پانچویں اگر یہ شک  
 حالت قیام میں قبل از رکوع کے ہو تو بیٹھ جائے شک اس کا راجع ہوگا تین اور چار کی طرف پس  
 بنا چار پر کر کے نماز کو تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کی کھڑے ہو کر یا دو رکعت نماز احتیاط کی  
 بیٹھ کر بجالائے بعد اسکے اصل نماز کا اعادہ کرنا بھی مستحب ہو اور اگر بعد اكمال سجدتین کے ہو تو دو  
 سجدہ سہو کے بنیت واجب بجالائے بعد اسکے احوط یہ ہے کہ اعادہ اصل نماز کا بھی کرے۔

ششم۔ چار رکعتی نماز کی جو رکعت پڑھ رہا ہو اس میں شک کرے کہ یہ تیسری ہی یا پانچویں اگر یہ شک  
 بحالت قیام قبل از رکوع کے ہو تو بیٹھ جائے یہ شک راجع ہوگا دو اور چار کی طرف پس بنا چار پر  
 کر کے نماز کو تمام کرے بعد اسکے دو رکعت نماز احتیاط کی کھڑے ہو کر بجالائے اور دو سجدہ سہو احتمال زیادتی  
 قیام کے بھی بجالائے اور بعد اسکے بنا بر احتیاط کے اعادہ کرنا اصل نماز کا بھی مستحب ہو۔

ہفتم۔ چار رکعتی نماز کی جو رکعت پڑھ رہا ہو اس میں شک کرے کہ یہ تیسری ہی یا چوتھی یا پانچویں اور  
 یہ شک بحالت قیام قبل از رکوع کے ہو پس بیٹھ جائے یہ شک رجوع کرتا ہو دو اور تین اور چار کی طرف پس  
 بنا چار پر کر کے نماز کو تمام کرے اور بعد اسکے اول دو رکعت نماز احتیاط کی کھڑے ہو کر پھر دو رکعت نماز احتیاط  
 کی بیٹھ کر بجالائے اور دو سجدہ سہو کے بھی کرے بعد اسکے بنا بر احتیاط کے اعادہ اصل نماز کا بھی مستحب ہے۔

ہشتم۔ چار رکعتی نماز کی جو رکعت پڑھ رہا ہو اس میں شک کرے کہ یہ پانچویں ہی یا چھٹی اور یہ شک  
 حالت قیام میں قبل از رکوع کے ہو پس بیٹھ جائے شک اس کا راجع ہوگا چار اور پانچ کی طرف  
 پس چار پر بنا کر کے نماز کو تمام کرے بعد ازان دو سجدہ سہو کے بنیت واجب بجالائے اور دو سجدہ  
 سہو کے بنیت زیادتی قیام کے بھی احتیاطاً بجالائے اور اعادہ اصل نماز بھی کرے۔

(۱۳) نماز احتیاط میں وہ کمل شرائط ہیں جو نماز واجب میں ہیں مثل طہارت و  
 قبلہ کے اور نیز عمل میں نہ لانا نماز کی باطل کرنی والی چیزوں کا پس بعد تمام نماز واجبہ کے فوراً  
 نماز احتیاط کو بجالائے اس طرح کہ نیت کرے کہ نماز احتیاط پڑھتا ہوں نیت واجب قرآن الی اللہ



پس تکبیر کہہ کر صرف سورۃ الحمد پڑھے بعد اسکے رکوع و سجود کر کے اگر ایک رکعت ہی تو تشهد پڑھ کر نماز کو تمام کرے اور اگر دوسری رکعت بھی ہو مثل پہلی رکعت کے صرف سورۃ الحمد پڑھ کر بجالائے۔  
 (۱۴) سجدہ سہو۔ سجدہ سہو کے پانچ مقام پر لازم ہوتے ہیں۔ اول سہو سے کلام کیا ہو یا اس گمان سے کہ نماز سے فارغ ہو چکا ہو۔ دوسرے یہ کہ سہو سے بے محل سلام پڑھا ہو۔ تیسرے یہ کہ تشهد اول کو سہو کیا ہو اور بعد رکوع کے یاد آئے۔ چوتھے یہ کہ سجدہ فراموش کیا ہو پنجم چار رکعتی نماز کے چار اور پانچ میں شک کرے جسوقت بعد دونوں سجدوں کے بیٹھا ہو بلکہ واسطے ہر زیادتی اور کمی کے لئے دو سجدہ سہو کے احتیاط ہیں کیفیت اسکی یہ ہے کہ بعد اتمام نماز واجبہ کے فوراً باشرائط نماز کو بجالائے اگر یہ سجدہ سہو عیوض میں تشهد فراموش شدہ یا سجدہ فراموش شدہ کے ہوں تو اول تشهد یا سجدہ فراموش شدہ کو بقصد قضا بجالائے بعد اسکے سجدہ سہو کرے پس نیت کرے کہ سجدہ سہو کے بجالاتا ہوں میں بسبب فلان سو کے قربۃ الی اللہ پس تکبیر کہہ کر سجدہ میں جائے اور یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ پس سر سجدہ سے اٹھا کر قدمے بیٹھ کر دوسرا سجدہ بطریق مذکور ادا کرے بعد ازاں سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھے اور یہ تشهد خفیف کہ  
 اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ پس سلام کہے اور اگر سجدہ سہو کے اور نماز احتیاط جمع ہوں تو اول نماز احتیاط کو بجالائے اسکے بعد شے فراموش شدہ کو بجالا کر سجدہ سہو کے کرے فقط

حصہ چہارم تمام شد



صحت نامہ حصہ چہارم زاد الصالحین							
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۱۷	نہ کریگا	کریگا	۵۹	۱۰	مرزا	شیخ
۹	۲	نہیں	تھیں	۶۳	۱۱	علا	علامہ
۹	۱۶	موت	موت وہ	۷۰	۱	بقدر	بقدر
۱۲	۷	میں نے اُس سے	مجھ سے اُس نے	۷۴	۱	لیا جائے	کیا جائے
۱۳	۸	اُس نے دیا	میں نے اُس کو دیا	۷۹	۱۵	کرنا	کرنا نامہ عصر کے لئے
۱۳	۸	میں نے	اُس نے	۸۱	۵	علیم سے	علیم
۱۹	۶	ہوگا	ہو گیا	۸۱	۵	بالا	بالا سے
۲۰	۱۸	پہونچنا	پہونچنا	۸۱	۱۵	اس	ایک
۳۴	۱	کرنیکے	کرنیکے	۸۳	۱	طرح	طرح جب
۳۷	۳	فرماتے	فرماتے	۸۳	۱۱	دارو ہے	داروہ وفقہ اللہ
۴۰	۲	اپنے	اتنے				وسائر المؤمنین کا
۴۴	۷	انکارات	افکارات				حد و دھار والمحافظة
۴۵	۷	ایسی	اسی				علی مواقیتہا ختم
۴۶	۸	ایسی	اسی				ترفع وہی بیضاء
۵۱	۲۰	ضرر	ضرر				مشقة لقول حفظنی
۵۲	۱	صرف	صرف کیا				حفظك اللہ سید
۵۴	۱	داخل	داخل ہونگے				محمد باقر الرضوی
۵۵	۱۶	ساتھ	ساتھ اقدام				عفی عن جرائمہ



صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۶	۱۹	سایہ کا	سایہ دہاتھ کا	۱۳۹	۶	قول	عذاب
۹۱	۲	شام	شتام	۱۳۹	۱۶	زول	زوال
۹۳	۱۱	وقت مغرب عشا	وقت عشا	۱۴۰	۱۴	مین	مین ہے
۱۰۳	۱۷	اسکی	آس کی	۱۴۱	۴	عمل	عمل بد
۱۰۹	۱۳	بڑا عزت نامہ	برأت نامہ	۱۴۱	۱۳	مامونین	ماموین
۱۰۹	۱۴	بخشیدے	بخشیدے یا عذاب کرے	۱۴۱	۲۰	مامونین	ماموین
۱۰۹	۲۱	کا ہے	کیا ہے	۱۴۴	۱۱	ساکت آئے	ساکت ہو جائے
۱۱۳	۸	عذر	عذر شرعی	۱۴۵	۲۰	مسجد	مسجد
۱۱۷	۱۱	مذہب کے	مذہب سے	۱۴۸	۱۳	تفضیلت	تفضیلت
۱۱۷	۱۵	کرتے ہیں	کرتے رہیں	۱۷۰	۱۴	کیچڑ	کیچڑ یا مٹی کا طعیر
۱۱۸	۱۰	کر کے	کر لے	۷۳	۴	اور نماز	نماز
۱۲۴	۱۸	فضیلت میں	فضیلت ہیں	۱۹۴	۳	شروع ہو جائے	شروع ہو گئی
۱۲۶	۲۱	پھر	بھی	۱۹۷	۱۲	ندائے تعالیٰ	ندائے تعالیٰ
۱۲۷	۷	کر دے	بھی کرے	۲۰۱	۱۰	الجود	الجود

کتب خانہ دارالعلوم دیوبند



نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
فقہ فارسی مذہب مامیہ		تحقیق جعفری - افراق مذاہب میں	
مجمع المسائل - تجشی جناب قای صدور		از سید غلام حیدر صاحب -	۱۰
جناب قاسم محمد کاظم صاحب طباطبائی -	۱۰	مواظع جعفری - از سید	
ترجمہ شرایع الاسلام موسوم بجامع رضوی	۱۰	غلام حیدر خان صاحب بہادر -	۵
زاد المعاد با ترجمہ فارسی کاغذ سفید	۱۰	نفحات جعفری مناظرہ فریقین	۱۲
جامع عباسی - بست بانی مع رسالہ		بعد حمد ہندی فقہ اثنا عشری ابتدائی	
ترجمہ الصلوٰۃ -	۱۰	کتاب بچوں کی تعلیم کے لیے بہت خوب ہے	۱
بناء الاسلام - فی حکام الصیام انجناب		دعا، جوشن صغیر - ترجمہ تحت لفظی اردو	۶
علامہ مفتی سید محمد عباس مجتہد شوستری	۵	کنوز الآخرة - بعد حمد ہندی منظوم	
رسالہ فقہ از علامہ مجلسی علیہ الرحمہ	۱۹	بطرز نو مؤلفہ مرزا محمد عباس حسین	
فقہ اردو مامیہ		ہوش مرحوم -	۱۲
جامع جعفری - ترجمہ جامع رضوی		حلیۃ العرائس - از مولوی امراؤ علی صاحب	۱۲
مترجمہ جناب مولوی سید عابد حسین صاحب		تحفۃ العوام - واضح قلم از حاجی	
المخاطب بعالم و فاضل مرحوم	۱۰	حسن علی تصحیح و اضافہ مضامین	
زبدۃ الافکار مصنفہ سید غلام حیدر صاحب	۱۰	حصہ دوم از مولوی سید تقی حسین	
وکیل الغریب - از سید وزیر حسن صاحب	۱۰	رضوی مرحوم کاغذ سفید و گندہ	۱۲
مجموعہ میلاد مصطفوی شامل تین سال		ایضاً کاغذ خانی گندہ -	۱۰
(۱) میلاد مصطفوی -		دیوان نوحہ جاسف - حیدر	
(۲) وظائف المؤمنین -		مع مناجات جلد اول از آغا	
(۳) شکر یہ وزیر از سید وزیر حسن -	۱۲	حیدر علی بیگ -	۱۳



قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
	دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں خصوصاً صاحبان چشم بصیرت کے لیے منجملہ اسکے سات حصہ تیار ہو کر شائع ہو گئے ہیں اور باقی حصص اسکے زیر طبع جو مختصر شاہد ہونے والے ہیں مومنین و شائقین جلد اسکی خریداری کی طرف توجہ فرماویں۔ قیمت جلد اول عک و دوم	۱۲	تراویسبیل آخرت نظم۔ مولفہ خان بہادر
۱۵	فقہ و اصول عربی امامیہ	۶	ڈپٹی کلکٹر سید اولاد حسین صاحب۔ سی آئی
۵	مختصر نافع۔ از شیخ ابوالقاسم ہدایۃ الہدایہ از علامہ شیخ محمد بن الحسن۔		اعمال الصالحین۔ اعمال و وظائف میں از تالیف جناب مولیٰ سید محمد تقی صاحب مؤلف کتاب ہذا
۱۲	معالم الاصول۔	عمر	لسان المتقین۔ اعمال و ادعیہ وغیرہ فقہ امامیہ میں۔
۱۵	النافع۔ یوم المحشر تی شرح باب حادی عشر۔		فیس الحجاج۔ اعمال حج وغیرہ۔
۱۱	مبادی الاصول۔	۱۸	زاد المؤمنین۔ در بیان فضائل و خواص عمل یارت عاشورا و مصائب امیر المؤمنین قابل دیدہ۔
۱	احادیث عربی امامیہ		زین المتقین۔ تمام سال کے اعمال نہایت واضح طور سے بیان کیے ہیں مع توثیق علماء و مجتہدین لکھنؤ۔
عمر	اصول کافی۔ مشہور کتاب ہے۔	عمر	زاد الصالحین حصہ اول اگرچہ جناب مؤلف کتاب ہذا کے کل تالیفات لا جواب و رفعت بول خلافت ہیں مگر یہ کتاب ایسی جامع لکھی گئی ہے کہ جو قابل دیدہ ہے اسکے چودہ حصہ ہیں ہر حصہ کی خوبیاں
۵	الفروع من الکافی۔ از شیخ ابو جعفر کلینی بخط نسخ تین مجلدات میں ہر ایک جلد علی علیہ السلام بھی فروخت ہوتی ہے		







۲۵۴۴

زاد القاسم

محمد